SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, February 28, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty-five minutes past ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer (Malik Muhammad Hayat) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعتصبنو بحبل الله جمعا ولا تفرقوا واذكروا نعمت الله
عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا و
كنتم علىٰ شفا حفرة من النار فا نقذكم منها كذ لک يبين الله
لكم ايته لعلكم تهتدون- ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويا
مرون بالمعروف وينهون عن المنكر و اولئک هم المفلحون-

(سورہ آل عمران آیت ۱۰۳ تا ۱۰۴)

ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو۔ اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, February 28, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty-five minutes past ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer (Malik Muhammad Hayat) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعتصبو بحبل الله جمعا ولا تفرقوا واذكروا نعمت الله
عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا و
كنتم علىٰ شفا حفرة من النار فا نقذكم منها كذ لک يبين الله
لكم ايته لعلكم تهتدون۔ ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويا
مرون بالمعروف وينهون عن المنكر و اولئک هم المفلحون۔

(سورہ آل عمران آیت ۱۰۳ تا ۱۰۴)

ترجمہ: اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو۔ اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا

ہے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔

POINT OF ORDER RE CONVERSATION DURING RECITATION OF THE HOLY QURAN

سید محمد فضل آغا۔ پوائنٹ آف آرڈر، سر گزارش یہ ہے، مجھے سمجھ میں نہیں آتا ہے، ڈاکٹر صاحب ویسے تو سارا قانون یہاں آکر چیئر کو بھی پڑھاتے ہیں اور پورے ہاؤس کو بھی لیکن قرآن کی تلاوت ہو رہی ہے اور (treasury benches) لگا تار اپنی بحث میں مصروف ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس سے بڑا قرآن کے ساتھ مذاق نہیں ہو سکتا اور اس ہاؤس کے ساتھ بھی۔ جب ہم صبح سویرے ہی اس مقدس کتاب کی تلاوت سے ابتداء کرتے ہیں اور ٹریژری بینچز والے اپنی گفتگو میں مصروف رہتے ہیں، میں نہیں سمجھتا یہ کتنے زیادہ کاروبار میں مصروف رہتے ہیں کہ سارا دن اور ہاؤس شروع ہونے سے پہلے بھی ان کی گفتگو ختم نہیں ہوتی اور دوران تلاوت اور ترجمے میں گفتگو فرماتے ہیں میری مودبانہ گزارش ہے بابر صاحب سے بھی، ڈاکٹر صاحب سے بھی گو کہ خان صاحب نے ان کو بیچ میں منع بھی کیا کہ تلاوت ہو رہی ہے آپ اس کو ذرا غور سے سن لیں۔ میں سمجھتا ہوں ہم قرآنی آیات کے تقدس کو اس طرح بالائے طاق رکھیں گے اور خدا کے کلام کو بھی غور سے نہیں سنیں گے تو ایک دوسرے کی بات کو کیا غور سے سنیں گے اور کیا اس پر عمل کر سکیں گے۔ شکریہ۔

جناب پریزائڈ نگ آفیسر۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ نوٹ کر لیا ہے۔

(مداخلت)

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ پوائنٹ آف آرڈر کا فیصلہ وزیر داخلہ کرتے ہیں یا آپ کرتے ہیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ وزیر داخلہ suggest کر سکتے ہیں اور میں نے agree کیا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! چونکہ میرا نام لیا گیا ہے اور آغا صاحب بھی بجائے قرآن کریم کی تلاوت کی طرف متوجہ ہوتے اس کا ترجمہ اور اس کو سنتے وہ ہماری گفتگو میں interested تھے۔ مقصد یہ ہے آئندہ ہم احتیاط کریں گے۔ لیکن قرآن پاک پڑھا جا رہا تھا اور ان کو خیال تھا تو انہوں نے ہماری گفتگو کیسے سن لی۔

(مداخلت)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ اس بحث کو ختم کر دیں۔ بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب والا! میں نے پرسوں ایک privilege motion دی ہے ابھی تک وہ نہیں آئی اور آپ کا سیشن آج ختم ہو رہا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کیوں؟ دوسری چیز یہ ہے جناب کل وزیر قانون صاحب نے فنڈز کے متعلق فرمایا اور مجھے یہ کہا کہ آپ کے ساتھ دو اور بندے ہیں جن کے فنڈز (release) نہیں ہو سکتے۔ میں صرف آخری پیرا گراف اس لیٹر کا جو معین قریشی صاحب نے ایڈریس کیا تھا پڑھتا ہوں۔

"No funds should be released from any level for any Tameer-e-Watan Programme/scheme whehther in progress or approved proposed by former MNAs or the Senators contesting the election during the tenure of the Caretaker Government." So, the ban is still lurking in some mind, Sir. It was confined to the period of that Prime Minister and not beyond that.

So, I request, Sir, through you the Law Minister, to be kind enough to order the release of my funds and Qazi Hussain Ahmed's funds and others' also who have had unfortunately contested the elections and I pass on this copy to my friend.

Mir Abdul Jabbar: Point of Order, Mr. Chairman.

Mr. Presiding Officer: Mir Abdul Jabbar on a point of order.

میر عبدالجبار۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب! نہایت ہی افسوس سے گزارش کرنا پڑتی ہے کہ وقفہ سوالات ہے اور ہم ہمیشہ اس وقفہ کو ایسے پوائنٹ آف آرڈرز پر ضائع کر دیتے ہیں۔

مہربانی فرما کر اس hour کو ضائع ہونے سے بچائیں وہ ہمارے بڑے اہم سوالات ہوتے ہیں جو ہمیشہ رہ جاتے ہیں اس لئے مہربانی کریں اور بعد میں یہ پوائنٹ آف آرڈرز اٹھاتے رہیں گے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے جی اب شروع کریں گے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ سوال نمبر 128 چوہدری شجاعت حسین۔

128. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Food Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) names of defaulters of co-operative finance companies; and

(b) the steps taken by the Government to recover dues from the defaulters?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: Co-operatives, according to the Constitution of Pakistan, vide entry No. 31 of the Federal Legislative List thereof, is a Provincial subject. Provincial governments have been requested to provide answer to the question. The requisite information as soon as received will be placed on the floor of the House.

Dr. Muhammad Rehan: (Inaudible) ...... The honourable law Minister promised that he will supply the information very soon. It has taken two months but on one pretext or the other the answer is being delayed. We just don't know why the answer is not being given. I would like that the honourable concerned Minister make an assurance on the floor of the House telling a definite date by which the information will be provided to this House.

Syed Iqbal Haider: It is only on the issue or the point that the

information about the defaulters

میں نے تو یہ بھی کہا ہے کہ defaulters کے بارے میں ہاؤس کو پوری اطلاعات دی جائیں اور اسکے اوپر اور کوآپریٹیو سکینڈل کے اوپر مکمل کر بحث بھی ہو۔ اس وقت ہاؤس میں دوسرے issues پر بحث تھے جن پر ابھی بحث مکمل نہیں ہو سکی ہے۔ وہ اور issues ہیں جن پر ہم نے موشن move کی ہوئی ہے اور ہیلو کیب اور موٹر وے کے اوپر بھی اور کوآپریٹیو کے اوپر بھی ہماری اتنی خواہش ہے کہ ہم بحث کرائیں اور جب بحث کا وقت آئے گا تو defaulters کی list بھی آ جائے گی۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے۔

Dr. Muhammad Rehan: Sir, this is a definite question which requires an answer, a specific answer.

Syed Iqbal Haider: Of course, we will provide that list.

Dr. Muhammad Rehan: When?

Syed Iqbal Haider: May be in the next session I mean regular session after the Senate Elections.

Dr. Muhammad Rehan: So, we get that in the next session, the information will be definitely provided.

Syed Iqbal Haider: Next session will be for the election of the Chairman.

اس کے بعد جو اجلاس ہو گا اس میں ہم رکھیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Next question 129, Mir Abdul Jabbar Sahib.

129. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the names of Government controlled industrial units, operating/not operating(sick units) in the country, indicating also their location

and the extent of profits earned or losses sustained by each such industrial unit, during the last five years with year-wise and unit-wise break-up?

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: The required information is at Annexure- A.

Annexure- A

STATEMENT SHOWING PRETAX PROFIT/(LOSS) POSITION DURING THE LAST FIVE YEARS

(Rs in Million)

Sr. No.	Name of Unit	Location	1988-89	1989-90	1990-91	1991-92	1992-93
	PRODUCTION WING						
1.	Ittehad Chemicals Ltd	Kalashah Kaku	57.013	97.021	112.166	105.950	91.952
2.	Nowshera Chemicals	Nowshera	(1.752)	(2.898)	(3.264)	(5.065)	(6.171)
3.	Nowshera PVC (Pvt) Ltd	Nowshera	2.870	(7.462)	(0.063)	(8.408)	(1.396)
4.	Ravi Engineering Ltd	Lahore	(2.901)	(1.404)	(9.787)	(9.310)	(17.609)
5.	Ravi Rayon Ltd	Lahore	(17.700)	3.478	19.634	(16.392)	(54.765)
6.	Swat Ceramics (Pvt) Ltd	Shaidu, Nowshera	(5.892)	(5.091)	(10.903)	(26.405)	(2.681)
7.	Swat Elutriation Plant	Swat	2.008	2.269	2.367	2.427	3.113
8.	Hazara Phosphate (Pvt) Limited	Hattar, Haripur	(4.797)	(15.795)	(11.288)	14.735	12.168
9.	Lyallpur Chemical & Fertilizer Limited	Faisalabad	3.827	3.547	5.223	4.110	3.804
10.	National Fertilizer Marketing Ltd	Lahore	Operating on no profit no loss basis				
11.	Pak American Fertilizer Limited	Daudkhel	(84.165)	(5.031)	(13.163)	(10.763)	13.976
12.	Pak Arab Fertilizer (Pvt) Limited	Multan	(43.540)	312.903	446.291	446.032	438.672
13.	Pak Saudi Fertilizer Ltd	Mirpur Mathelo	446.180	568.246	894.167	826.357	825.554
14.	Bela Engineers Ltd	Lasbela	(9.840)	(11.109)	(25.433)	(33.576)	(61.560)
15.	Pakistan Motorcar Co (Pvt) Limited	Karachi	48.704	56.678	9.617	6.985	10.510
16.	Republic Motors (Pvt) Ltd	Karachi	12.305	7.941	6.636	(93.680)	2.492
17.	Sind Engineering (Pvt) Ltd	Karachi	7.496	15.025	34.776	54.645	109.475
18.	Cotton Ginning Factory (Pvt) Limited	Piranwala, Distt. Khanewal	(0.226)	(0.566)	(0.651)	(0.150)	(0.301)
19.	Dir Forest Industries (Pvt) Limited	Chakdara Dir	(51.720)	(42.744)	(36.234)	(32.745)	(31.743)
20.	Harnai Woollen Mills Ltd	Harnai	(10.623)	(15.607)	(13.199)	(13.697)	(13.622)
21.	Indus Steel Pipes Ltd	Hyderabad	(2.506)	(18.737)	13.090	22.756	36.231
22.	Larkana Sugar Mills (Pvt) Limited	Larkana	(49.655)	(23.980)	(31.716)	(34.517)	(38.800)
23.	Shahdadkot Textile Mills (Pvt) Limited	Shahdadkot	(89.005)	(67.637)	(50.636)	(39.998)	(44.202)
24.	Pak Iran Textile Mills (Pvt) Limited	Uthal and Bela	(251.200)	(149.673)	(158.409)	(169.036)	
25.	Associated Cement, Rohri (Pvt) Limited	Rohri		(14.548)	(8.902)	(43.232)	(17.431)
26.	Associated Cement, Wah (Pvt) Limited	Wah		(49.257)	1.006	(24.850)	(93.981)
27.	General Refractories Ltd	Karachi	(3.674)	(5.589)	(5.582)	(8.916)	(3.521)
28.	Javedan Cement Ltd	Karachi	30.195	(17.921)	(55.279)	(78.255)	55.567
29.	Mustehkam Cement Ltd	Hattar	135.637	110.092	121.855	161.949	241.475
30.	National Cement (Pvt) Ltd	Dandot	(38.290)	(49.417)	(75.725)	(89.896)	(159.153)
31.	Thatta Cement Ltd	Makli, Distt. Thatta	(93.213)	(97.479)	(159.864)	(123.379)	32.284
32.	Heavy Mechanical Complex (Pvt) Ltd	Taxila	(338.462)	2.413	(56.256)	(45.700)	36.216
33.	Pak Machine Tools Factory (Pvt) Ltd	Karachi	30.770	22.490	(7.646)	(13.026)	19.868
34.	Pakistan Engineering Company Limited	Lahore	10.378	(33.818)	(129.601)	(94.962)	(108.892)
35.	Spinning Machinery Company (Pvt) Ltd	Lahore	(27.756)	(25.310)	(82.990)	24.679	(32.354
36.	Textile Winding Machinery Company (Pvt) Limited	Karachi	3.109	2.578	(3.759)	(11.164)	(13.602)
37.	ENAR Petrotech Ltd	Karachi	(4.664)	(3.927)	(17.406)	0.194	0.187
38.	National Petrocarbon (Pvt) Limited	Karachi	(14.541)	0.438	13.807	13.348	1.840
39.	Pak Hi-Oils (Pvt) Ltd	Karachi					
40.	National Refinery Ltd	Karachi	495.448	374.016	552.563	406.295	589.196
41.	Pakistan Steel Mill (Pvt) Limited	Karachi	[illegible]	(1052.975)	(220.349)	(868.251)	547.827
42.	Pakistan Steel Fabricating Company (Pvt) Limited	Karachi	(43.169)	(64.499)	(62.310)	(153.203)	(50.674)
	INDUSTRIES WING						
1.	AKB Ind. Ltd	Multan	(1.358)	5.009	(6.590)	(33.695)	(21.827)
2.	Burma Oil Mills Ltd	Karachi	(14.128)	(7.801)	(16.136)	(34.683)	(32.323)
3.	Dargai Veg Oil Ind. Ltd	Dargai	10.217	15.445	12.880	(9.113)	(5.004)
4.	EM Oil Mills & Ind. Ltd	Karachi	(29.267)	(25.678)	(12.896)	(74.375)	(74.942)
5.	Kohinoor Oil Mills Ltd	Kalashah Kaku	(10.242)	(17.440)	(22.856)	(77.089)	(64.897)
6.	Maqbool Company Ltd	Karachi	(4.527)	(11.739)	(16.321)	(34.354)	(42.203)
7.	Morafco Industries Ltd	Faisalabad	(1.667)	(3.526)	(9.447)	(40.558)	(40.004)
8.	Sargroh Veg. Ghee and General Mill	Faisalabad	(6.809)	1.025	3.345	(30.528)	(20.864)
9.	Universal Oil & Vegetable Ghee Mill	Sheikhupura	(19.292)	(17.884)	(14.839)	(49.917)	(51.074)
10.	Punjab Vegetable	Lahore	(1.182)	(0.580)	(8.725)	(0.716)	(0.712)

میر عبدالجبار۔ سر میرا سوال بریگیڈیئر صاحب سے یہ تھا۔

"Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the names of Government controlled industrial units operating/not operating (sick units) in the country, indicating also their location and the extent of profits earned or losses sustained by each such industrial unit, during the last five years with year-wise and unit-wise break-up?

جناب جواب تو انہوں نے Annexure-A میں دیا ہے۔ اس میں بلوچستان سے جو پروڈکشن ونگ ہیں ایک تو بیلا انجینئرنگ لمیٹڈ، دوسرا پاک ایران ملز لمیٹڈ، اتھل اینڈ بیلا۔ انہوں نے یہاں 14 نمبر اور چوبیس (24) نمبر پر جو 5 سال کا نقشہ profit and loss کا دیا ہے اس میں یہ جو دونوں ہمارے پروڈکشن ونگ ہیں یہاں پر رکھا ہوا ہے operating on no-profit no-loss basis یعنی کیا مطلب، کوئی profit loss نہیں ہوا تو کیسے چل رہی ہے؟

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! چونکہ یہ دونوں ملیں بند ہو چکی ہیں اس لئے کہ no profit, no loss basis, they are completely closed down. They are under liquidation. Pak Iran Textile Mill is under liquidation and the court proceedings have already been started and liquidation procedings are tobe concluded.

میر عبدالجبار۔ تو اس جواب کی روشنی میں جناب والا! میرا دوسرا ضمنی سوال ہو گا کہ اس ہیڈ کے اندر 11 نمبر سے لے کر 42 نمبر تک جتنی بھی پروڈکشن ونگز ہیں یہ سارے کے سارے بند ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ تمام کے تمام 11 سے لے کر-------

میر عبدالجبار۔ جناب والا! 11 سے لے کر 4 تک کیونکہ اس کا ہیڈنگ جو ہے-----

سید اقبال حیدر۔ نہیں نہیں وہ ہیڈنگ نہیں ہے وہ صرف پاک امریکن فرٹیلائزر لمیٹڈ کے لئے ہے۔ وہ باقی کمپنیوں کے لئے نہیں ہے، باقی تمام کمپنیوں کا ایک ایک profit and loss

دکھایا ہوا ہے صرف پاک ایران کا جو ہے 1992-93 کا جو profit and loss نہیں دکھایا ہے اور اس لئے نہیں دکھایا ہے کہ اس کی liquidation proceedings شروع ہو چکی ہیں اور the process of liquidation is yet to be completed in near future اور باقی جس کو آپ ------

میر عبدالجبار۔ نیشنل فرٹیلائزر کے لئے ہوا ہے جی۔

سید اقبال حیدر۔ جی جی۔

جناب شہزاد گل۔ جناب چیئرمین! یہ جو فگرز دیئے گئے ہیں یہ profit ہیں یا loss ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ یہ جو بریکٹ کے اندر فگرز ہوتے ہیں وہ loss ہے اور جن فگرز کے سامنے بریکٹ نہیں لگا ہوا ہے وہ profit ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ اگلا سوال نمبر 130 سید فضل آغا صاحب۔

130 *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the total amount received through loans and credits from the foreign countries since 1990 and the province-wise break-up of the projects undertaken against the said amount indicating also the names and the amount of each project?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: The Ministry did not receive any assistance from any country in the form of credit/loan since 1990. However, a number of development projects are being implemented with the loan of World Bank, Asian Development Bank and out-righ grants from USAID.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ سپلیمنٹری۔

سید محمد فضل آغا۔ تھوڑی سی زحمت کر لیا کریں تو اچھی بات ہے کہ ان کو بھی پریکٹس ہو۔ زیادہ جلدی ناراض نہ ہوا کریں اور اگر ہم ان کو جلدی جلدی چھوڑ دیں تو ان کو غصہ بہت جلدی چڑھ جاتا ہے۔ اس میں گزارش اتنی سی ہے کہ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ

لائیو سٹاک میں پچھلے ادوار میں پاکستان گورنمنٹ کو' Foreign countries سے یا donor countries سے یا ورلڈ بینک وغیرہ سے کیا loans ملے ہیں اور اس کا صوبہ وار break-up کیا ہے؟ اور کیا کیا پرجیکٹس انہوں نے take up کئے ہیں؟ اس کے جواب میں جو لکھا ہوا ہے اگر یہ پڑھ کر سنا دیں جواب میں کیا لکھا ہوا ہے؟

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب چیئرمین! جو سوال کیا گیا ہے کہ کس ملک سے جو loan ملتا ہے' اس کا جواب تو ہے۔ مگر جہاں تک donor ایجنسیز کا سوال ہے' جیسے ورلڈ بینک ہے' ایشین ڈویلپمنٹ بینک ہے اور جاپان کا loan ہے یا US Aid ہے یا ہمارے پاس UNDP گرانٹ ہے ان میں جو loans ملتے ہیں ان میں میں صوبہ وار break-up بتانا چاہتا ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ جی سوال میں نے تو نہیں کیا ہے' اگر منسٹر صاحب بتا دیں گے تو پھر اس کی کاپی بھی مجھے دے دیں۔ پڑھ کر بھی سنا دیں اور پھر اس کی کاپی بھی دے دیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ ابھی On and Seed ڈویلپمنٹ پراجیکٹ میں ورلڈ بینک کی طرف سے ہمیں 1541.959 ملین ملتا ہے' جس سے پنجاب کو 110.755 دیتے ہیں' سندھ کو 142.019' صوبہ سرحد کو 94.764' بلوچستان کو 48.822 دیتے ہیں' فیڈرل گورنمنٹ جو ٹوٹل land grants کرتی ہے 1145.599 اس کے بعد آتا ہے On form water management یہ ورلڈ بینک کے جو---------

سید محمد فضل آغا۔ سر میرے خیال میں ہاؤس کے ٹائم کو بچانے کے لئے اور شاہ صاحب کو بھی' گزارش یہی کروں گا کہ شاہ صاحب اس کی لسٹ' صوبہ وار break-up اور منصوبوں کے ناموں کے ساتھ' اگر مجھے دے دیں تو ٹھیک ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ آپ امتحان لے رہے تھے کہ شاید میں بتا سکتا ہوں کہ نہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ امتحان اس لئے شاہ صاحب ضروری ہو جاتا ہے کہ منسٹریز والے ہم کو اور آپ کو سب کو ایک جیسا treat کرتے ہیں۔ ہم اور آپ ایک ہیں------

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ فضل آغا صاحب کا 131۔

Dr. Muhammad Rehan: This question becomes the property of the

House, not of the particular person or the honourable member who raises the question

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے ایک کاپی لائبریری میں رکھ دیں۔ ہاؤس کے لئے اور ایک فضل آغا صاحب کے لئے۔ 131 جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ میں ڈاکٹر صاحب سے بالکل متفق ہوں چونکہ آج انہوں نے لگایا نہیں میں نے کہا کہ چلیں صبح سے یہ ناراض ہو رہے تھے ٹریژری بنچیز والے میں نے کہا کہ چلیں چھوڑیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ سوال نمبر 131 جناب فضل آغا صاحب۔

131. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the number of licences issued for deep sea fishing (tunna longliners) since January 1990 indicating also the names and other particulars of the persons to whom these licences have been issued?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: The number of licences issued for deep sea fishing (Tuna longliners) since January, 1990 to-date are 64. The names and other particulars of the persons to whom these licences have been issues under Pak flag and under Stock Assessment are given in Annexures I&II respectively.

ANNEXURE-I

LIST OF THE FIRMS TO WHOM PROVISIONAL FISHING LICENCE FOR TUNA

LONG LINERS HAS BEEN ISSUED

FROM 1990 TO DATE UNDER PAK FLAG.

S.No.	Name and address of the firm	Date of issuance of provisional fishing licence
1.	M/s Shapphire Global(Pvt.)Ltd. 15/1 Khababan-e-Ghazi, Phase-5 D.H.A, Karachi.	19-4-1993
2.	M/s Sun Star Fisheries (Pvt.) Ltd. 15/1 Khababan-e-Ghazi, Phase-5 D.H.A, Karachi.	19-4-1993
3.	M/s Blue Pearls (Pvt.) Ltd 15/1 Khababan-e-Ghazi, Phase-5 D.H.A, Karachi.	19-4-1993
4.	M/s Offshore Resource (Pvt.) Ltd. 15/1 Khababan-e-Ghazi, Phase-5 D.H.A, Karachi.	19-4-1993
5.	M/s Tai Pak Fisheries (Pvt.) Ltd. 504 Clifton Centre Block-5 Kekkashan Clifton, Karachi.	3-2-1993
6.	M/s Arabian Sea, G.F./1-Block 50 seaview Apartments D.H.A Karachi	18-1-1991
7.	M/s Akhlaq Enterprises (Ltd 606-608, Business Centre, Mumtaz Hasan	11-11-1992

	Road, I.I. Chundrigar Road, Karachi.	
8.	M/s Tuna Max (Pvt.) Ltd.	8-2-1992
	50' Clifton, D.C.I. Block-5	
	Kekashan, Clifton, Karachi.	
9.	M/s Cosmo Fisheries (Pvt.) Ltd.	4-6-1992
	15/1 Khababan-e-Ghazi,	
	Phase-5 D.H.A. Karachi.	
10.	M/s Farooq Tuna (Pvt.) Ltd.	19-4-1993
	48-A/C-2, Gulberg-III, Lahore.	
11.	M/s S.H. Sea Gul (Pvt.) Ltd.	19-4-1993
	48-A/C-2, Gulberg-II, Lahore.	
12.	M/s Suleman fisheries,	28-2-1993
	No.2 Commercial block,	
	Hockey Stadium, Karachi.	
13.	M/s Alpha Marine (Pvt.) Ltd.	3-2-1993
	504 Clifton Centre, Main Clifton, Karachi.	
14.	M/s Kanwal Deep Sea Fishing Co.	25-1-1992
	SB-44 Block, 13-B Gulshan-e-Iqbal, Karachi.	

ANNEXURE-I

LIST OF THE FIRMS TO WHOME PROVISIONAL FISHING LICENCE FOR TUNA LONG LINERS HAS BEEN ISSUED FROM 1990 TO DATE UNDER PAK FLAG

S.NO.	NAME & ADDRESS OF THE FIRM	DATE OF ISSUANCE OF PROVISIONAL FISHING LICENCE
1.	M/s Shapphire Global(Pvt) Ltd 15/1 Khababan-e-Ghazi, Phase-5 D.H.A., Karachi.	19-4-1993
2.	M/s Sun Star Fisheries (Pvt) Ltd 15/1 Khababan-e-Ghazi, Phase-5 D.H.A. Karachi.	19-4-1993
3.	M/s Blue Pearls(Pvt) Ltd 15/1 Khababan-e-Ghazi. Phase-5 D.H.A, Karachi.	19-4-1993
4.	M/s Offshore Resource (Pvt) Ltd 15/1, Khababan-e-Ghazi, Phase-5 D.H.A, Karachi.	19-4-1993
5.	M/s Tai Pak Fisheries (Pvt) Ltd. 504 Clifton Centre, Block-5, Kekkashan Clifton, Karachi.	3-2-1993
6.	M/s Arabian Sea, G.F./1-Block 50 Seaview Apartments D.H.A, Karachi	18-1-1991
7.	M/s Akhlaq Enterprises(Ltd) 606-608, Business Centre, Mumtaz Hasan Road, I.I. Chundrigar Road, Karachi.	11-11-1992
8.	M/s tuna Max (Pvt) Ltd 504, Clifton, D.C,1, Block-5 Kekashan, Clifton, Karachi.	8-2-1992
9.	M/s Cosmo Fisheries (Pvt) Ltd 15/1 Khababan-e-Ghazi, Phase-5 D.H.A,Karachi.	4-6-1992
10.	M/s Farooq Tuna (Pvt) Ltd 48-A/C-2, Gulberg-III, Lahore.	19-4-1993
11.	M/s S.H. Sea Gul (Pvt) ltd 48-A/C-2, Gulberg-II, Lahore.	19-4-1993
12.	M/s Suleman Fisheries, No.2 Commercial Block, Hockey Stadium, Karachi.	28-2-1993
13.	M/s Alpha Marine (Pvt) Ltd 504 Clifton Centre, Main Clifton, Karachi.	3-2-1993
14.	M/s Kanwal Deep Sea Fishing Co. SB-44 Block, 13-B Gulshan-e-Iqbal, Karachi.	25-1-1992

ANNEXURE- II

LIST OF THE FIRM AND LICENSES ISSUED FOR OPERATION OF TUNA LONGLINERS FOR STOCK ASSESSMENT SURVEY

M/S STATE LONG COMPANY

S.NO.	NAME OF VESSEL	LICENCE ISSUED ON	EXPIRY DATE	REMARKS
1.	YUH YOW-127	13-8-1991	12-8-1993	Extension of one year was granted by the care-taker as well as former FAM in July, 93 to M/s State Long Company.
2.	" " 102	-do-	- do-	
3.	/ "-- 202	-do-	- do-	
4.	" " 101	15-12-1991	13-12-93	
5.	HSING HUNG-101	7-1-1992	5-1-1994	
6.	KUANG HUI-212	15-1-1992	13-1-1994	
7.	YUH YOW-201	15-1-1992	13-1-1994	
8.	" " 237 (Replaced by YUH YOW-02)	28-1-1992	26-1-1994	
9.	HSING C[illegible]NGFA-16	-do-	-do-	
10.	YU CHEN-201	-do-	26-1-1994	
11.	HSING LIEN-71	19-5-1991	14-8-1993	
12.	HSIN YUAN -202	25-5-1992	14-8-1993	
13.	TONG YU -6	18-7-92	14-8-1993	
14.	SHENG FAN -213	21-7-1992	14-8-1993	
15.	SHIN YEOU -16	-do-	14-8-1993	
	M/S ALC CORPORATION			
1.	KUO HUNG-608	27-7-92	14-8-1993	Licences expired on 14-8-93 as per terms & conditions of letter of intent
2.	CHIEN CHIEH-66	27-8-92	-do-	
3.	LIIEN CHISONGNE -6	30-8-92	-do-	
4.	YUCHEN HSIANG-7	5-9-92	- do-	
5.	YUH DER SHYANG-71	17-10-92	- do-	
6.	SHENG FAN -233	28-10-92	- do-	
7.	YUH HSHING-7	12-11-1992	- do-	
8.	JUI CHIFA -6	26-11-1992	- do-	
9.	CHIEN CHUNG -302	7-12-1992	- do-	
10.	FUYUAN -16	26-12-1992	- do-	
	M/S M.E.F.T.(PVT)LIMITED			
1.	CHEN CHUNG -307	10-9-91	09-09-1993	A cut-off date for stock assessment survey programme is 14-8-1993 as per decision of Scrutiny Committee
2.	" " 201	5-1-1992	3-1-1994	
3.	HUNG LI 212	-do-	-do-	
4.	HUNG HSIN 212	-do-	-do-	
5.	CHIEN HSIN312 (replaced by HONG MING-231)	9-1-192	7-1-1994	
6.	CHIEN CHUNG-601	14-1-1992	12-1-1994	
7.	HUNG [illegible] -121	15-1-1992	13-1-1994	
8.	CHIEN CHUNG-306	22-1-1992	20-1-1994	
9.	HUNG HUA - 202	15-2-1992	12-2-1994	
10.	CHIEN CHUNG-311	1-3-1992	27-2-1994	

M/S HUSSAIN SERVICES GROUP

S.No.	VESSELS NAME	LICENCE ISSUED ON	EXPIRY DATE	REMARKS
1.	YUI HSIANG -617	19-9-1991	17-9-1993	Cut-off date for stocyk assessment survey programme as recommended by [illegible] is 14-8-1993
2.	" " 627	-do-	-do-	
3.	YUI CHEN HSHIANG	11-11-1991	9-11-1991	
4.	" " " [illegible]	-do-	-do-	
5.	[illegible]	21-1[illegible]	9-11-1991	
6.	" " 221	16-12-1991	14-12-1993	
7.	" " 701	-do-	30-8-1993	
8.	CHUNG-I 217	-do-	14-12-1993	
9.	CHIEN HANG- 6	26-12-1991	24-12-1993	
10.	YUI SHING HSHIANG-126	13-1-1992	11-1-1994	
11.	FU YUAN -6	4-3-1992	14-8-1993	Llicence expir[illegible] on 14-8-1993 as [illegible] letter of [illegible]
12.	CHUNG-I - 236	-do-	-do-	
13.	YU HSING HSIANG-18	-do-	-do-	
14.	CHEN CHEIH -6	[illegible]	7-6-1993	
15.	YING SEN -168	[illegible]	14-8-1993	

سید محمد فضل آغا۔ 131 نمبر اس میں سر گزارش یہی تھی کہ deep fishing کے لئے tuna long liners کے لئے جو لائسنس ایشو کئے گئے تھے اس کی لسٹ ہم نے مانگی تھی کہ بھئی اس کی لسٹ دے دیں لسٹ تو اس کی یہ پہلی دفعہ بھی لانے تھے لیکن ان کو انہوں نے specify نہیں کیا ہے۔ اس میں اکثر نام جب ہم دیکھتے ہیں یہ فارن کنٹریز کے لوگوں کے نام ہیں یہ وزیر صاحب ذرا اس پر ڈیٹیل فرمائیں کہ یہ سارے نام جو ہیں یہ فارن کنٹریز کے لوگ ہیں اس میں کیا پاکستانی participants بھی ہیں ۔ اور یہ کس طرح فشنگ کرتے ہیں اور کیا یہ ملک کے لئے سود مند ہے یا نقصان کا باعث ہے چند ایک پارٹیوں کو انہوں نے favour کیا ہے اس میں ذرا مہربانی کر کے چونکہ میں specialist پر subject نہیں ہوں اس لئے اگر وزیر صاحب مدد فرمائیں گے تو مہربانی ہو گی۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ 64 لائسنس دیئے گئے تھے اور ہماری موجودہ گورنمنٹ نے بہت سارے cancel کر دیئے ہیں ان میں سے ایک تو انڈر پاک فلیگ ہے وہ ابھی تک کام کر رہے ہیں۔ اور دوسرے جو اسٹیٹ لانگ کمپنیز ہیں ان میں دوقسم کی ہیں جو میں آپ کو لسٹ فراہم کر دوں گا۔ اس میں پندرہ تک کام کر رہی ہیں باقی cancel کر دی گئی ہیں اور وہ جو ابھی دی ہیں ان کو کیئر ٹیکر گورنمنٹ نے restore کیا تھا۔ اس لئے ہم نے ان کو cancel نہیں کیا ہے۔ باقی اگر وہ لسٹ مانگتے ہیں اور جو بھی اس کی detail مانگتے ہیں میں سوالات کے آئندہ دن میں فراہم کر دوں گا۔

سید محمد فضل آغا۔ ابھی میں Chair کے through ایک اور زحمت دوں گا سر یہ annxure نمبر 3,2 اور 4 کے سیریل نمبر جو ہیں یہ ایک ہی ایڈریس کے معلوم ہوتے ہیں لیکن نام انہوں نے مختلف دیئے ہیں۔ تو یہ بڑی مشکوک سی بات نظر آتی ہے یہ کمان شازی ہے پتہ نہیں کیا ہے فیز 5 ڈی کراچی تینوں ہیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ آپ کی یہ بات بالکل صحیح ہے یہ تینوں ایک ہی گھر کے ہیں ایک ہی بات ہے یہ ہوتا رہتا ہے مگر rest assured ہم ان کی انکوائری کر کے آپ کو بتا دیں گے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ جی اگلا آغا صاحب آپ کا 132

132 *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Health be

pleased to state the names, grades and place of domicile of persons appointed since 1992 in grade 16 and below in the Ministry of Health, its atached departments subordinate offices and autonomous bodies?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: The requisite information has been place in the Senate Library.

سید محمد فضل آغا۔ یہ ڈاکٹر شیر افگن صاحب سے بات ہوگی۔ تو سر اس میں میں نے پوچھا ہے کہ ہمارے فیڈرل گورنمنٹ کے تحت جتنے بھی انسٹی ٹیوشن ہیں ہیلتھ کے اس میں میں نے پراونس وائز گریڈ ایک سے لے کر گریڈ 16 تک break-up مانگی تھی۔ تو اس میں سر آپ نے دیکھا کہ اول تو انسٹی ٹیوشن سارے یا تو اسلام آباد میں ہیں یا لاہور میں ہیں یا کراچی میں ہیں۔ باقی فیڈرل گورنمنٹ نے این ڈبلیو ایف پی میں یا بلوچستان میں شاید ابھی تک کوئی مناسب نہیں سمجھا۔ اب وجوہات یہ بتا سکیں گے کہ کیا لوگ وہاں پر کم بیمار ہوتے ہیں۔ یا areas ہائی لیول ہیں اور وہاں پر کوئی اس قسم کی پرابلم نہیں ہے۔ ایک تو یہ بات، دوسری بات یہ ہے کہ یہ انسٹی ٹیوشن جتنے بھی یہاں ہیں آکر دیکھ لیں بلوچستان کو جب میں نے پن پوائنٹ کیا تو سر کوئی دو اڑھائی سو میں سے تین چار نام نظر آتے ہیں باقی کچھ بھی نہیں ہیں تو ڈاکٹر صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے، غور فرمائیں گے کہ یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا یہ رونا دھونا تو ہمارا فلور پر رہے گا۔ اور ہم اس ملک کے ایک federating units ہیں۔ ہمارا سروسز میں حق بنتا ہے۔ اور سروسز میں ہمیں ہمارا پورا حق نہیں دیا گیا ہے اور جو وعدے پچھلے ادوار سے چلے آرہے ہیں پتہ نہیں کب پورے ہوں گے چونکہ ڈاکٹر صاحب بہت شفیق بھی ہیں اور سارے معاملات پر دسترس بھی رکھتے ہیں۔ تو ذرا فرمائیں گے کہ یہ ہمارے ساتھ امتیازی سلوک کیوں؟

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین اصل میں ہیلتھ پالیسی بنیادی طور پر فیڈرل گورنمنٹ کی ہوتی ہے لیکن ہیلتھ subject جو ہے وہ provincial ہے۔ یہ تمام نظام جو ہیلتھ کا ہے وہ صوبوں کے پاس ہے ہسپتال وغیرہ اور علاج معالجے کا بندوبست صوبے کا کام ہے۔ بنیادی طور پر وفاق نے صرف چند ہاسپٹل بنائے ہیں جو فیڈرل ایمپلائز کے لئے ہوتے ہیں

ماسوائے ان کے اور کہیں نہیں بنایا گیا۔ یا تو سپیشل انسٹی ٹیوشن ہیں یا ریسرچ انسٹی ٹیوشن ہیں دوسرا یہ ہے کہ ہیلتھ منسٹری کی ریکروٹمنٹ پالیسی گاہے بگاہے بدلتی رہی ہے ایک بنیادی بات یہ ہے کہ جہاں گریڈ نمبر 1 اور نمبر 2 ہے وہ ہمیشہ لوکل ہوتے ہیں اور زیادہ تر آغا صاحب اگر یہ لسٹ دیکھیں تو انہیں محسوس ہو گا شاید ان کے پاس یہ منسلکہ 'A' نہیں ہے اس میں آپ کو محسوس ہو گا کہ وہاں پہ ایک بات لکھی ہوئی ہے لوکل گریڈ نمبر 1 اور نمبر 2 جو ہیں وہاں پہ لوکل ریکروٹمنٹ ہوتی ہے اور کثیر تعداد میں یہ چھوٹی ملازمتیں ہیں ایک بات اور بھی ہے آگے جا کر ایک سوال ہے میرے خیال میں آپ کو محسوس ہو گا کہ ۲.۰۶ فیصد جو ہے وہ پی آئی ایم ایس میں بلوچستان کے ایمپلائز موجود ہیں لیکن جب جنرل proportion نکالی جائے گی تو اس میں ۶۲ ہو جائیں گے اب بات یہ ہے کہ یہ پالیسی اس طرح تھی کہ پہلے نمبر۱ اور نمبر ۲ exempted یہاں پر کوٹہ اپلائی نہیں کرتا چونکہ لوکل بھرتی ہوتی ہے 3 سے 10 تک جو ہے وہ اس کا کچھ تعلق تھا کہ exempted تھا کہ وہ بذریعہ پروموشن یا ڈائریکٹ بھرتی ہوتے تھے۔ اس کے بعد کوٹے کی جو درخواستیں تھیں وہ گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی تھیں اب بات یہ تھی کہ ۱۹۹۲ء میں جب اس کا مطالعہ کیا گیا تو محسوس ہوا کہ ان کے درمیان جو خلاء ہے اتنا بڑا گریڈوں کا اس پر بھی کوٹہ کو اپلائی کرنا چاہیئے تو اس کے بعد یہ درخواست آئی اور آپ محسوس کریں گے کہ ایک بات اور ہے کہ بڑے ملازمتوں میں جیسا کہ پی آئی ایم ایس میں بھی جب مطالعہ ہو گا تو وہاں پر دس ڈاکٹرز ہیں اور وہ ۲.۰۶ فیصد کے لحاظ سے بنتے ہیں ۱۷ اور اس کے اوپر کے جو گریڈ ہیں اس میں ان کی انڈکشن ہوئی اب نیچے جو ہے تین سے لے کر دس تک یہ اتنی چھوٹی ملازمتیں ہیں کہ وہاں سے کوئٹہ سے یا بلوچستان سے آنا ان کا محال ہے کئی بار انہوں نے ایڈورٹائز کی ہیں اور ایڈورٹائز کرنے کے باوجود بھی مناسب آدمی وہاں نہ آئے اور انہوں نے حصہ نہیں لیا اس لئے اب کوشش ہے ہر طریقہ سے کہ یہ کوٹہ تناسب سے ہو اب ۱۹۹۲ کے بعد کی یہ صورت حال ہے اس وجہ سے آگے جب بھی جائیں گے تو یقیناً یہ انڈکشن اس میں بیلنس ہو جائے گی اور جو کمی ہے کوٹہ میں وہ بھی درست ہو جائے گی۔

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جی! مجھے چیئرمین صاحب، بڑے دکھ سے کہنا پڑتا ہے بجائے اس کے ڈاکٹر صاحب یہ فرما دیتے کہ واقعی یہ زیادتی ہوئی ہے اور یہ جو لسٹ ہے اس میں بھی دو سو، اڑھائی سو تو صرف وہ لوگ ہیں جو گریڈ ۱۵ سے گریڈ ۱۶ کے درمیان ہیں گریڈ ۱ اور ۲

کی میں بات نہیں کر رہا ہوں، یہ صحیح فرما رہے ہیں کہ گریڈ ۲۰۱، ۲۰۳ میں ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں بہت مشکل سے اور مخصوص حالات میں لوگ جا سکیں ورنہ نہیں لیکن جناب گریڈ ۱۶ سے لیکر گریڈ ۲۲ تک اس میں اگر یہ چاہیں تو میں ان کو گن کے بتا دیتا ہوں مگر ہاؤس کا وقت زیادہ صرف ہو گا لیکن ان کے سامنے لسٹ پڑی ہوئی ہے یہ حقیقت کو چھپانے کی کوشش نہ کریں، ڈاکٹر صاحب سے یہ میری گزارش ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آغا صاحب سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ وہاں پر جو ہے ۲.۰۶ اور ۲.۰۵ بنیادی طور پر جو ascertain ہوا ہے اس میں قریباً دس فیصد کمی ہے جہاں تک ان کا کہنا ہے کہ وہاں پر اصل میں بات یہ ہے کہ کوالیفائیڈ ڈاکٹرز۔۔۔ چونکہ وہ پہلے (autonomous body) تھی اور (autonomous body) کی وجہ سے انڈکشن میں کوٹہ کاخیال پوری طرح سے انہوں نے نہیں رکھا اب صورت حال یہ ہے It is likely to be a statutory body اور یقیناً یہ بجا ہے ان کا کہنا کہ ۸ فیصد کوٹہ جو ہے وہ نظر انداز ہوا ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ میں گزارش کرتا ہوں آغا صاحب یہ سوال آپ ہیلتھ کمیٹی کو دے دیں ہیلتھ کمیٹی اگلے ہفتے meet ہونے والی ہے ہم اس کو ہیلتھ کمیٹی میں لیں گے اور منسٹری کو بتا دینگے۔

سید محمد فضل آغا۔ بہت شکریہ جی، میں اس میں کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہاں کے لوگ شک میں ہوں گے کہ ہماری نمائندگی نہیں ہو رہی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب ہم تیار ہیں ان کا کوٹہ ہم دیں گے اب جونہی موقع آئے گا ان کا ایک فیصد جو وہاں پر ہونا چاہیئے تھا یہ بات افسوس کا باعث ہے یقینی بات ہے وہ جو کہہ رہے ہیں میں ان سے اتفاق کرتا ہوں اور اب جب موقع آئے گا تو انشاء اللہ وہ کمی بھی پوری کر دی جائے گی اور اس چیز کاخیال رکھا جائے گا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ یہ ہیلتھ کمیٹی جو ہوتی ہے اس میں سینٹ اور آپ کے ممبرز موجود ہوتے ہیں مل کر اس کو حل کر لیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جی سینٹ کمیٹی تو بحث کرتی رہے گی میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ اب جو بھی ہو گا ان کے کوٹے کاخاص خیال رکھا جائے گا موزوں

امیدواروں جو بھی آئیں گے Eligible candidates will be picked up. That is all.

Syed Muhammad Fazal Agha: I agree with your proposal Mr. Chairman, that this issue must be referred to the Health Committee. I am also grateful to Dr. Sahib for his assurance. The previous Government has also been making assurances to the Government of Balochistan and to the people of Balochistan. This time, I hope the assurance of Dr. Sahib, the present Government with its so big claim that they are looking after the small provinces and the underdeveloping provinces will take care of this issue. Thank you very much.

133. *Prof. Khurshid Ahmed (on his behalf): Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether is is a fact that a SAARC Trade Communique was issued on the occasion of the SAARC Summit Conference held at Dhaka in April, 1993; and

(b) whether it is also a fact that this communique calls of trade with India on special priority basis?

Sardar Asef Ahmed Ali: During the last SAARC Summit held in April, 1993, in Dhaka the SAARC member-states had jointly singed an agreement on South Asian Preferential Trading Arrangement (SAPTA), which seeks to promote trading and economic relations amongst the countries of South-Asia. The factors, which led us to agree to the signing of the Agreement are as follows;

(i) The agreement is only a framework agreement. It provides a broad framework for tariff concessions, which have to be negotiated by Member-States on bilateral basis. It does not contain specific, binding commitments for any Member-State. The SAPTA agreement establishes a controlled process, in which each Member-State is at liberty to control the trade.

liberalization process, based on its own potential, needs and level of economic development in various sectors. Pakistan will not be obliged to allow tariff concessions to India, which might hurt our own industry and trade.

(ii) SAPTA does not seek to estalish a Customs Union or Free Trade Zone. Nor does it aim at achieving economic integration of the region, in which all trade barriers are eliminated. No country has any fear of being swamped by goods from other countries.

(iii) The trade liberalization is gradual and within the discretion of each Member-state. The trade cocessions will be exchanged on product-by-product basis Member-States would offer trade concessions on only those products about which they are confident of protecting their interests. They would not provide concessions for import of products which can have negative effect on their domestic industry or trade.

(iv) SAPTA contains adequate safeguards against balance of payment problems and the likely adverse effects on the country's economy through unexpectedly heavy imports of products on which concessions were to be exchanged under SAPTA. The affected Member-State can suspend the concessions in accordance with the relevant provisions of the Agreement.

(v) Periodically, assessment or evalusation of trade flow under SAPTA will be made. Member State will have the right to seek balancing of the exchanged concessions to ensure equity of trade benefits.

(vi) SAPTA provides for " special and more favourable treatment exclusively to the Least Developed Countries" in the SAARC region such as Bhutan, Maldives and Nepal. The trade concessions granted to LDCs on non-reciprocal basis by other members of SAPTA will be enjoyed only by LDCs. It

does not accor.. MFN treatment to any ot.er country

(vii) Member-States of SAARC view the SAPTA as a symbol of the evolution of SAARC as a mechanism for increased economic cooperation.

2. This is not true that this communique calls of trade with India on special priority basis. Such a trading relationship with India is not envisaged. This Government's attitude on trade relations with India will be strictly on the basis of our vital national interest. SAPTA provides comprehensive safeguards against importing products from other South-Asian Countries, including India, which may harm any sector of our economy. Pakistan would not agree to giving tariff or any other concession to India, which may negatively effect our vital national interest.

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ میں نے سوال پوچھا کہ ہندوستان کے ساتھ اتنی مہربانی کی جاتی ہے کہ اس کی زیادہ ترجیح دیتے ہیں

trade with Ind... on special priority basis. Why on special priority basis?

سید اقبال حیدر۔ جی آپ کا سوال مکمل ہو گیا ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جی میرا سوال مکمل ہو گیا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ ابھی میں وہ آپ کو بتاتا ہوں جناب والا! یہ ایک بڑا بدترین سانحہ بابری مسجد کی شہادت کا ہوا تھا دسمبر ۱۹۹۲ء میں اور اس کے فوراً بعد نہ صرف مساجد کی بےحرمتی ہوئی بلکہ مسلمانوں کا قتل بھی ہوا۔ اس وقت کی حکومت نے ------ میرے معزز رکن جنہوں نے سوال پوچھا ہے ان کی من پسند دلپذیر حکومت نے اپریل ۱۹۹۳ء میں یہ ایک agreement کیا سارک کے ساتھ اور اس میں مختلف concessions کے commitment کی ہوئی ہے۔ چونکہ commitment کی ہے نواز شریف صاحب نے لیکن بھگتنا پورے ملک کو پڑے گا اور ہماری حکومت جو ہے وہ اس طرح سے کر دے گی کہ On concessions only those on product basis, one by one اس کو ہم restrict کریں گے اور صرف ان products کی بات کریں گے جن کی وجہ سے اگر کسی products پر کوئی concession دیا جاتا ہے تو اس کا اثر

جو ہے وہ میرے پاکستانی manufacturing products کے اوپر نہ پڑے۔ اس طرح کہ ہماری اپنی مارکیٹ اور ہماری فیکٹریاں متاثر نہ ہوں یہ ہم نے read کیا ہے لیکن بڑا ہی افسوسناک امر ہے کہ اس وقت جبکہ مسلمانوں کی عبادت گاہیں تک وہاں پر شہید ہو رہی تھیں اور وہ نواز شریف صاحب کی حکومت concessioned trade with India کے اوپر commitment کر کے آتے ہیں سارک کے پلیٹ فارم سے عمل درآمد تو کرنا پڑے گا کیوں کہ commitment کی ہوئی ہے پورے ملک پر نافذ ہے لیکن اس طرح سے کہ ہماری اپنی مارکیٹ جو ہے وہ بچ جائے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ جی۔ جناب ضمنی سوال۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ میں پوچھوں گا وزیر صاحب صاحب سے کہ------

(مداخلت)

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ نہیں جناب میں سوچ کر بتاتا ہوں میں آپ کی طرح بغیر سوچ کے نہیں کہہ سکتا ہوں۔ گزارش میری اس میں یہ ہے حکومت سنبھالتے وقت یا حکومت سے پہلے تو یہ لوگ چلاتے ہیں کہ ہمیں حکومت دے دیں جب حکومت ان کو مل جاتی ہے تو کرسی تو ان کی اپنی ہے ان کے سارے ساز و سامان ان کے اپنے موٹر سائیکل ان کے اپنے باقی سب جاہ و جلال ان کے اپنے اور جو ذمہ داری آتی ہے وہ میری۔ یہ کون سا منطق ہے سب کچھ جناب جو آپ لیتے ہیں کسی سے تو سب liabilities کے ساتھ آپ لیتے ہیں اور اس کی ذمہ داری آپ کی اور صرف آپ کی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ یہ ہی تو سانحہ ہے کہ مجھے نواز شریف کی بہت liabilities کو inherit کرنا پڑ رہا ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ اگلا سوال نمبر 134 جی چوہدری شجاعت صاحب۔

134. ***Chaudhry Shujaat Husain** (on his behalf): Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether it is a fact that cotton crop in Punjab has been damaged due to pest attack, if so, the extent of the damage and the expected output of cotton during this year?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: The cotton crop has been damaged due to attack of pests, virus and other factors (temperature variation, dry weather etc.) in the Punjab and accumulative loss to crop is estimated at about 30%. The cotton production in the Punjab was estimated at 7.5 million bales and has further been reduced to 6.5 million bales in the final estimates.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ ضمنی سوال جناب اس سوال کے جواب میں تو بتایا گیا ہے کہ وائرس اور قدرتی آفات میں کاٹن کی فصل میں 30 فیصد کمی آ گئی ہے اور اتنی گانٹھیں اتنے سالوں کی بہ نسبت کم ہوں گی میں جناب یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وائرس وغیرہ سے متعلق ادارے جو تھے۔ جنہوں نے اپنے کام میں غفلت برتی ہے۔ اس سے میرے خیال میں جو نقصان ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے ہوا ہو گا تو کیا حکومت نے اس سے متعلق کوئی انکوائری کی ہے کہ جو ذمہ دار لوگ جنہوں نے غفلت کی ہے ان کے خلاف کوئی اقدامات کئے گئے ہیں یا نہیں۔

نواب محمد یوسف تالپور۔ یہ بالکل درست ہے کہ وائرس نے بڑا نقصان کیا ہے اور کاٹن کی فصل کے نقصان کی وجہ سے ہمارے سسٹم میں بھی بڑا نقصان ہوا ہے اور جن decertified companies کی دواؤں سے کچھ فرق پڑا ہے تو ان پر بھی حکومت انکوائری کر رہی ہے اور حکومت نے serious نوٹس لیا ہے اور اس کے لئے ہم نے دوسرا حل بھی نکالا ہے کہ ان کے لئے وائرس کو کنٹرول کرنے والی جو seeds ہیں اس کو بھی re-assess کر رہے ہیں۔ جس سے ابھی جو نئی ریسرچ ہوئی ہے' ملتان کاٹن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ جو ریسرچ کر رہی ہے' جس سے C-I.M 1100 اور C-I.M 1098 یہ دو seeds نکالے ہیں' جو وائرس کو کنٹرول کر سکتے ہیں تو یہ حقیت ہے اور انشاء اللہ ہم انکوائری کر رہے ہیں اور ٹوٹل جو ہمارا نقصان ہوا ہے وہ دس(10) لاکھ Bales کا ہوا ہے اور یہ بہت بڑا نقصان ہے ہم نے اس کو نوٹ کیا ہے اور انشاء اللہ بہتر سے بہتر کوشش کریں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ کیا یہ سچ ہے کہ جن اداروں یا جن دکانوں کے پاس یہ دوائیاں ہیں وہ عمداً ارادۃً ان کو روکتے ہیں تا کہ فصل کچھ خراب ہو' پھل گر جائے تا کہ ان کے traders کو فائدہ ہو۔

نواب محمد یوسف تالپور۔ میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ جب کاٹن کا موسم آیا' کاٹن تیار ہونی بونے کا وقت آیا' اس وقت ہم تھے یا نہیں تھے' کوئی اور حکومت تھی' ہم یہ نہیں کہیں گے مگر یہ میں ضرور کہوں گا کہ جیسے ابھی ابھی سوال ہوا کہ وہ ساری ذمہ داریاں ہماری ہیں اب جو حکومت ہے اس کی ذمہ داری ہے کس طریقے سے face کرتی ہے اپنے جو نقصانات ہوتے ہیں۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ شکریہ جی۔ جی ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ pesticide and insecticide جس کی فروخت کے لئے میڈیا پر یا اخبارات میں جو اشتہار دیئے جاتے ہیں کیا حکومت کا محکمہ ان کی نگرانی کرتا ہے کیونکہ یہ ادویات مضر صحت بھی ہیں اور اس سے بڑے نقصانات اور حادثات ہوتے ہیں۔

نواب محمد یوسف تالپور۔ یہ نگرانی تو حکومت نہیں کرتی ہوگی حکومت نے نوٹس ضرور لیا ہے کہ دوائیوں کا اثر کوئی ہوا ہے یا نہیں ہوا۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ شکریہ جناب next 135 چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

135. *Chaudhry Shujaat Hussain (on his behalf): Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether it is a fact that the Ministry of food and Agriculture has arranged import facility of US$ 50million for the purchase of fertilizer from the United States, if so, the names of the sources from which the facility has been arranged and conditions, i.e. interest rate and re-payment period?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: Two credit facilities each for $ 50million, have been arranged by the Ministry of finance for utilisation by the Ministry of food and Agriculture for improting fertilizer from the USA. The details of these credit facilities are:-

Name of Facility	Amount of Credit Facility	Interest Rate	Repayment Period
(i) M/s. Chase Manhattan Bank, USA.	US $ 50 million	Libor plus 1.65%	360 days
(ii) M/s. Abn Amro Bank, USA.	US $ 50 million	Libor plus 1.50%	360 days

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ ضمنی سوال جی جام کرارالدین۔

Jam Karruddin: I would like to ask the honourable Minister whehther there is any comprehensive programme under active cosideration of the Government to achieve self-sufficiency in fertilizer. If it is so, it may kindly be highlighted.

نواب محمد یوسف تالپور۔ جی ہاں صرف ہم D.A.P میں نہیں ہیں جو باہر سے منگوانی پڑتی ہے باقی جتنی بھی ہیں ان کی پاکستان میں production ہوتی ہے۔ D.A.P ہم باہر سے منگواتے ہیں اس کے لئے بھی ہمارا پروگرام ہے کیونکہ بہت زیادہ باہر سے منگوانے میں ہمارا کئی ملین زرمبادلہ اس میں صرف ہوتا ہے۔ فوجی فرٹیلائزر والوں سے ہماری بات ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ باقی جتنی بھی ہیں ان میں ہم خود کفیل ہو گئے ہیں۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ شکریہ جناب۔ جناب بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ کیا وزیر موصوف صاحب یہ بتائیں گے کہ یہ دوائیاں امریکہ سے کیوں حاصل کی جاتی ہیں؛ کیا دنیا میں کسی اور ملک سے نہیں ملتیں؛ کیا پاکستان میں اس کو پیدا نہیں کر سکتے جس سے ہم خود کفیل ہوں؛ کیونکہ ہمیں امریکہ کی طرف ہاتھ بڑھانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

نواب محمد یوسف تالپور۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ہم کر رہے ہیں۔ ہمیں تین چار مہینے ہوئے ہیں۔ ہم نے شروع کر دیا ہے۔ جو ۴۷ سال میں نہیں ہوا وہ ہم تین چار ماہ میں کر رہے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Next question 136. Mir Abdul Jabbar.

136 * **Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Helath be pleased to state:

(a) the total number of employees working in the Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS), Islamabad; and

(b) the percentage of employees belonging to Balochistan Province with their names, qualifications, grades and addresses?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: (a) 2835

(b) The percentage of employees belonging to Balochistan Province in BPS-17--21 is 2.46% and BPS 3--21 is 0.62%. Their names, qualifications, grades and addressed are annexed. It may be mentioned here that not many people seek low paid jobs at long distances from their homes.

سوال نمبر 136 کا ضمیمہ یہاں پر لگائیں۔

Annex

S. No.	Name and Designation	Qualification	Grade	Address
1.	Dr. Azra Javed, Principal.	MBBS	19	H. No. 586, Jalal-ud-Din, Street, Shawak Shah Road, Quetta.
2.	Dr. Gul Nayyar Rehman, Registrar.	MBBS, DCH MCPS.	18	4-15/26, Jamiatrai Road, Quetta.
3.	Dr. Asmatullah Jogezai, Director.	MBBS	18	Village Zangiwal Distt. Loralai Balochistan
4.	Mr. Muhammad Arif, Senior Statistical Officer.	M.Sc.	18	2-33/33, Archer Road, Quetta.
5.	Mr. Muhammad Zaman, Medical Officer.	MBBS	17	C/o A. Ghafoor, Shopkeeper, Jail Road, Zhob.
6.	Dr. Naila Aslam, Medical Officer.	MBBS	17	C/o Afzal Book Depot, Masjid Road, Sibi.
7.	Dr. Shabana Aslam, Medical Officer.	MBBS	17	H. No. 165, Joint Road, Chamman Gate, Quetta.
8.	Dr. Wasif Hussain, Medical Officer.	MBBS	17	H/No. 514, A-23, Madrassa Road, Quetta.
9.	Dr. Eyaz Qadeer, Medical Officer.	MBBS	17	Moch, Tehsil and Distt. Kachhi.
10.	Dr. Sara Abbas, Medical Officer.	MBBS	17	Tehsil and Distt. Kalat.

Mir Abdul Jabbar: Sir, my question is very important.

جناب منسٹر نیازی صاحب نے جواب تو دیا ہے میں مشکور ہوں ان کا اس جواب میں انہوں نے پہلی جزو کا جو جواب دیا ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ پاکستان میڈیکل سائنسز میں کل ملازمین کی تعداد ۲۸۳۵ ہے as against 2835 صرف دس ڈاکٹرز یا باقی لوگ بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں جو PIMS میں کام کر رہے ہیں۔ کیا یہ اس بارے میں بتائیں گے کہ ۲۸۳۵ کے مقابلے میں آپ نے صرف دس ملازمین بلوچستان سے رکھے ہیں اس کی کیا وجہ ہے کوٹہ کیوں نہیں observe کیا گیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! اصل میں بات یہ ہے کہ گریڈ ۱۷ اور اس کے اوپر اٹانومس باڈیز میں یہ پہلے permit تھا کوٹہ کا رواج ہی نہیں تھا یہ جنوری ۹۲ء میں ہوا کہ دوبارہ پرائم منسٹر اور اس کی کیبنٹ نے فیصلہ کیا کہ اب گریڈ ایک سے لے کر ۲۲ تک کوٹہ observe کیا جائے۔ چونکہ اس سے قبل کوٹہ تھا ہی نہیں صرف ۱۷ اور اسکے اوپر تھا تو اس لحاظ سے اگر یہ مطالعہ میر صاحب فرمائیں تو انہیں محسوس ہو گا کہ دس ڈاکٹر جو اب گریڈ ۱۷ اور اس کے اوپر میں place ہوئے ہیں۔ اور نیچے کسی گریڈ میں کوئی ملازم نہیں ہوا اور کوئی ویسے آگئے ہوں جیسے کہ میں نے ایک دو ہیں اپنے طور پر دیکھے ورنہ کوٹہ کے حوالے سے نہیں چونکہ جنوری ۹۲ سے اب کوٹہ بنا ہے اور ملازمین اس سے بہت پہلے سے بھی بھرتی ہیں اور بہت کم لوگ بعد میں بھرتی ہوئے ہیں تو آپ دیکھیں گے پہلے سوال کے جواب میں ایک میں نے لسٹ ساتھ منسلک کی ہے۔ اس کا آپ مطالعہ فرمائیں تو ان کے ایڈریسز ہیں بھرتی کی تاریخ اور سارا کچھ ہے اب جو بھی پوسٹیں خالی ہوں گی گریڈ ایک سے لے کر اوپر تک یعنی ۲۱ یا ۲۲ تک جو کچھ بھی ہو گا اس میں کوٹہ observe کیا جائے گا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہو میر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس میں بات یہ ہے کہ یہ ٹوٹل ہیں اگر اس کی split اگر یہ کہنا چاہیں تو یہ complex جو ہے اس میں بہت سارے components ہیں۔ جیسے اسلام آباد ہاسپٹل ہے، چلڈرن ہاسپٹل ہے، کالج آف میڈیکل ٹیکنالوجی ہے، کالج آف نرسنگ ہے، قائد اعظم پوسٹ گریجوایٹس یہ تمام جو عملہ ہے اس کی تعداد میں نے دی ہے اور اس کی split اگر آپ لینا چاہیں تو وہ بھی میرے پاس ہے کہ گریڈ ایک اور دو میں کتنے ہیں تو اس کو آپ

دیکھ لیں تو آپ کو محسوس ہو گا دس اس لئے ہیں کہ ٹوٹل ڈاکٹروں کی تعداد ۴۰۷ ہے اس لحاظ سے دس ہیں اس لحاظ سے فیصد جہاں پر نکالی گئی ہے 2.6 تو ٹوٹل کو اب اگر ملا دیا جائے جبکہ جنوری ۹۲ سے اجازت ہوئی ہے تو وہ پوائنٹ 62. بنتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ پالیسی اب تبدیل ہو چکی ہے لیکن بنیادی طو پر بھرتی ابھی نہیں ہوئی یا پوسٹیں نہیں آئیں جب آئیں گی تو پھر یہ فیصد ہو ہے بلوچستان کی وہ انشاء اللہ بڑھے گی او ان کو اپنا موقع ملے گا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جناب جبار صاحب۔

میر عبدالجبار۔ بڑا مفصل جواب دیا ہے مگر گزارش یہ کروں گا یہ فرماتے ہیں کہ اس سے قبل کوٹہ نہیں تھا میں ان کی statement سے اختلاف کروں گا کیونکہ کوٹہ جو ہے ۷۳ سے چلا آرہا ہے جی۔ غالباً اپنی اس statement پر نظرثانی فرمائیے کا نمبر ایک جناب! دوسری گزارش یہ ہے آپ ہی نے جواب دیا ہے 2.46 in BPS-17-to-21 فیصد آپ نے دیا ہے جبکہ کوٹہ ہمارا بنتا ہے پانچ اعشاریہ پندرہ فیصد (5.15) اگر ۹۲ ہی سے لیتے ہیں تو وہ بھی ہمارا پورا نہیں ہے۔ ویسے تو ہمارا کوٹہ ۷۳ سے چل رہا ہے۔ وہ تین اعشاریہ پانچ کے حساب سے وہ بھی نہیں ہے اور یہ بھی نہیں ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ یہ ۸۵-۸۶ سے شروع ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں مانتا ہوں جو بات کہتے ہیں کہ ۱۹۷۳ء سے لیکن انہوں نے میری بات سمجھی نہیں۔ Autonomous Bodies جو ہیں جیساکہ یہ پی آئی ایم ایس (PIMS) ہے یہ Autonomous Bodies ہے اس لئے اس پر کوٹہ اپلائی نہیں کرتا۔ اور جو آفیسرز گریڈ ۱۷ اور اس سے اوپر ہیں اس کے لئے قانون یہ ہے autonomous bodies میں گریڈ ۱۷ اور اس سے اوپر کوٹہ اپلائی کرتا تھا۔ پھر اس میں ترمیم لائی گئی ہے جنوری ۱۹۹۲ء میں کہ اس کوٹہ کو اب گریڈ ون سے لے کر ۲۱ تک اپلائی کریں اور یہ گریڈ ون سے گریڈ ۲۱ تک اپلائی ہو گا۔ اس وجہ سے دو چیزیں لکھی ہوئی ہیں ایک تو ہے 62. اور ایک 2.46 ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ اس سے قبل جو ہے وہ 2.6 اس لئے لکھا گیا ہے کہ گریڈ ۱۷اور اس سے اوپر دس ڈاکٹر ہیں۔ اب یہ ۱۹۹۳ء سے اپلائی ہوا ہے جب آسامیاں آئیں گی تو اس کو پورا کیا جائے گا۔ جہاں تک ان کا یہ کہنا کہ یہ کم ہے یہ بجا ہے یہ وہاں پر جتنے باہر

ڈاکٹروں کو اکاموڈیٹ کیا گیا ہے وہ ایک پرسنٹ کم ہے کوٹہ سے which has been prescribed وہ درست کہتے ہیں کہ ۳.۵ کوٹہ دینا چاہئیے تھا۔ ۲.۶ جو ہے تقریباً ایک پرسنٹ کے برابر کم ہوا ہے۔ اور آئندہ جو بھی ریکروٹمنٹ ہو گی وہ کوٹہ کے لحاظ سے پورا کریں گے۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ ٹھیک ہے جی شکریہ اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈاکٹر غیور جس کا تعلق فاٹا سے تھا پانیئر کوالیفائیڈ تھا اس کو کیوں replace کیا گیا اور نمبر دو یہ ہے کہ فاٹا سے کتنے ڈاکٹرز آپ نے ریکروٹ کئے آج تک؟

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ نہیں اس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں سر۔ جنرل صاحب بتائیں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جنرل صاحب سب کے سئے ہیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جناب مجھے واقعات کا علم ہے آپ کو اعتراض کیا ہو سکتا ہے ۔ میں جواب دے رہا ہوں آپ کو۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ دے دیں جناب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ ڈاکٹر غیور کاخیال یہ تھاکہ یہ پوسٹ جو PIMS میں ہے This is a stepping stone for him to become a Senator so he ws poitically involved and he created a lot of problems to kill the administration strikes ہوئیں سب کچھ ہوا تو اس لحاظ سے تو اس کو وہاں سے ہٹایا گیا and a new Executive Director took over.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ تو بہرہ ور سعید صاحب کا سوال ہے کہ فاٹا کی نمائندگی ہٹا دی گئی تو کسی اور محکمہ میں------

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ ڈاکٹر غیور کو اپنی پوسٹ سے ہٹا کر ای۔ڈی کی پوسٹ سے ہٹا کر he is stil there but اس کے political ambition یہ تھے کہ یہ میں stepping stone استعمال کروں گا تا کہ میں سینیٹر بنوں اسلام آباد سے-------

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ کوئی اعتراض تو نہیں ہونا چاہئیے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ نصیر اللہ بابر صاحب کے ریمارکس اس کے متعلق جو ہیں یہ ریکارڈ سے expunge کئے جائیں کیونکہ کوئی ایسی بات نہیں آئی۔ نہ اخبارات میں آیا کہ ان کا ایسا ارادہ ہے۔ ابھی تک وہ سروس میں ہیں۔ میرے خیال میں ایک سینئر سرجن ہیں اور اس کی ذات پر اس قسم کا داغ نہیں لگانا چاہئیے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ سر یہ اخباروں میں ضرور آیا ہے۔ دو تین ہڑتالیں ہوئیں اسی واسطے اس کو یہاں سے remove کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ ہڑتالیں تو ہر ادارے میں ہوتی ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سینٹ میں ممبر شپ چاہتا ہے۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ ٹھیک ہے جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ڈاکٹر کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی ہے اور اگر کاٹی گئی تو کون سے تھانے میں؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ نہیں ایسا کوئی جرم نہیں کیا تھا جو ایف آئی آر کٹتی۔

حافظ حسین احمد۔ جس پہ آپ اسے نکال رہے ہیں وہ جرم نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نکالا نہیں گیا۔ ملازمت میں ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ڈاکٹر غیور کو اپنی پوسٹ سے ٹرانسفر کیا یہ Administrative action ہے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ جناب والا! وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ he was aspiring for the Senate seat. Can one imagine serving as government servant? After he retires, there should be a period of 2 years. How could he aspire, Sir, how did he come to know that he aspires for that Sir, this is a lame excuse to

transfer him-------(Interruptions)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! یہاں پر تو صدر رہے ہیں اور آئین کو انہوں نے معطل کیا مفلوج کیا کاٹا اور اس کے بعد بھی وہ سروس میں رہے۔ میں ابھی کوٹ کرتا ہوں۔

"Article 47 clause 7, notwithstanding anything contain in this provision or anyother provi...on General Zia-ul-Haq Saaib remained."

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ڈاکٹر صاحب آپ دونوں relevant نہیں ہیں بیٹھ جائیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I do agree, we have never refused Civilian Martial Law Administrator was there and the country was broken by a dictator. He has to curtail the part which was left.

Akhunzada Behrawar Saeed: Please don't go to that detail.

Mr. Presiding Officer: No cross talk, please.

Mir Abdul Jabbar: Question No. 137, Mr. Chairman.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ اگلا سوال نمبر 137 میر عبدالجبار صاحب۔

137. *Mir Abdul Jabbar: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to refer to part 5 and 6 of the reply of Senate question No. 45 dated 19-8-1993 and state:

(a) whether it is a fact that illegal cutting and smuggling of precious wood is still going on despite the posting of F.C. in village Bharray, Baghpur Dheri, Narota and Pukshahi, forest Range Mukhial, Haripur Hazara;

(b) whether it is also a fact that during last three years cases were registered against various smugglers and were find on the spot; and

(c) the steps taken by the Government to stop cutting of trees illegally ?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: (a) It is not true. Neither any Frontier Constabulary has been posted nor illegal damage and smuggling of timber has taken place in the area except local damage.

(b) Cases were registered agianst people indulging in local damage and fines and compensations were recovered on spot in most cases.

(c) The following measures have been taken by the Government to stop cutting of illegal trees:-

(i) A check post has been set up at village Choi to control and watch movement of timber.

(ii) A special raid party has been set up to carry out intesive patrolling.

(iii) DFO, Haripur frequently pays surprise visits to the area to keep staff vigilant and alert.

(iv) Free grant permits have been stopped in the garb of which people resort to illegal cutting.

میر عبدالجبار۔ جناب اس میں گو کہ میرے سوال کے پہلے جزو کا جواب تو انہوں نے نفی میں دیا ہے اور فرمایا ہے کہ

" It is not true. Neither any Frontier Constabulary has been posted nor illegal damage and smuggling of timber has taken place in the area except local damages."

یعنی سمگلنگ سے یکسر آپ نے انحراف فرمایا ہے یا انکار فرمایا ہے کہ لکڑی کی سمگلنگ وہاں نہیں ہو رہی ۔ عمارتی لکڑی کی سمگلنگ نہیں ہو رہی جبکہ میرے علم میں ہے کہ وہاں ہنوز یہ سمگلنگ جاری ہے۔ کیا اس کے بارے میں وزیر صاحب کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

سید خورشید احمد شاہ۔ سمگلنگ کی جہاں تک بات ہے تو وہ منسٹری کا کام نہیں۔ منسٹری کی چیک پوسٹس ہوتی ہیں، ان کے آفیسرز ہوتے ہیں اور وہ چیک کرتے ہیں، illegal cuttings کو روکتے ہیں، اس کی سمگلنگ کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو پکڑے جاتے ہیں ان پر جرمانے ڈالتے ہیں۔ جہاں تک فرنیچر کاسیبلری کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں منسٹری ان کو bound نہیں کر سکتی، غیر قانونی چوری کوکہیں بھی، کسی بھی جگہ پرکوئی بھی گورنمنٹ کی ایجنسی پکڑ سکتی ہے۔

حافظ حسین احمد ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جن لوگوں کے خلاف مقدمات درج تھے ان کے نام اور ان کی سیاسی وابستگی کیا ہے؟

سید خورشید احمد شاہ۔ اس کے لئے نیا سوال کیا جائے۔ مجھے پتہ نہیں تھاکہ مولانا صاحب ان کے نام پوچھیں گے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر ۔ Fresh notice ۔ اگلا سوال نمبر 138، سید فصیح اقبال صاحب۔

138. * Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the criteria adopted for posting of the physicians in the dispensary of the Parliament House, Islamabad;

(b) the names, grades and period of the physicians who have served in the said dispensary during the last five years?

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: (a) A Physician is not posted there. The dispensary is manned by a Medical Officer. The criteria of posting is professional ability and proficiency.

(b) The particulars of the Medical Officers are as under:-

1. Dr. Zafarul Haq Lodhi

BPS-17

14-12-1987 to 25-8-1990

2. Dr. Iftikhar Ahmed Naru

BPS-17

16-8-1990 to 19-7-1993

3. Dr. Khurram Pash BPS-17

10-2-1990 todate

4. Dr. Dilpazir Malik BPS-17

20-7-1993 todate

جناب پریزائیڈنگ آفیسر- کوئی ضمنی سوال نہیں- اگلا سوال نمبر 139، سید فصیح اقبال صاحب-

139. * **Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the names and place of domicile of the employees recruited in the PASSCO during the last two years as purchase Officer, purchase Inspector and Assistant purchase Inspector with year wise and province wise break-up?

Nawab Muhammad Yousaf Tapur: The desired information is attached here with.

Question of Syed faseih Iqbal, Senator (,) the required information is as under:-

RECRUITED DURING 1992

Purchase Officer (Grade-16)

S.No.	Name	Domicile
1.	Mr. Ghulam Abbas Akhtar	Punjab
2.	Mr. Shams-ul-Haq	Sindh

3.	Mr. Altaf Hussain	Punjab
4.	Mr. Sajjad Hussain	Punjab
5.	Mr. Gulab Tatri	Sindh

Puchase Inspector (Grade-6)

1.	Mr. Ghulam Nabi	Punjab
2.	Mirza Afrasiyab Mehmood	Punjab
3.	Mr. Shazad Haider Bhati	Punjab
4.	Mr. Akhtar Huassain	Punjab
5.	Syed Hussain Abu Zar Ahmed	Punjab
6.	Mr. Mubarak Ahmed Rehman	Punjab
7.	Mr. Hakim Khan	Punjab
8.	Raja Abdul Ghafar	Punajb
9.	Mr. Qudrat Ullah	Punjab
10.	Mr. Muhammad Husal	Sindh
11.	Mr. Muhammad Sajjad Haider	Punjab
12.	Mr. Gul Muhamamd	Punjab
13.	Mr. Abdullah Soomro	Sindh
14.	Mr. Muhammad Muazim Ali	Punjab
15.	Mr. Ali Iftikahr Ahmed Jaffri	Punjab
16.	Mian Safdar Hayat	Punajab
17.	Mr. Shafi Muhammad	Balochistan
18.	Mr. Abdul Ghani	Sindh
19.	Mr. Nasir Khan Gojar	Punjab

20.	Syed Afzal Hussain Bukahri	Punjab
21	Mr. Muhammad Shafique	Punjab
22.	Mr. Nazir Ahmed Sarki	Sindh
23.	Mr. Waheed Aslam Baig	Punjab
24.	Mr. Ejaz Hussain	Punjab
25.	Mr. Dilawar Niaz	Punjab
26.	Syed Asad Abbas Naqvi	Punjab
27.	Mr. Zaheer-ul-Hassan	Punjab
28.	Mr. Ali Hur	Balochistan
29.	Mr. Nadar Hussain	Sindh
30.	Mr. Gul Nawaz	Punjab
31.	Mr. Muhammad Sharif Shah	Punjab
32.	Mr. Shakir Mehdi	Punjab
33.	Mr. Abdul Salam	AK
34.	Mr. Sher Afzal Khan	Punjab
35.	Mr. Amjad Shahzad	Punjab
36.	Mr. Jamil Ahmed Naz	Punjab
37.	Mr. Zahid Mehmood	Punjab
38.	Mr. Khalid Rashid	Punjab
39.	Mr. Abdul Jabar Abro	Sindh
40.	Mr. Muhammad Ayaz Khan	Punjab
41.	Mr. Zafar Iqbal	Punjab
42.	Mr. Maqbool Ahmed	Punjab
43.	Mr. Muhammad Amjad Anjum	Punjab
44.	Mr. Abdul Ghaffar	Sindh

45.	Mr. Nazir Abbas	Punjab
46.	Mr. Zulfiqar Ali	Punjab
47.	Mr. Fida Hussain	Punjab
48.	Mr. Abdul Hameed Tahir	Punjab
49.	Mr. Iftikhar Hussain Bajwa	Punjab
50.	Mr. Niaz Ahmed	Punjab
51.	Mr. Muhammad Nawaz Malik	Punjab
52.	Mr. Muhammad Asad	Punjab
53.	Mr. Muhammad Irfan	Punjab
54.	Mr. Shabbir Ahmed	Punjab
55.	Mr. Jamil Ahmed	Punjab
56.	Mr. Mazhar Hussain	Punjab
57.	Mr. Dilshad Ahmed	Punjab
58.	Mr. Maqbool Ahmed	Punjab

Assistant Purchase Inspector (Grade-3)

1.	Sub(R) Muhammad Afzal Ch.	Punjab
2.	Malik Azmat Mehmood	Punjab
3.	Mr. Muhamamd Usman	Punjab
4.	Mr. Irshad Ahmed	Sindh
5.	Mr. Muhammad Batchal	Sindh
6.	Mr. Farooq Ahmed	Punjab
7.	Mr. Faiz-ul-Hassan Khan	Punjab
8.	Mr. Liaqat Ali	Sindh
9.	N/Sub (R) Ashiq Hussain	Punjab
10.	Mr. Javed Iqbal Ahmed	Punjab

11.	Hav (R) Altaf Hussain	Punjab
12.	Mr. Zahid Iqbal	Punjab
13.	Syed Khurram Nazir	Punjab
14.	Mr. Nasir Abdal	Punjab
15.	MR. Muhammad Akmal	Punjab
16.	Mr. Shahzad Ahmed	Punjab
17.	Mr. Nadar Abbas	Punjab
18.	N/Sub (R) Muhammad Rafique	Punjab
19.	Mr. Irshad Mehmood	Punjab
20.	Sub (R) Anwar Hussain Shah	Punjab
21.	Mr. Saad Ashraf	Punjab
22.	Mr. Tahir Iqbal	Punjab
23.	Mr. Zafar Iqbal	Punjab
24.	Mr. Muhammad Ibrahim	Punjab
25.	Mr. Muhammad Afzal	Punjab
26.	Mr. Agha Abbas	Punjab
27.	Mr. Shadat Ali Qamar	Punjab
28.	Mr. Khurshid-ul-Haq	Punjab
29.	Mr. Abdul Latif	Punjab
30.	Mr. Farrukh Imtiaz	Punjab
31.	Ch. Fakhar-uz-Zaman	Punjab
32.	Mr. Saved Iqbal	Punjab
33.	Mr. Muhammad Nawaz Shah	Punjab
34.	Malik Ejaz Ahmed	Punjab
35.	Mr. Muhammad Riaz	Punjab

36.	Mr. Munawar Hussain	Punjab
37.	Mr. Manzoor-ul-Hassan	Punjab
38.	Mr. Mazhar Ahmed	Punjab
39.	Mr. Muhammad Ashfaq	Punjab
40.	Mr. Fazal-ur-Rehman	Punjab
41.	Mr. Hameed Ahmed	Punjab
42.	Mr. Muhammad Asif Tahir	Punjab
43.	Mr. Munawar Hussain	Punjab
44.	Mr. Arshad Ali	Punjab
45.	Mr. Rashid Asghar	Punjab
46.	Syed Hasnain Abbas Hashmi	Punjab
47.	Mr. Sajjad Ali	Punjab
48.	Mr. Shahbaz Ahmed	Punjab
49.	Syed Shahid Ali Shah	Punjab

RECRUITED DURING 1993

Purchase Officer (Grade-16)

1.	Mr. Rehmat Ullah	Punjab
2.	Mr. Afzal Saeed Butt	Punjab
3.	Mr. Matee Ullah Butt	Punjab
4.	Mr. Hayat Ullah Khan	Balochisatan
5.	Mr. Sikandar Hayat Javed	Punjab
6.	Mr. Syed Ajaib Hussain Shah	Punjab

Purchase Inspector (Grade-6)

1.	Mr. Iftikhar-ud-Din Sindhu	Punjab

2.	Mr. Muhammad Tahseen Butt	Punjab
3.	Mr. Muhammad Farrukh Munir	Punjab
4.	Mr. Farhat Abbas	Punjab
5.	Mr. Muhamad Ehsan-ul-Haq	Punjab
6.	Mr. Ehsan-ur-Rehman	Punjab
7.	Mr. Muhammad Shamshad	Punjab
8.	Mr. muhammad Awais Younas	Punjab
9.	Mr. Abbas Ali	Punjab
10.	Mr. Waheed Ahmed	Punjab
11.	Mr. Naseer Ahmed	Balochistan
12.	Syed Muhammad Iftikhar	Punjab
13.	Rai Nasir Mehmood Bhatti	Punjab
14.	Mr. Qalab-e-Abbas	Punjab
15.	Mr. Muhammad Ishtuaq Ahmed	Punjab
16.	Mr. Nisar Ahmed	Punjab
17.	Mr. Mansoor Sultan	Punjab
18.	Mr. Ghulam Haider Butt	Punjab
19.	Mr. Sohail-ur-Rehman	Punjab
20.	Mr. Akhtar Saleem	Punjab
21.	Mr. Muhammad Farooq Awan	Punjab
22.	Mr. Nazir Mehmood	Punjab
23.	Mr. Mansoor Jamal	Punjab
24.	Mr. Muhammad Asif Shafique	Punjab

Assistant Purchase Inspector (Grade-3)

1.	Mr. Muhammad Aslam	Punjab
2.	Mr. Azad Mehmood	Punjab
3.	Mr. Amjad Rashid	Punjab
4	Mr. Abdul Sattar	Punjab
5	Mr. Khalil Ahmed	Punjab
6.	Mr. Liaqat Ali	Punjab
7.	Mr. Imran Ahmed	Punjab
8.	Mr. Manzoor Ahmed	N.W.F.P
9.	Mirza Nadeem Baig	Punjab
10.	Ch. Hamdil	Punjab
11.	Mr. Munir Hussain	Punjab
12.	Mr. Imran Saeed	Punjab
13.	Mr. Allah Ditta Khan	Punjab
14.	Syed Muhammad Hussain Shah	Punjab
15.	Mr. Mudassar Ghafoor Alvi	Punjab
16.	Mr. Muhammad Amir Khan	Punjab
17.	Mr. Muhammad Yousaf	Sindh
18.	Mr. Javed Akhtar	Punjab
19.	Mr. Khan Muhammad	Punjab
20.	Mr. Usman Mehmood	Punjab
21.	Mr. Tanweer Ahmed	Punjab
22.	Mr. Muhammad Rafique	Punjab
23.	Mr. Usman Ashraf Khan	Punjab
24.	Mr. Javed Iqbal	Punjab

YEAR/ PROVINCE-WISE BREAK-UP

Year 1992

Category	Punjab	Sindh	N.W.F.P	Balochistan	Ak	Total
PO	03	02	---	-------	------	05
PI	48	07	---	02	01	58
API	46	03	---	------	------	49
Total:	97	12	---	02	01	112
Year 1993						
PO	05	---	--	01	------	06
PI	23	---	--	01	------	24
API	22	01	01	-------	-----	24
Total:	50	01	01	02	------	54
G.Total:	147	13	01	04	01	166

سید محمد فضل آغا۔ اس سوال میں فصیح صاحب نے پوچھا ہے کہ کتنے لوگ لگے ہیں۔

"Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the names and place of domicile of the employees recruited in the PASSCO during the last two years?........"

کتنے آفیسرز کس کس گریڈ میں لگے ہیں۔ اس میں بھی وزیر صاحب اگر دیکھ لیں تو یہ مختلف گریڈز میں کوئی ۲۰۰ کے لگ بھگ لوگ ہوئے ہیں اور اس میں بلوچستان کے بھی شاید تین نام ہیں ۲۰۰ میں سے۔ ایک تو یہ گزارش ہے کہ یہاں پر repeatedly اس ہاؤس میں یہ صدا پورے ۹ سال سے گونج رہی ہے جب ہم سوال کرتے ہیں تو ایک پرسنٹ، ڈیڑھ پرسنٹ یا آدھا پرسنٹ اس کے اوپر کبھی تین، ساڑھے تین، پانچ یا سات کی بات کبھی ہوئی نہیں ہے اور سب یہی کہتے ہیں جی بلوچستان پسماندہ ہے اور ہم خیال رکھیں گے اور یہ کریں گے وہ کریں گے۔ تو ایک تو یہ فرمائیں کہ یہ کب پورا ہو گا اور دوسرا یہ فرمائیں کہ یہ لوگ جو انہوں نے لئے ہیں کیا یہ ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ ہے یا کسی active services سے انہوں نے لوگ اس میں لا کر ڈالے ہوئے

ہیں جس کی وجہ سے چار ارب روپے کا گھپلا آج کل پاسکو میں چل رہا ہے۔ تو وزیر صاحب اس پر روشنی ڈالیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ پہلے تو میں اپنے معزز ممبر کو بتاؤں گا کہ یہ پاسکو ہے سینٹ نہیں ہے کہ برابری کی بنیادوں پر یعنی equal quota دیا جائے سب کو۔

سید محمد فضل آغا۔ کیا کہا جی۔ میں نے سنا نہیں؟

سید خورشید احمد شاہ۔ میں نے کہا کہ یہ سینٹ نہیں ہے کہ وہ برابر کا کوٹہ ہو۔ یہ پاسکو ہے جو ان لوگوں نے نکتہ اٹھایا ہے۔ اس میں ۱۹۹۰ میں گریڈ ۱۶ میں پنجاب کے ۳ ہیں اور سندھ کے ۲ ہیں اور پرچیز آفیسرز گریڈ ۶ میں تقریباً ۵۸ سندھ کے ہیں اور ایک آزاد کشمیر کا ہے۔ بلوچستان کا کوئی نہیں ہے۔ باقی اسسٹنٹ پرچیز آفیسرز گریڈ ۲ میں ہیں جس میں ۲ سندھ کے ہیں اور باقی ایک بلوچستان کا ہے۔ این ڈبلیو ایف پی کا نہیں ہے۔ ۱۹۹۲ء میں سے گریڈ ۱۶ بلوچستان کا ایک ہے اور پنجاب کے ۵ ہیں۔ پرچیز انسپکٹر میں ایک بلوچستان کا ہے اور ۲۲ پنجاب کے ہیں۔ اسسٹنٹ پرچیز انسپکٹر ہیں گریڈ ۲ میں ایک این ڈبلیو ایف پی کا ہے اور ۲۲ جو ہیں وہ پنجاب کے ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ نہیں، جناب وہ کسی اور طرح سے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں۔ صاف صاف بات جو میں سمجھ رہا ہوں کہ بار بار پنجاب کو ہائی لائٹ کر کے، کہ سندھ کے نہیں ہیں پنجاب کے ہیں میں اس کو نہیں سننا چاہتا ہوں۔ میں تو اپنا دعویٰ کرتا ہوں کہ میرے تین بندے ہیں دو سو میں سے اور آگے بھی کم ہوتے رہے ہیں یہ کیوں ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ آپ نے دل کی بھڑاس نکال لی۔ سینٹ میں آپ نے احسان کیا ہے۔ فیڈریٹنگ یونٹ ہے۔ اگر ۱۹،۱۹ بندے ہیں۔ ان کو دیا تو آپ نے کچھ بھی نہیں ہے۔ نہ پاورز ہیں اور نہ کوئی دوسری بات ہے۔ سوائے اس کے کہ ہم یہ پوائنٹ آؤٹ کریں تو آپ کو یہ بھی گوارا نہیں ہوتا کہ آپ کی منسٹری کی اگر ہم inefficiency یا حق تلفی کو پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں تو اس کو سینٹ کی نمائندگی پر لے جاتے ہیں۔ اگر آپ کو سینٹ میں نمائندگی چاروں یونٹس کی اچھی نہیں لگتی تو آپ اس کو ختم کر دیں اور کوئی دوسرا فامولا لے آئیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں مکمل کروں پھر آپ فرمائیں۔ تو عرض یہ ہے کہ اس

میں جو مجھے بتایا گیا ہے------------(مداخلت)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ۱۶۶ میں ۸ ہیں بلوچستان کے آپ ان کا کوٹہ پورا کریں گے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ اصل میں یہ کہ یہ کہتے ہیں کہ کوٹہ پورا کیا جائے۔ یہ کہتے ہیں کہ اس میں کوٹہ لاگو نہیں ہوتا ہے۔ یہ کمپنیز آرڈیننس ۱۹۸۴ء کے تحت ہے۔ اس کے تحت جتنی بھی autonomous body ہیں ان میں کوٹہ لاگو نہیں ہوتا۔ مگر ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ مستقبل میں کوٹہ کو maintain کیا جائے گا۔

سید محمد فضل آغا۔ میں شاہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ ایک تو مہربانی کریں کہ یہ نمائندہ حکومت ہے یہ جو بیوروکریسی والے لکھ کر دیتے ہیں خدا کے لئے لکیر کے فقیر نہ بنیں۔ فائل میں جو انہوں نے لکھا ہے اس سے ہم سے بھی غلطیاں کرائی ہیں۔ بیوروکریسی تو چلاتی ہی اس ملک کو ایسے ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اپنے mind سے فیصلہ کریں۔ شاہ صاحب میری گزارش سنیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ یہ ہم نے نہیں رکھے۔ ۱۹۹۲-۹۳ء میں نواز شریف کے دور میں appoint ہوئے ہیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ مستقبل میں اس کوٹہ کو maitain کیا جائے گا۔

سید محمد فضل آغا۔ میں اس میں نہیں جاتا کہ نواز شریف صاحب نے رکھے ہیں یا بےنظیر صاحبہ نے رکھے ہیں میں گورنمنٹ کی بات نہیں کرتا ہیں تو یہ عرض کرتا ہوں کہ ہم تو پچھلے ۴۸ سال سے مارے گئے ہیں۔ ہمارے حقوق کا تحفظ نہیں ہو رہا ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب میں نے فلور آف دی ہاؤس سے یقین دلا دیا ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو اس میں کام کرتے ہیں یہ بتائیں کہ یہ ڈائریکٹ recruits ہیں یا allied services سے انہوں نے لوگ یہاں deputation پر induct کئے ہیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ کا سوال پورا ہو گیا ہے۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ وزیر صاحب بتا رہے ہیں کہ یہ corporation میں ہے یا autonomous bodies میں کوٹہ نہیں ہے۔ کیوں کوٹہ نہیں ہے؟

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ اب ہے لیکن اس وقت نہیں تھا۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ تو ابھی اگر ہے آپ اس چیز کو دیکھیئے کہ بلوچستان کے ۲ اس میں ہیں یا ۴ ہیں۔ ہمارے صوبے فرنٹیئر کا ایک ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم مستقبل میں کوٹہ کا خیال کرے گے۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ یہاں پر کئی دفعہ یقین دلایا گیا ہے لیکن اس کا کوئی result نہیں نکلتا۔

Mr. Presiding Officer: Next question No. 140, Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir Sahib.

140. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether the Government intends to proceed with planned talks with India on the settlement of Kashmir issue despite the continued repression by the Indians in the Valley itself?

Sardar Aseff Ahmed Ali: The august House is aware that the 7th Round of Foreign Secretary-Level Talks between Pakistan and India was held in Islamabad on 1--3 January, 1994. During the talks most of time was devoted to detailed discussions on Jammu and Kashmir. Unlike the previous six rounds this was the first time that the focus and thrust of the talks was centered on Jammu and Kashmir. The position taken by the Pakistani delegation during the talks was as under:-

----- Pakistan asked India to take steps to effect tangible reduction in repression against the people of Indian-held Kashmir and to bring to an end the violations of human rights committed by the Indian army and para-military forces. In this re[illegible] ve listed the following specific meausres for easing of repression:

(a) De-induction of forces deployed in IHK.

(b) Removal of bunkers around the Hazaratbal Mosque;

(c) Release of Kashmiri leaders;

(d) End of indiscriminate fring; cordon and search operations; arbitrary arrests; detention and torture and custodial killings;rape and arson;

(e) Unhindered and unfetered acces to IHK by representatives of foreign government, parliament, media, especially the electronic media, and international relief and human rights organizations.

2. The 7th round of Foreign Secretary-level talks signifies an improvement on the previous rounds in that it comprised comprehensive discussions on all aspects of Jammu and Kashmir. India's publicly declared acknowledgement of the existence of the Kashmir problem and the need for its resolution was also significant diplomatic gain. However, the talks failed to achieve any headway on the core issue of Jammu and Kashmir. Moreover, India refused to give any assurance regarding the easing of tension or the tangible amelioration of the human rights situation in Kashmir.

3. Pakistan proposed that in case, as was evident, it was not possible for the bilateral process to make headway on the issue of Jammu and Kashmir, both side should consider other formats and third party forums for resolving the Kashmir problem. We pointed out that third parties's role had earlier helped in settling the dispute over the sharing of Indus river waters and demarcation of boundary in Rann of Kutch. The Indian side, in line with India's consistent position on third party role, stated that it would prefer to pursue the bilateral path.

Pakistan needed to ensure that the talks when resumed would

be held within a framework reflecting the aspirations of the people of Kashmir. Accordingly, Pakistan presented two non-papers to India on January 18, 1994. One non-paper relates to the "modalities for holding of a plebiscite in Jammu and Kashmir". This non-paper seeks to initiate a substantive dialogue with India on ways and means of conducting a plebiscite in Kashmir. The second non-paper relates to the " measures required to creat a propitious climate for peaceful resolution of the Jammu and Kashmir and other issues" The non paper enumerates the several measures to halt Indian repression in Kashmir which were conveyed to the Indian side during the recent talks i.e. deinduction of troops, release of Kashmiri leaders, access to human rights organizations to the Valley etc.

5. Pakistan is still awaiting India's response to the two non-papers. The recept of India's response to these non-papers is essential to ensure that a substantive and meaningful dialogue will take place in the resumed talks as : all aspects of Jammu and Kashmir issue: as jointly announced by India and Pakistan on 24 November 1993

6. The Government of India on 24 January, 1994 conveyed six "non-papers" on Line of Control, Siachen, the Wullar Barrage, Sir Creek, the recovening of Joint Commission and the additional confidence building measures. Although we have serious doubts about the seriousness and sincerity of the Indian non-papers, Pakistan conveyed its comments to these non-papers on 19 February, 1994. While conveying our comments, we expressed readiness to discuss the rescheduling of the tlaks after Ramadan, once India's response to our two non-papers regarding Kashmir is received and India has had an opportunity to study our comments and counter proposals.

7. The Government is aware of, and in fact shares, the

widespread disappointment and frustration at Pakistan over the failure of bilateral dialogue to initiate the progress of resolving Kashmir issue solely because of India's intransigent attitude. We believe that the failure of Foreign Secretary-level talks to move any headway on the central issue of Kashmir is entirely due to Indian obduracy. It will be difficult for Pakistan to schedule further talks with India at Foreign Secretary or other level unless there is a significant amelioration of the Human rights situation Kashmir. Meaningful and purposeful dialogue between Pakistan and India is not possible as long as the Indian forces persist in perpetrating atrocities against the Kashmiris.

8. I would like to once again reiterate on the Floor of this House that Pakistan desires to establish tension free and good neighbourly relations with India. However, an amicable settlement of the core issue of Jammu and Kashmir which had embittered Pakistan-India relations for four and a half decade is an essential pre-requisite for peaceful and cooperative relations between the two countries. While Pakistan is in favour of negotiated settlement of the Kashmir problem and other contentious issues, it cannot sustain the momentum of the dialogue in the absence of tangible improvement in the human rights situation in IHK.

Mr. Presiding Officer: Supplementary question?

Lt. Gen (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, with your permission may I first read out the question to you.

" Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether the Government intends to proceed with planned talks with India on the settlement of Kashmir issue despite the continued repression by the Indian in the Valley itself"

Mr Chairman this question was asked well in time before the talks were held with India and Indian Government continued to perpecuate the repression in Indian Held Kashmir and that is why this question was asked that whether the Government would still be going ahead with the talks despite the repression by India. Now, I have received a two-page reply which I have read twice but I have not found the answer yet with regard to the fact that whether they should have held talks or they should not have held the talks and the Minister for Foreign Affairs is not here. So, may I request that this question be deferred. When the Minister comes here then we can raise the supplementary questions.

Mr. Presiding Officer: Question deffered.

Syed Iqbal Haider: Sir, the absence of the Minister is not a problem, we are prepared but if the member himself wants to defer it we don't mind. The answer has already been given. Perhaps the honourable memeber has not read the answer with full application of mind.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, the statement made by the Law Minister is extremely derogatory. When I stated myself here that I have read the thing twice and if he thinks that he knows better English than I know then he can read out the answer and tell me where the answer lies and from which par. .aph.

Syed Iqbal Haider: Yes, Sir para 7.

The Government is aware of, and in fact shares, the widespread disappointment and frustration at Pakistan over the failure of bilateral dialogue to initiate the progress of resolving Kashmir issue solely because of India's intrasigent attitude. We believe that the failure of the Foreign Secretary-level

talks to make any headway on the central issue of Kashmir is entirely due to Indian obduracy. It will be difficult for Pakistan to schedule further talks with India at Foreign Secretary or other levels unless there is a significant amelioration of the human rights situation in Kashmir. Meaningful and purposeful dialogue between Pakistan and India is not possible as long as the Indian Forces persist in perpetrating atrocities against our Kashmiris.

What more anwser do you need?

Lt. Gen (Retd) Saeed Qadir: Yes, I will ask you just now what answer I need. Mr. Chairman, that is why I read the question. The question was that this situation which has been reported in paragraph 7 existed before the talks which were held last by the Government with the Indian delegation existed at that time . Did the Government not know at that time that the perpetuation of the atrocities is continually continued by India? When the delegation arrived here those atrocities were heavily being commmitted. Did the Government call off those talks because the Government should have known that the atrocities are not being suspended. Now, again we are being shown the *"sabaz bagh"* that next time we will hold talks only when this thing happens.

Now, I ask you when a government cannot even know this much that the atrocities are being committed round the clock, day and night and yet we welcome the delegation and hold talks with them. So, what sort of reply this is in para 7. That is why I read the question. Because the question was asked before the talks were held. So, the answer should have been at that time that we will not hold the talks, please don't come because you have not reduced the element of atrocities in the India. So, please don't try and say that the answer is there.

Mr. Presiding Officer: Honourable Minister for Law

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! ہم کسی خوش فہمی کا شکار نہیں تھے کہ انڈیا کے ساتھ ہونے والے مذاکرات سیکرٹری لیول پر جنوری میں جو ہونے ہیں وہ اس کے کوئی بہت ہی زیادہ مفید اور موثر اور مسئلے کو حل کرنے کے نتائج ملیں گے۔ ایسی کوئی خوش فہمی نہیں تھی۔ لیکن تمام دنیا میں ہے کہ باوجود اس حقیقت کے کہ ہمیں امید نہیں تھی لیکن مہذب ممالک جو ہیں مذاکرات کے راستے مکمل طور پر بالکل بند نہیں کرتے ۔ ہماری تو حکومت کا یہ رویہ ہے کہ فرنٹیئر میں (XXXXXXX) باوجود ہم ان جارحوں سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان سے بھی مذاکرات کرنے کے لئے تیار ہیں۔

Mr. Presiding Officer: These remarks are expunged.

سید اقبال حیدر۔ نہیں سر (XXXXXXX) آئین کا مذاق اڑایا جا رہا ہے اور قانون کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔

Mr. Presiding Officer: This is irrelavant to the question.

سید اقبال حیدر۔ کہا جا رہا ہے کارکنوں کو کہ وہ اسلحہ اٹھائیں۔

Is this irrelavant to the question?

سید اقبال حیدر۔ کہا جا رہا ہے کہ ٹانگیں توڑ دیں گے۔ ہم تو ان سے بھی مذاکرات کرنے کو تیار ہیں۔

Lt. Gen.(Retd.) Saeed Qadir: I must protest here Mr. Chairman that whereas we are discussing the Kashmir issue over here that the local political matter is being brought in by the Minister of Law of all the people. If it be a general issue then I can understand. But the Minister of Law should understand what the question is, and therefore my request is that he should restrict to the question of Kashmir only.

بحکم جناب پریزائیڈنگ آفیسر الفاظ (XXXXXX) حذف کر دیئے گئے۔

سید اقبال حیدر۔ جارح قوتوں کے ساتھ مذاکرات ہونے چاہئیں کہ نہیں ہم تو کہتے ہیں کہ مذاکرات ہونے چاہئیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ راجہ ظفرالحق۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ پچھلی دفعہ جب مذاکرات ہوتے تھے تو اس سے پہلے پاکستان نے ریزولیوشن اقوام متحدہ سے withdraw یا postpone کرایا تھا۔ اس دفعہ پھر جرمنی اور انگلینڈ کیا ان کے علم میں ہے کہ وہ پریشر ڈال رہے ہیں کہ آپ ہیومین رائٹس کمیشن کے اندر بھی ریزولیوشن نہ لائیں اور صرف آپ مذاکرات کریں۔ کیا یہ درست ہے؟

Mr. Presiding Officer: Honourable Minister for Law

سید اقبال حیدر۔ یہ بالکل مفروضہ ہے اور بالکل غلط ہے۔ اور ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ میں پوچھ رہا ہوں آپ کے علم میں ہے یا نہیں۔ یہ تو ایک حقیقت ہے۔

سید اقبال حیدر۔ میرے علم میں تو یہ بات ہے کہ ہماری حکومت ہیومین رائٹس کمیشن کے اندر پاکستان کی جانب سے پیش کردہ ریزولیوشن کو انتہائی جوش و خروش کے ساتھ کامیاب کرانے کے لئے کوشاں ہے اور ......

راجہ محمد ظفرالحق۔ میرا یہ سوال ہی نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ ......اس کے لئے ہم نے یہاں تک بھی پروگرام بنایا تھا کہ پارلیمانی نمائندوں کے گروپ جو ہیں وفود جو ہیں وہ ۲۵ ممالک میں جائیں۔ لیکن اسی وقت قومی اسمبلی کو ریکوزیشن کر کے......

راجہ محمد ظفرالحق۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں میرے سوال کا جواب دیں۔

سید اقبال حیدر۔ ......پارلیمانی وفود کو کشمیریوں کے حقوق کے بارے میں پوری دنیا کی رائے عامہ کو ہموار کرنے سے روکا گیا۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ اقبال حیدر صاحب میرے سوال کا جواب دیں۔

سید اقبال حیدر۔ میں نے جواب دے دیا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ نہیں سوال کا کوئی آپ نے جواب نہیں دیا۔

سید اقبال حیدر۔ سوال کا جواب یہ ہے کہ ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ نہیں نہیں ارادے کی بات نہیں ہے۔ ارادے کا میں نے نہیں پوچھا میں نے پوچھا ہے کہ کیا آپ کے علم میں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ کہ Human Rights Commission میں پیش کردہ قرار داد کو واپس لینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ بلکہ ہم تو اس کو پاس کرانے کے لئے کوشاں ہیں اور ہمارے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب جسٹس نسیم حسین شاہ صاحب بھی اسی مشن کے اوپر مختلف ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔ ہمارے تمام سفارتخانے پاکستان کے اس ریزولیوشن کی حمایت میں کوشاں ہیں کہ وہ ہماری حمایت کریں تاکہ یہ ریزولیوشن پاس ہو سکے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ یہ سوال کا جواب ہی نہیں ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ سوال دہرا دیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ سوال یہ ہے کہ کیا آپ کے علم میں ہے کہ جرمنی اور برطانیہ دونوں یہ باتیں اخبارات میں آ چکی ہیں کہ یہ دونوں آپکی قرار داد کی مخالفت کر رہے ہیں اور آپ کو کہہ رہے ہیں کہ صرف آپ مذاکرات کریں اور یہ قرار داد نہ پاس کریں۔

Mr. Presiding Officer: Honourable Law Minister.

سید اقبال حیدر۔ ہمارے اوپر کسی ملک کا کوئی پریشر نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ نہیں پریشر میں نے نہیں کہا کیا یہ مخالفت کر رہے ہیں؟

سید اقبال حیدر۔ ہو سکتا ہے کوئی بھی ملک مخالفت کر رہا ہو گا اس میں تو ان کو آزادی ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ آپ کو کوئی علم نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ وہ خود مختار ممالک ہیں جو مرضی آئے کریں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی علم نہیں ہے آپ کو۔

Mr. Presiding Officer: The Question Hour has come to an end.

141. *Mr. Fateh Muhammad Khan: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the services of Mr. Ashiq Hussain and his wife Farzana Chaudhry, teachers Pakistan College, Muscat, Sultanate of Oman, were terminated on 2-5-1992 without any complaint and fault on their part;

(b) whether it is also a fact that the Wafaqi Mohtasib vide judgement dated 31-1-1993 directed the Foreign Ministry/Embassy of Pakistan in Muscat to re-instate them in their services;

(c) whether it is further a fact that the Wafaqi Mohtasib also reminded the Ministry of Foreign Affairs on 22-5-1993 and directed the Ministry to intimate the position by 20-6-1993 to him, but no action was taken; and

(d) the time by which Mr. Ashiq Hussain and his wife Farzana Ashiq would be re-instated?

Sardar Asseff Ahmed Ali: (a) This is not true since the services of Mr. and Mrs. Ashiq Hussain were terminated on 2-5-1992 by the college manangement on disciplinary grunds after affording them due opportunity to explain/improve their conduct.

(b) Yes. It is a fact, however, the decision of Wafaqi Mohtasib is not enforceable in the private organizations which are established outside Pakistan on foreign territories and are not under the control of Government of Pakistan. This fact has since been confirmed by the Wafaqi Mohtasib in a judgement on similar case pertaining to Pakistan college, Jaddah, vide case No. RED. 1/16/93/7882 and

RED. I/2509/92/5575, dated 8th July 1993

(c) It is not true that no action has been taken. The fact is that the management of Pakistan College, Muscat apprised the Office of the Wafaqi Mohtasib that their decision to terminate the services of Mr. and Mrs. Ashiq Hussain was taken with lawful authority and as per terms of the contract.

(d) The concerned former teachers cannot be re-instated since the decision of the management of Pakistan College Muscat to terminate the services of Mr. and Mrs. Ashiq Hussain is lawful and when contested was up-held by the court of the Sultanate of Oman which had final jurisdiction in the case.

142. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Health be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government for the establishment of any hospital in Balochistan under the administrative control of the Federal Ministry of Health?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: There is no proposal under consideration for the establishment of any Hospital in Balochistan under the administrative Control of Federal Ministry of Health.

143. ***Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Health be pleased to state the steps taken by the Government to promote the Unani, Ayurvedic method of treatment in the country?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: The Government of Pakistan has taken the following steps to promote Unani and Ayurvedic method of treatment in the Country:-

(a) This system has been recognized through enforcement of the Unani Ayurvedic and Homoeopathic Practitioners Act, 1965;

(b) National Council for Tibb was set up under the Act referred to as above to provide for research in this system of medicine and to secure maintenance of an adequate standard of education in recognized Tibbia Colleges;

(c) The Federal Government provides Grant-in-aid to different recognized Tibbia Colleges.

(d) A Unani Research Unit has been established in the National Institute of Health, Islamabad.

(e) Allopathic Doctors have been allowed to impart education in relevant subjects in Tibbia Colleges;

(f) All the Provincial governments have been advised to taken to boost the Tibb-e-Unani.

144. * Malik Muhammad Hayat: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state the steps taken by the Government to implement the recommendations of the Senate Standing Committee meeting held on 18-10-92, regarding the career planning of Diploma Engineers and B-Tech Engineers?

Syed Iqbal Haider: According to the Rules of Business, the matters relating to Pakistan Engineering Council and other related engineering affairs do not fall within the purview of the ministry of Science and Technology. The matters relating to diploma engineers, B. Tech. (Hons.) and graduate engineers are dealt with by the Ministry of Water and Power.

The decisions of the Senate standing Committee, have therefore, been sent to the ministry of Water and Power for further necessary action.

145 *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Industries and

Pr :luction be pleased to stat-

(a) the total number of breweries in Pakistan engaged in brewing local and foreign brand liquors indicating also their annual production; and

(b) the total amount of foreign exchange paid by these to the foreign countries for brewing foreign brand liquor under their licences, indicating also the details of the amount paid by them during the last five years?

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: (a) There are two breweries in Pakistan. Their names and annual production are as under:-

Name	Annual Production
Quetta Distillery (Pvt.) Ltd.	60000 Cases during 1993.
Murree Brewary Company Ltd.	Installed capacity of 60000 bottles per hours of alcolic drinks (sold 23000 cases of all brands of Whiskies last year)

(b) No foreign exchange was paid.

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ میرا ایک ضمنی سوال تھا۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ اب تو وقت ختم ہو گیا ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ آپ مجھے اجازت دیں۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, point of information.

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ جی فرمائیں۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, a point of information. The Minister of Law has stated that the Chief Justice of Pakistan Mr.

Nasim Hassan Shah has gone to take up the case of Kashmir with various governments. Would the Minister of Law state that whether he has gone there on an official visit or private business.

Syed Iqbal Haider: Mr. Nasim Hassan Shah has gone on an official visit to solicit support for the struggle of Kashmiris and for the cause of Kashmiris and the stand of the Government of Pakistan on Kashmir.

جناب پریزائیڈنگ آفسر۔ بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید ۔ جناب میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جانتے ہوئے کہ ڈائیلاگ سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ یہ بھی جانتے ہوئے کہ ہندوستان صرف وقت کو طول دے رہا ہے اور یہ بھی جانتے ہوئے اگر نہیں جانتے تو میں یہ بھی بتا دوں کہ وہاں repression روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور وہ اس پوائنٹ تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ لوگ surrender کریں تو اس negociation کے علاوہ یا آپ نے دنیا میں جو وفود بھیجے ہیں یہ صحیح ہے یہ اچھا کام آپ کر رہے ہیں جو پراپیگنڈہ آپ کر رہے ہیں۔ پھر اس پر اکتفا کرنا کافی ہے اس کے علاوہ بھی آپ کچھ اور بھی material help for Kashmir کے لئے سوچتے ہیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ جناب۔ جی فرید اللہ صاحب۔

حاجی فرید اللہ خان۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ ہم کچھ دنوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ضمنی سوال کی آڑ میں یہاں تقاریر کی جاتی ہیں اور پھر آدھے سوالات ہمارے رہ جاتے ہیں۔ تو یہ ہمارے قاعدے اور رولز کے بالکل خلاف ہے۔ ضمنی سوال کو ضمنی سوال ہی ہونا چاہئیے۔ کیونکہ وہ تمام سوالات جو ممبر صاحبان کرتے ہیں وہ باقی رہ جاتے ہیں ان کے جوابات نہیں ملتے۔ تو میں یہ گزارش کروں گا کہ آئندہ کے لئے یہ خیال رکھا جائے کہ ضمنی سوال کی آڑ میں تقریر نہ کی جائے تو بہتر ہو گا۔ شکریہ!

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے اب تو ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ آئندہ دیکھا

جائے گا۔ رخصت کی درخواستیں ۔ جناب عالم علی لالیکا ناسازی طبع کی بناء پر گذشتہ ۴۸ اجلاس کے دوران مورخہ ۲۷ جنوری تا ۲ فروری اور حالیہ اجلاس میں مورخہ ۲ تا ۲۴ تاریخ کو شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ چوہدری شجاعت حسین نے طے شدہ مصروفیات کی وجہ سے آج مورخہ ۲۸ فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جناب یوسف تالپور صاحب نے یہ اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جی فرمائیے۔

حافظ حسین احمد۔ چیئرمین صاحب اور ڈپٹی چیئرمین صاحب کی کوئی درخواست ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ درخواست نہیں آئی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ یعنی بغیر رخصت کے ہیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ وہ دونوں آفیشل ڈیوٹی پر ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ ذیرہ بگتی آفیشل ڈیوٹی پر ہیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ کسی جگہ بھی جا سکتے ہیں۔ سینیٹرز کسی جگہ پر جا سکتے ہیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جی فرمائیے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید۔ میں نے ایک privilege motion دی ہے اب یہاں نہیں

آئی اور آج آخری دن ہے۔ Privilege motion اگر اس طرح لانے میں تاخیر کرتے ہیں یا delaying tactics کرتے ہیں یا اس کو consider نہیں کرتے تو پھر privilege motion کی جو اہمیت ہے وہ ختم کر دیں۔ جناب اخبار میں جو آیا ہے کہ

Behrawar has shuned the Government. He is a hypocrat, he is telling lies. What else you want?

(interruption)

Akhunzada Behrawar Saeed: Doctor Sahib, you are going beyond your means.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ وہ چیئرمین صاحب نے ایڈمٹ نہیں کی اس لئے نہیں آئی۔

Akhunzada Behrawar Saeed: You are that. You are that.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ تحریک التواء۔ تشریف رکھیں جناب۔ طارق چوہدری صاحب کی تحریک التواء ہے۔ وہ نہیں ہیں drop ہو گئی۔

سید اقبال حیدر۔ ڈیفر کر دیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ اگلی ہے حافظ حسین احمد صاحب۔

On a reported arrest of 20 Pakistanis on the charge of heroin smuggling.

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جی فرمائیے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! میری privilege motion ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ یہ تین ہیں ختم ہو جائیں گے تو آپ کی باری آئے گی۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ تو تین کے بعد کہاں باری آئی گی۔ ایک ہفتے سے delay کرتے آرہے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ adjournment motion پٹ نہیں ہے رہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب ان کی بھی adjournment motion ہے میری بھی adjournment motion ہے۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ آپ پوچھیں ان سے مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ حافظ صاحب کی بھی Adjournment motion ہے۔ حافظ صاحب کے تو روز ۱۵ Adjournment motion ہوتی ہیں۔ پتہ نہیں یہ کیا سیکرٹریٹ میں جادو کر دیتے ہیں۔ ان کی موشن ہمیشہ ٹاپ پہ آ جاتی ہے۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ اس کے بعد آپ کا۔ ان کا ۴۴ ہے' آپ کا ۴۲ ہے' بیچ میں ایک پروفیسر خورشید صاحب کا ہے' ایک قاضی حسین احمد صاحب کا ہے۔ اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب یہ معمولی ہے انشاء اللہ پانچ منٹ کے بعد ان کا نمبر ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ چلیں پھر میری اٹھا لیجئے اس کے بعد۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ جلدی ختم کر دیں۔

ADJOURMENT MOTIONS

i) PAKISTANIS WAITING FOR DEATH SENTENCE IN SAUDI ARABIA

حافظ حسین احمد۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔ روزنامہ "پاکستان" کے مطابق روزگار کے نام پر جانے والے ۲۰ افراد سے بھاری مقدار میں ہیروئن پکڑی گئی۔ عرصہ سے سعودی عرب جانے والوں پاکستانیوں میں سے چاہے وہ ملازمت کے نام پر یا عمرہ کے نام پر گئے ہوں وہاں ہیروئن کی برآمدگی کے بعد تقریباً اس وقت ۶۰۰ سے زائد مجرم اپنی سزائے موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ موجودہ کیس میں بھی اصلی مجرموں کو تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ جاری کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ جناب وزیر داخلہ صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseer-Ullah Khan Babar: Opposed.

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ Opposed جی فرمائیے حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین صاحب اس وقت تو صورت حال انتہائی اہم ہے۔ پاکستان کے مسلمان حجاز مقدس عمرہ کی ادائیگی کے لئے کئی کئی گھنٹے وہاں قطار میں کھڑے رہتے ہیں اور جو اصل جانے والے ہیں ان کو اب تک ویزا نہیں ملتا۔ لیکن جناب یہ پارلیمانی امور کے جو وزیر ہیں انہیں ذرا بٹھا دیں۔

(اس مرحلے پر جناب اعجاز جتوئی صاحب اقبال حیدر صاحب سے کوئی بات کر رہے تھے)

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ جی اقبال حیدر صاحب آپ تشریف رکھیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جواب دے دوں۔

حافظ حسین احمد۔ میں نے کچھ کہا نہیں ہے تو کس کا جواب دیں گے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ آپ کہہ رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ میں نے کیا کہا' آپ کیا جواب دیں گے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ کہ ان کو پناہ دی جا رہی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ آپ رٹے رٹائے جملے نہ کہیں۔

Mr. Presiding Officer: No cross talk.

حافظ حسین احمد۔ میری بات سنیں۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس وقت ۶۰۰ پاکستانی جن کو ہیروئن کی سمگلنگ کے الزام میں سعودی قوانین کے مطابق سزائے موت ہو چکی ہے اور وہ اپنی سزائے موت کی باری کا انتظار کر رہے ہیں اور وہ سعودی جیلوں میں اس وقت سڑ رہے ہیں۔ ان کے پاس پاکستانی پاسپورٹس ہیں' ان کے پاس پاکستانی شناختی کارڈ ہیں اور وہاں کی اور بین الاقوامی پریس میں یہ بار ہا چھپ چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اس کی پاداش میں لوگ عمرے کی ادائیگی کے لئے یا حج کے لئے جانا چاہتے ہیں ان کے ساتھ بھی

ناروا سلوک کیا جا رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہاں پہ پنچ کر ان کو کسٹرائیل دے کر اس قسم کے ایکسرے لئے جائیں اس سے بہتر یہ ہے کہ کیا پاکستان کے جو امیگریشن والے ہیں یا ان کے جو سیکورٹی کے حکام ہیں وہ یہاں سے ایسے افراد کو جانے نہ دیں۔ ان کے وہاں جانے سے پاکستان کی بدنامی ہو رہی ہے۔ اور پاکستان کا وقار مجروح ہو رہا ہے۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اسے اپوز نہیں کرنا چاہئیے تھا بلکہ اس پہ بحث ہونی چاہئیے اور تجاویز لینی چاہئیے تھیں پارلیمنٹ سے کہ وہ ایسے اقدامات کریں کہ اس شرمناک کاروبار کا تدارک ہو سکے اور پاکستان کا نام روشن ہو اور پاکستان کی بدنامی ہو چکی ہے اس کا بھی ازالہ ہو سکے۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ درست۔ وزیر صاحب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ مجھے پورا اتفاق ہے اس لئے کہ یہ باعث شرم ہے۔ یہ لوگ جاتے ہیں صرف سعودی عرب نہیں بلکہ باقی ممالک میں بھی اور پاکستانی پاسپورٹ carry کرنا تو آج کل بالکل گناہ ہے۔ جو بھی جائے کتنا باعزت شخص ہو اس کی تلاشی لی جاتی ہے۔

He is troubled quite considerably. But the fact is that people would go because they are poor, they are illiterate. Now in this case, what has happend is that someone attracted them into the bait that they are going to get employment. When they arrived at Peshawar airport and were checked by the ASF, from their baggage this heroin was recovered which is 4 kilograms. They were arrested and other people who were reponsible and who were behind them have also been arrested and there is going to be no let up as far as Pakistan Government is concerned. The measures we have taken is that we have put posters over there at the Airport warning all the passengers that if they carry this the sentence in Saudi Arabia is death. But if they continue to do that despite that whether it is for financial gains or because of illeteracy I mean they cannot be stopped. In addition we are also setting up screening machines there so that before they are

screened in Saudi Arabia they are checked and caught over there. they should be stopped in Pakistan itself. So, we are doing that some people caught in Peshawar and taken to the Lady Reading Hospital and capsule were recovered from their stomach. So we are taking all efforts and it will be an endeavour to stop it.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Yahya Bakhtiar Sahib on point of order.

Mr. Yahya Bakhtiar: If death sentence is for narcotics, does Islam permit it? Does Quran permit it? It does not. Then how can they have a Saudi Arabian Quranic Law?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I did not get the full question.

Mr. Yahya Bakhtiar: I am asking Sir, that you are saying death is the sentence for carrying narcotics. I say: do they have Islamic Law in Saudi Arabia or not?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Yes. I believe th.. do.

Mr. Yahya Bakhtiar: Then, does the Quran permit?

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ حافظ صاحب سے پوچھیں یا قاضی صاحب سے پوچھیں، مجھے تو اس کا اتنا علم نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار۔ آپ ان سے پوچھیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ حافظ صاحب، آپ ان کا جواب دیں۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, my point is to take it up with the Saudi Government.

Mr. Presiding Officer: Hafiz Hussain Ahmed Sahib.

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! مجھے پہلے وزیر داخلہ صاحب یہ بتا دیں کہ میری تحریک التواء کی وزیر داخلہ صاحب نے مخالفت تو نہیں کی۔ یہ تو انہوں نے کہا کہ واقعی یہ مسئلہ ہے اور ہمارے لئے باعث شرم ہے' اور اس کا تدارک ہونا چاہئیے' میں نے یہی گزارش کی تھی کہ اس کا تدارک کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ۶۰۰ پاکستان' سیکورٹی والوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یا ان کی جیب گرم کر کے وہ پہنچ چکے ہیں' اور وہاں پکڑے گئے ہیں اور کتنے ایسے بھی ہیں جن کو سعودی حکومت بھی نہیں پکڑ سکی ہو گی۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کیس میں بھی حسب دستور سمگلر فرار ہو گئے' جو اصل مجرم ہیں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ میں نے ان کی موشن کی مخالفت اس لئے کی ہے کہ ان کا آخری فقرہ جو ہے' اس میں یہ کہتے ہیں" موجودہ کیس میں بھی اصلی مجرموں کو تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے" یہ آپ کا آخری فقرہ ہے۔ Which you have concluded۔

حافظ حسین احمد۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ اس کو "Oppose" کر رہے ہیں۔ یہ بھی ایک " تحفظ " کا طریقہ ہے۔ میں دوبارہ ڈاکٹر شیر افگن صاحب سے کہوں گا کہ آپ اس مسئلہ کو ہاؤس میں زیر بحث لائیں' یہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ محترم چیئرمین صاحب! یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے' بیرون ملک آپ چلے جائیں تو آپ کو احساس ہو گا۔ ابھی ہم جناب فاروق لغاری صاحب کے ساتھ گئے تھے۔ ریاض میں باقاعدہ ہمارے پاس پاکستانی روتے ہوئے ہمارے پاس آئے۔ ان کے وفود ملے اور وہاں کے جو سفیر صاحب تھے' انہوں نے بھی کہا کہ خدا کے لئے اس کا تدارک کیا جائے ' ہم یہاں سر اٹھانے کے قابل نہیں رہے ۔ اور ہمارے وزیر داخلہ صاحب اسے Oppose کر رہے ہیں' میں کہہ رہا ہوں کہ پارلیمنٹ میں اس پر بحث ہونی چاہئیے۔ تاکہ اس کے متعلق ایک لائحہ عمل طے کیا جائے اور پارلیمنٹ کے اراکین سے تجاویز لی جائیں اور ان پر عمل کیا جائے۔ تاکہ یہ مذموم کاروبار بند ہو۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I am sorry if I have been misunderstood.

میں نے اس کے لئے کہا تھا۔ کیونکہ last فقرہ جو ان کا ہے اس میں یہی کہا گیا تھا کہ ان کو

تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔ I had to clarify now۔

حافظ حسین احمد۔ تو وہ فقرہ میں واپس لیتا ہوں۔ باقی تحریک التواء آپ قبول کریں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جی۔ حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ ٹھیک ہے جی' اسے آپ admit کر لیں۔ میں وہ فقرہ واپس لیتا ہوں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar. Then I have no objection.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ یہ معاملہ بہت اہم ہے۔ اور حکومت اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہی ہے کہ ان لوگوں کو نہ جانے دیا جائے۔ لیکن ۱۲ کروڑ کی آبادی میں اتنی ہیروئن اور نارکوٹکس آ گئی ہے تو کچھ لوگ نکل بھی سکتے ہیں اور اس میں حکومت کا بھی فرض ہے اور علماء کرام کا بھی فرض ہے کہ وہ لوگوں کو نصیحت کریں کہ وہ ایسے برے کام نہ کریں۔ میں یہ تجویز کروں کہ وزیر صاحب اس پر ایک کمیٹی بنا دیں اور اس کمیٹی میں اس پر بحث کر لیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب یہاں اس پر بحث کریں۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ یہاں پر بحث کر لیں یا کمیٹی میں کر لیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

حافظ حسین احمد۔ میرے خیال میں اس پر بحث سے پورے ہاؤس کو محروم نہ رکھیں اس لئے یہاں ہی اس پر بحث کی جائے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ ٹھیک ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے' ہماری جو ایک Standing Commmittee بنی ہے اس میں اس کو refer کر دیتے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں' میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر آپ اسے منظور کر کے اس پر بحث کریں اور یہ بحث اس ہاؤس میں ہو تو بہتر ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ خان بابر۔ کمیٹی میں اس پر بحث ہو چکی ہے لیکن اگر ہاؤس چاہتا ہے کہ اس پر بحث کرے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا! حکومت کی طرف سے بھی اس کو oppose نہیں کیا جا رہا ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے کہ اسکو بحث کے لئے متعلقہ کمیٹی کو refer کرتے ہیں۔ اگلی آئٹم: پروفیسر خورشید صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ وہ نہیں ہیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ قاضی حسین احمد صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔جناب والا! جو کل commit کیا تھا اس پر ابھی تک----

ii) TEACHER'S STRIKE IN ISLAMABAD AND CLOSURE OF SCHOOLS FOR SUMMER VACATIONS

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ پروفیسر خورشید احمد نہیں قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک التواء پیش کرتا ہوں فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد کے تحت چلنے والے ۵۰۰ سے زائد پرائمری و ہائی اسکولز کے اساتذہ نے اپنے مطالبات اور ڈائریکٹر جنرل ایجوکیشن کے رویہ کے خلاف گذشتہ دو ہفتوں سے جاری چاک چھوڑ ہڑتال کے بعد جب کلاسوں کے مکمل بائیکاٹ کا آغاز کیا تو فیڈرل ایریا کے تمام اسکولز موسم بہار کی تعطیلات کے بہانے قبل از وقت اور اچانک بند کر دیئے گئے اسی ہفتے کے دوران تمام اسکولوں میں سالانہ امتحانات بھی ہونے والے تھے جس سے ایک طرف تو بچوں کے والدین اور بچے پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں دوسری طرف ہزاروں وفاقی اساتذہ بھی جو اپنے جائز مطالبات منوانے کے لئے ہڑتال پر ہیں محکمہ تعلیم کے رویہ سے سخت مایوس ہو گئے ہیں۔ اس اہم مسئلے کو سینٹ کی معمول کی کارروائی روک کر فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

Syed Khurshid Ahmed Shah: Opposed.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ قاضی صاحب نے فرما دیا ہے۔

قاضی حسین احمد۔ میں اس پر ذرا بولنا چاہوں گا۔ جناب چیئرمین! حکومت کا رویہ تعلیم کے بارے میں بہت ہی نازیبا ہے اور ہمارے ملک کے اساتذہ بہت ہی مظلوم ہیں اور وہ اگر اپنے جائز مطالبات سامنے لانے کے لئے کوئی راستہ اختیار کرتے ہیں کیونکہ اس ملک میں کسی کی فریاد سنی تو نہیں جاتی جو بے زبان ہے جس کے پاس کوئی قوت نہیں ہے۔ اساتذہ اس طرح کی ایک مخلوق ہے اس کی ویسے تو آواز نہیں جاتی مجبور ہوتے ہیں ہڑتال پر اور اس طرح کے حربوں پر حالانکہ حکومت کا فرض ہوتا ہے کہ لوگوں کے جو مطالبات ہیں ان کا وہ جائزہ لیں اور جو ان کا مبنی بر انصاف مطالبہ ہے اس کو ان کے احتجاج اور ہڑتال سے پہلے ہی حل کرے۔ لیکن مختلف طریقے اختیار کرنے کے بعد جب وہ delegation بھیجتے ہیں تب وہ اس پر مجبور ہوتے ہیں اب یہ کیا طریقہ ہے۔ انہوں نے ہڑتال کا نوٹس دیا اور آپ نے تمام سکولوں میں چھٹی کر دی۔۔۔۔۔

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین صاحب! میری معلومات کے مطابق ایک تحریک التواء ایڈمٹ ہونے کے بعد مزید کسی تحریک التواء پر بحث نہیں ہو سکتی۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ نہیں وہ ڈسکشن کے لئے میں نے کہا ہے ویسے آپ کی تحریک رول آؤٹ کر دی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ میں آپ کی رولنگ چاہوں گا۔ کیا تحریک التواء پر بحث ہو سکتی ہے؟

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ اس پر explanation وزیر داخلہ نے دے دی ہے اس کے بعد آپ کی یہ تحریک کمیٹی کو refer کر دی گئی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ ڈسکشن کے لئے کمیٹی میں لا سکتے ہیں اور وزیرداخلہ کی وضاحت کے بعد اس کو رول آؤٹ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے میں نے قاضی صاحب کو کہا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میں احتجاج کرتا ہوں آپ اپنے فیصلے کو توڑ رہے ہیں آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں آپ نے اسے ایڈمٹ کیا ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ میں نے یہ کہا ہے کہ کمیٹی میں اسے ڈسکس کریں لیکن یہاں رول آؤٹ کر دی ہے۔ اس سے ایک ہی قرار داد آئی تھی۔ آپ کی رول آؤٹ کر دی ہے اب قاضی صاحب کی دیکھیں رول آؤٹ ہوتی ہے یا نہیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میں اس پر احتجاج کرتا ہوں اور واک آؤٹ کرتا ہوں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ آپ نے ابھی فیصلہ دیا تھا آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں۔ میں اس پر تحریک استحقاق دے رہا ہوں تاکہ جو آپ کی آواز ہے اسے چیک کیا جائے اس میں آپ نے اسے رول آؤٹ کیا تھا یا اسے ایڈمٹ کیا تھا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ایڈمٹ نہیں کیا۔

حافظ حسین احمد۔ ٹھیک ہے۔ میں اس پر واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر حافظ حسین احمد ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ قاضی صاحب فرمائیے

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! میں یہی گزارش کرتا ہوں کہ یہ یہاں کم از کم اسلام آباد کے جو سکول ہیں ان کو ایک مثال ہونا چاہئیے یہاں کے اساتذہ کے ساتھ جو سلوک ہے اس کو مثالی ہونا چاہئیے اور بالکل ہماری ناک کے نیچے اسلام آباد کے اندر اگر یہ صورت حال ہے کہ ہمارے سارے بچے پریشان ہیں ان کے والدین پریشان ہیں ان کے اساتذہ پریشان ہیں تو یہ فوری طور پر ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر یہاں بات ہونی چاہئیے اور اس پر ہمیں سینٹ میں بحث کرنی چاہئیے۔ اگر ہم اپنے شہر کے بچوں اور اس کے والدین اور اس کے اساتذہ کے بارے میں اور تعلیم جیسے اہم شعبے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے تو یہ بہت افسوسناک بات ہو گی۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جی وزیر تعلیم۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیم سے بڑھ کر کوئی اور اہم بات نہیں ہو سکتی خاص کر کے ہمارے جیسے ملکوں میں اور یہ قابل افسوس بات ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر strike پر چلے جانا اور ہمارے بچوں کو اور ان کے والدین کو پریشان کرنا اساتذہ کو زیب نہیں دیتا۔ میں نے اس کو اسلئے oppose کیا ہے کہ ہم ان سے بات کر

رہے ہیں ہماری وزارت ان سے بات کر رہی ہے ان سے کس حد تک بات چیت ہوئی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اساتذہ کو strike پر نہیں جانا چاہئیے تھا کیونکہ بچوں کے امتحانات سر پر ہیں۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ طالب علم اساتذہ کے لئے اپنے بچوں کی مانند ہوتے ہیں۔ اور کوئی بھی والدین یہ نہیں چاہتا کہ اس کا بچہ تعلیم کے زیور سے محروم رہے یا تو اساتذہ یہ کہیں کہ ان کے سٹوڈنٹ ان کے اپنے بچے نہیں ہیں صرف وہ پڑھاتے ہیں ان کی تنخواہیں لیتے ہیں اور بس۔ ان کے جو جائز مطالبات ہیں حکومت ان کو بالکل تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے اور کرے گی۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ اس ملک میں تعلیمی معیار کو بڑھانے کے لئے جو اساتذہ کی جائز ڈیمانڈز ہیں ان کو تسلیم کیا جائے۔ صرف فیڈرل گورنمنٹ کے نہیں سارے ملک میں جو بھی ان کے جائز مطالبات ہیں حکومت ان کو ماننے کے لئے تیار ہو گی۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! یہ بات صحیح ہے کہ بچے ہیں اساتذہ کے ' لیکن یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اساتذہ اور ان کے بچوں سب کے بارے میں ایک منصفانہ رویہ اختیار کرے ' صرف یہ کہنا کہ یہ ان کے بچے ہیں اس لئے وہ بھوکے رہیں' بھوکے لوگ بچوں کو نہیں پڑھا سکتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی جو جائز ضروریات ہیں وہ پوری ہوتی رہیں تاکہ ٹھیک طریقے سے بچوں کو پڑھا سکیں یہ حکومت کی ذمہ داری ہے یہ نکتہ پر دبہ ہے کہ انہوں نے ہڑتال کا نوٹس دیا تو انہوں نے سارے سکولوں کو چھٹی کر دی کہ چلو گھر چلے جاؤ یہ تو حکومت نے زیادتی کی ہے بچوں کو امتحانات کے دنوں میں گھر بھیجنا' سکولوں کو بند کرنا یہ کون سا انصاف ہے یہ کون سا طریقہ ہے کسی کے جائز مطالبات کو نظر انداز کرنے کا یہ کون سا طریقہ ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب میں قاضی صاحب کو بتا دوں کہ ان کا کوئی بڑا فنانشل مطالبہ نہیں ہے کہ ان کی تنخواہیں بڑھائی جائیں ' ان کا four tier system ہے' جیسے 20,19, 18,17 وہ کہتے ہیں کہ ہمیں 16 سے بھی کیا جائے۔ اب یہ ان کا پیٹ کا مسئلہ نہیں ہے۔ ان کی انا کا مسئلہ ہے اگر ہم 16 سے لے کر five tier system کر دیں تو پھر ہمیں سارے پنجاب ' سندھ ' فرنٹیئر اور بلوچستان کے اساتذہ بھی کہیں گے اس لئے ہمیں ان چاروں صوبوں کو بھی دیکھنا ہے۔ اگر ان کا مطالبہ یہ ہو کہ ڈی جی ایجوکیشن کو نکال دیا جائے یہ مطالبہ آپ تسلیم کریں گے۔ قاضی صاحب! یہ ہم اور آپ سب کی ذمہ داری ہے کہ تعلیم کے میدان میں ہم

سیاست سے ہٹ کر ایمانداری کے ساتھ ان کی خدمت کریں۔ یہ اساتذہ اور بچوں کا کام نہیں politicians کا بھی کام ہے کہ ایمانداری کے ساتھ وہ چیز کریں جو ملک کے مفاد میں ہو اور میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ جو ان کے جائز مطالبات ہیں وہ ہم نے یا تو منسٹری آف فنانس سے take up کیا ہوا ہے' یا ہم ان کو consider کرنے کے لئے تیار ہیں اور میں نے اپنی منسٹری سے کہا ہوا ہے کہ آپ ان سے پھر بات کریں جو ان کے جائز مطالبات ہیں' میں وعدہ کرتا ہوں فلور آف دی ہاؤس پر کہ جو ان کے جائز مطالبات ہیں ہم پورا کریں گے یہ ہمارا فرض بنتا ہے۔ اور چونکہ یہ فرض بنتا ہے اس لئے ہم پورا کریں گے جو جائز نہیں ہوں گے وہ ہم نہیں کر سکتے ہیں۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ ان کی انا کا مسئلہ ہے میں کہتا ہوں انا نہیں ہے' ہمیں استاد کو عزت دینا چاہئیے' استاد کو status دینا چاہئیے' اس کو معاشرے میں باعزت مقام دینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے بجٹ میں آپ دیکھ لیں جو percentage تعلیم پر آپ خرچ کرتے ہیں دنیا کی کم از کم فیصدی میں سے ہے' جو یونیسکو نے آپ کو کہا ہے اس کے نصف سے بھی کم ہے' اس کی سفارش اس نے کی ہے۔ اس طریقے سے ہمارے ہاں پرائمری استاد کی اور دوسرے اساتذہ کی' جو تمام استاد ہیں ان کا کوئی status نہیں ہے۔ اس کا کوئی عزت کا مقام نہیں ہے۔ اور ہمارے ہاں تعلیم ignored ہے' 75 فیصد لوگ آپ کے ناخواندہ ہیں۔ اور اس میں قابل شرم بات ہے کہ اقراء سرچارج ہم نے تعلیم کے نام پر نافذ کیا اور اس کو دوسری مدات میں ہم نے خرچ کر دیا۔ جو تعلیم کے نام پر ہم نے سرچارج لیا اس کو بھی دوسرے کھاتوں میں ڈال دیا یہاں پر انتظامیہ سب کچھ دبوچ لیتی ہے' سب خرچ کر دیتی ہے' اور جن کے پاس اختیارات ہیں جو ایگزیکٹیو میں ہیں وہ تمام چیزیں خود صرف کرتے ہیں' میں خورشید شاہ صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ وہ اگر واقعی concerned ہیں' ان کا خیال ہے کہ بچوں کی اور تعلیم کی تو یہ test case اسلام آباد کا' آپ پنجاب میں بھی کر لیں' سارے ملک میں بھی کر لیں' یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اساتذہ کی ضروریات پوری کریں' ان کو status دیں' اس میں کوئی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کہ پھر تو سارے ملک میں بھی کرنا پڑے گا۔ اساتذہ کے مطالبات ہیں' ان کو status دینے کی ضرورت ہے' تعلیم کو عام کرنے کی ضرورت ہے' اچھے جو لوگ ہیں' معاشرے کا جو قابل عنصر ہے اس کو teaching کی طرف کھینچنے کی ضرورت ہے' اس کو پرکشش بنانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے آپ کو اس میں گھبرانے کی

کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہاں پر کریں تو پھر سارے پنجاب میں کرنا پڑے گا اور سارے ملک میں کرنا پڑے گا۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب والا! میں ایک بات تو واضح کر دوں کہ آپ نے کہا کہ ہمارے ہاں ایجوکیشن میں شرح کم سے کم فیصدی ہے' no doubt, Qazi Sahib is very much right بلکہ صحیح کہتے ہیں۔ ماضی میں unfortunately ایجوکیشن پر ان لگایا گیا' جو نہیں لگانا چاہیے تھا' اور میں بڑے فخر سے کہتا ہوں کہ ہماری حکومت نے ایجوکیشن کو اس مرتبہ top periority دی ہے اور ہم اس کے بجٹ میں بہت بڑا اضافہ کر رہے ہیں' کیونکہ جس ملک کی ایجوکیشن نہیں ہے' میں سمجھتا ہوں وہاں جمہوری نظام بھی نہیں چل سکتا۔ یہ یہ احساس ہے۔ مگر جہاں تک آپ کا کہنا ہے' اس میں 92ء میں ان کے مطالبات تسلیم کئے گئے' ایک سال بیچ میں گزرا' اور پھر ابھی یہ نئے مطالبات آ گئے ہیں۔ قاضی صاحب میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ کے پاس ٹائم ہو' آپ آئیں' آپ اگر ایمانداری کے ساتھ سمجھتے ہیں کہ یہ مطالبات ان کے جائز ہیں' ہم ماننے کے لئے تیار ہیں' آئیں بیٹھیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ جائز مطالبات کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! میں نہیں سمجھتا کہ ان کے مطالبات ناجائز ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ignored ہیں بالکل' ان کو نظر انداز کیا گیا ہے اساتذہ کو۔

سید خورشید احمد شاہ۔ قاضی صاحب کو تو میں دعوت دیتا ہوں' آپ آئیں ان کے ساتھ بیٹھیں' اور-------

قاضی حسین احمد۔ آپ مجھے کیوں بلاتے ہیں' ان کے نمائندے موجود ہیں' آپ ان کے ساتھ negotiate کریں' آپ اساتذہ سے negotiate کریں' میں تو یہاں آیا ہوں' میں تو یہاں بیٹھا ہوا ہوں' میں تو یہاں بات کر رہا ہوں' آپ کا تعلق ہے ان لوگوں سے بات کریں۔ آپ ان کو بلائیں' ان کے نمائندوں کو بلائیں' ان کے ساتھ بیٹھیں' ان کے ساتھ بات کریں' ان کے ساتھ discuss کریں' میں تو یہاں ہر وقت موجود ہوں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ قاضی صاحب آپ آ جائیں' میں آپ کو دعوت دیتا ہوں۔

قاضی حسین احمد۔ نہیں میں تو ہر وقت آپ کے ساتھ ہوں، آپ انجمنوں کے نمائندوں کو بلائیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حقیقت ہے کہ ماں باپ جو ہمارے ہیں وہ ہمیں زمین پر لا کھڑا کرتے ہیں، اور استاد جو ہوتا ہے، جو ٹیچر ہوتا ہے وہ ہمیں زمین سے آسمان تک پہنچاتا ہے، یہ حقیقت ہے no doubt ہم آج جس جگہ کھڑے ہیں یہ ہمارے استاد کی، ہمارے ٹیچر کی مہربانی ہے جو آج ہم یہاں کھڑے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ماں باپ سے زیادہ عزت اور احترام استاد کا ہونا چاہیئے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ تو وزیر صاحب آپ ان کے جائز مطالبات ماننے کے لئے تیار ہیں۔

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! آپ ان سے کہیں کہ وہ ان کو بلائیں، ان کے نمائندوں سے negotiate کریں گے، آپ یہ یقین دہانی کرائیں کہ وہ negotiate کریں گے ان کے نمائندوں کے ساتھ۔ اور سکولوں کو واپس کر دیں گے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ چیئر میں یہ بھی کہتا ہوں کہ arbitrators آجائیں، اور میں اساتذہ کو بھی اپیل کرتاہوں اس فلور سے کہ .... For God sake وہ سکولوں میں آجائیں ان کے جو جائز مطالبات ہیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ ان کو پورا کروں گا سکولوں میں آجائیں ان کے بچے ہمارے بچے ان کے بچے ہیں، اپنے بچوں کی تعلیم کا نقصان نہ کریں یہ اپیل کرتا ہوں میں فلور آف دی ہاؤس پر۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ قاضی صاحب پریس کریں گے؟

قاضی حسین احمد۔ جناب چیئرمین! آپ ان سے کہیں کہ وہ negotiate کریں ان کے ساتھ ان کو بلائیں یقین دہانی کرا دیں کہ negotiate کریں گے۔ آپ ان کو کیوں بور کرتے ہیں کہ پہلے آجائیں پھر بات کریں گے آپ وہ باعزت معزز لوگ ہیں ہمارے اساتذہ ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ ان کو کہیں کہ negotiate کریں ان کے ساتھ۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے وہ initiate کریں گے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں تو آپ کو بھی دعوت دے رہا ہوں۔ دعوت نہ آپ ٹھکرایا کریں۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ اگر آپ اجازت دیں تو جناب میں درخواست کرتا ہوں وزیر موصوف سے میں درخواست کرتا ہوں ۔ یہ قاضی صاحب کا ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ ایک ایجوکیشن ادارے کا معاملہ ہے ان کے نمائندے ہیں ان کو بلائیں ان سے افہام و تفہیم کریں ان کا کوئی ذاتی معاملہ ہے کہ---------

سید خورشید احمد شاہ۔ بڑے دکھ کی بات ہے کہ اتنی دیر سے میں بات کر رہا ہوں------

جناب محمد ابراہیم خان۔ یہ تو سینٹ میں ہوتے ہیں یہ تو سینٹ میں رہتے ہیں ان کی تحریک التواء ہے۔ اس پر تو وہ پھر بھی بات کریں گے۔ آپ ان کے نمائندوں سے بات کیوں نہیں کرتے۔ وہ بار بار کہتے ہیں کہ قاضی صاحب آئیں ان کا اپنا پرسنل معاملہ نہیں ہے یہ اساتذہ کا معاملہ ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ بڑے دکھ کی بات ہے عمر ماروی کا قصہ ختم ہو گیا اور پوچھتے ہیں عمر ماروی کون تھے۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ ہمیں کیا معلوم ہے عمر ماروی کون ہے؟ کیا معلوم جب کوئی بات ہو تو ہمیں پتہ چلے۔ کون ہے عمر ماروی یہ سینٹ تو نہیں جانتا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ابراہیم صاحب بیٹھیں۔ جی جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ On point of order.

Mr. Ejaz Ali Khan Jatoi: According to the rules and procedure of the House,

ایڈجرن موشن کے لئے آدھا گھنٹہ رکھا جاتا ہے میرا خیال ہے کہ وہ ختم ہو گیا ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ قاضی صاحب آپ پریس کریں گے!

قاضی حسین احمد۔ یقین دہانی کرائی ہے۔ انہوں نے کہ وہ ملیں گے بات کریں گے اور ان کے مطالبات پورے کریں گے۔ اس لئے میں پریس نہیں کرتا۔

Mr. Presiding Officer: Ruled out

سید خورشید احمد شاہ۔ یو جائز مطالبات ہیں۔

قاضی حسین احمد۔ جائز کا فیصلہ آپ تو نہیں کریں گے

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ اچھا جی not pressed جتوئی صاحب آپ کا موشن۔
آپ کا موشن ہے۔

iii) ALLEGED DEMAND OF SEPARATE PROVINCE FOR MOHAJIRS.

Mr. Ijaz Ali Khan Jatoi: I beg to move adjournment motion regarding a matter of utmost public importance and recent occurrence as reported in daily 'IBRAT' of 14th February, 1994. It says in meeting of MRC and MQM. It was demanded by the so-called Mohajirs to divide Sindh into two parts and the so-called Mohajirs should be given a separate province.

It is, therefore, requested that motion be taken out of turn for discussion in the House.

Mr. Presiding Officer: Is it being opposed?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: We have no objection to it being discussed.

حافظ حسین احمد۔ میں بھی mover ہوں اس تحریک کا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ بھی سپورٹ کرتے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ میں بھی سپورٹ کرتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: It is admitted for discussion.

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ شروع کر دوں میں یا آپ اسکو ایڈمٹ کر رہے ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ سر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ فضل آغا صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

سید محمد فضل آغا۔ گزارش یہ ہے کہ آج تو آپ کی مہربانی سے کوئی ایک گھنٹے سے زیادہ ایڈجرن منٹ موشن کو ہم چلاتے رہے ہیں تو میری یہ گزارش تھی اس دن میں نے آؤٹ آف ٹرن گزارش کی تھی کہ یہ جو انجینئر صاحبان کو پاک پی ڈبلیو ڈی سے ریلوے سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ سے نکلنے کی جب بات ہو رہی ہے تو میری گزارش ہے کہ اس کو بھی اگر دو منٹ کے لئے take up کیا جائے تو کوئی بری بات نہیں۔ اس لئے کہ آپ نے آج بڑی مہربانی فرمائی ہے اور وہ بہت ضروری ہے انجینئرز کو نکال رہے ہیں۔ پاک پی ڈبلیو ڈی سے بھی اور ریلوے سے بھی۔ اگر اس کو بھی آؤٹ آف ٹرن لیا جائے تو بہت مہربانی ہو گی۔

جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ رول کے مطابق [illegible] ایک ایڈمنٹ ہو گیا تو دوسرا نہیں آ سکتا یا تو آپ اس کو ایڈمٹ کر کے اس کو [illegible] ہیں دوسرا نہیں آ سکتا جناب چیئرمین۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ہاں وہ ایک ہی آسکتا ہے۔ آغا صاحب اگر یہ (rule out) ہو جائے تو پھر آپ بات کر سکتے ہیں۔ رول آؤٹ نہیں ہوا ہے اس [illegible] کو چلنے دیں۔

سید محمد فضل آغا۔ میں چیلنج نہیں کر رہا ہوں [illegible] کو سر میری گزارش ہے کہ آج تو اس ہاؤس نے بڑی مہربانی کی ہے آپ نے بھی کی اور treasury benches نے بھی کی۔ ہم نے رول کو بالکل بالائے طاق رکھا ہے پہلی ایڈمنٹ ہوئی پھر دوسری ہم نے take up کی اور دوسری ایڈمنٹ ہوئی اب تیسری take up کر دی ہے اب سر اگر یہ بھی take up کر لیں تو کیا بری بات ہے.......

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جی جتوئی صاحب آپ شروع کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جی پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جی ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں جی اگر اجازت ہو

تو میں ایک statement دینا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! ایک مسئلہ جو ضروری ہے اور وہ ۲۷ اسسٹنٹ انجینیئرز پاک پی ڈبلیو ڈی میں جو کافی عرصہ سے ملازم رہے تھے ان کو ملازمت سے نکال دیا گیا ہے اور اس ضمن میں ہمارے سینیٹ میں بھی ممبر صاحبان کو اور دوسروں کو بھی اس صورت حال سے پریشانی لاحق ہوئی تھی کہ انہیں غیر قانونی طور پہ نکالا گیا ہے لیکن انہیں غیر قانونی طور پہ نہیں نکالا گیا بلکہ اس مسئلے نے بڑی طوالت اختیار کی ان کو جو ایڈہاک پہ تھے ان کو کھپانے کے لئے وزیر اعظم اور کابینہ نے بھی فیصلہ دیا لیکن اس فیصلہ پہ بھی عمل درآمد نہ ہو سکا کیونکہ مسئلہ یہاں تک اٹک گیا کہ بہت سارے دوسرے سب انجینیئرز جو پبلک سروس کمیشن کے پاس گئے ان کی سلیکشن ہوگئی اور جو پاک پی ڈبلیو ڈی کے سب انجینیئرز تھے ان کو بھی دو دفعہ چانس دیا گیا لیکن بدقسمتی سے ان میں سے صرف ۲ سب انجینیئرز کوالیفائی کر سکے اور پبلک سروس کمیشن سے سلیکٹ ہو سکے بقیہ باقی کے سارے فیل ہو گئے اب پھر بھی حکومت پاکستان نے حتیٰ کہ سابق وزیر اعظم اور کابینہ نے بھی کوشش کی کہ کسی طریقہ سے یہ لوگ adjust ہو جائیں اور انہوں نے قانون سازی کی بھی کوشش کی لیکن legislation نہ لائی جا سکی اس کے بعد جو پبلک سروس کمیشن میں selected تھے وہ وفاقی محتسب کے پاس گئے اور وہاں سے فیصلہ لیا اور وفاقی حکومت کو وہ فیصلہ دلوایا کہ ان کو ہر حالت میں جگہ دی جائے چونکہ وہ حقدار ہیں انہوں نے پبلک سروس کمیشن سے selection حاصل کی ہے لہذا وفاقی محتسب نے دو دفعہ حکومت پاکستان کو حکم دیا کہ ان کو جگہ دی جائے وہ حقدار ہیں وہ select ہو چکے ہیں ایڈہاک ملازمین کو terminate کر دیا جائے میرے پاس سارا ریکارڈ بھی ہے اور ساری صورت حال بھی ہے کہ کن بنیادوں پہ ان (ایڈہاک ملازمین) کو terminate کر دیا گیا ہے اور اس میں مجبوری ہے قانون قاعدے کی بلکہ اسٹیبلشمنٹ سے بھی clarification ہوئی تو وہ بھی مجبور تھے انہوں نے کوشش کی کہ جو ایڈہاک ملازمین ہیں ان کو کسی طرح سے اکاموڈیٹ کر لیا جائے لیکن اکاموڈیٹ کرنے کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے اس وجہ سے وہ terminate ہو گئے اور پھر جب کبھی بھی کوئی وہاں پہ پوسٹ ہوئی تو ان کو بھی بھرتی کیا جا سکے گا اس سے قبل کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ۔ جی آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے بڑی خوبصورتی سے پبلک سروس کمیشن کا دہ دقت منتخب کی اہمیت بتانے کی کوشش کی لیکن یہ ساڑھے پانچ سو کوالیفائیڈ انجینئرز ہیں جو گذشتہ چار چھ سال کے عرصہ سے گورنمنٹ کے مختلف ڈیپارٹمنٹ میں کام کر رہے ہیں اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے دور میں بھی یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اتنے لمبے عرصے پر اگر ایڈہاک لوگ رہ چکے ہیں اور کوالیفائیڈ ہیں ان میں سے بہت سارے over age ہو چکے ہیں اب وہ دوبارہ ملازمت کے اہل ہی نہیں ہیں ایک اور مسئلہ age relexation کا کھڑا ہو گا تو گزارش یہ تھی کہ ہمیشہ فیڈرل گورنمنٹ میں بھی اور ہر گورنمنٹ کی یہی سفارشات تھیں کہ ان کو کسی طرح کھپایا جائے تو اب گزارش یہ ہے کہ........

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ ختم کر دیں جی آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ میں ختم کر رہا ہوں جی گزارش یہ ہے کہ جو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے یہ پلیس منٹ بیورو پر بھی اپلائی کرتا ہے کہ جو پلیس منٹ بیورو سے جو بندے لگانے ہیں وہ پبلک سروس کمیشن اور پروفیشنل کمیشنوں سے approve ہوتے ہیں کہ نہیں ہوتے یا صرف ساڑھے پانچ سو انجینئرز پر ہی لاگو ہوتا ہے اگر سارے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے رولز پلیس منٹ بیورو پر لاگو ہوتے ہیں تو تب تو یہ بات صحیح ہے بریگیڈیئر صاحب اگر نہیں ہے تو میری گزارش یہ ہے مہربانی کر کے اس پر نظرثانی کی جائے شکریہ جی۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جی جام صاحب۔

Jam Kamaruddin: Sir, I quote Rule 79." Not withstanding anything contained in this chapter, not more than one motion shall be admitted on any one day."

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جتوئی صاحب شروع کریں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ adjournment motion move کرنی ہے ناں آپ کرنا چاہتے ہیں یا میں تو؟ آپ کی speech بھی سب سے پہلے ہے۔ آپ بولیں اس کے بعد آپ

کی باری سے جو کل کا motion ہے۔ یہ اور کی ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ تو پہلے [illegible] جناب چیئرمین!
آپ کو اندازہ ہے کہ ادھر اس ہاؤس میں کچھ لوگ ایسے بھی بیٹھے ہیں جو پاکستان کی تحریک میں
شامل بھی تھے اور اس کا ایک بہت لمبا چوڑا background بھی ہے۔ جناب چیئرمین! جب
ہندوستان کی تقسیم ہوئی اور پاکستان معرض وجود میں آیا اس وقت اس خطے میں جس خطے کا نام
پاکستان ہے، جس کو مغربی پاکستان کے نام سے پکارا جاتا تھا، اس میں چار قومیں آباد تھیں۔ پختون،
سندھی، پنجابی اور سرائیکی کا ایک تاریخی پہلو ہے اپنا اور اس کے علاوہ بلوچستان۔ اب سوال یہ
پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہندوستان کی تقسیم مان لیتے کہ ہو گئی، اگر یہ چار پانچ قومیں، ایسٹ پاکستان
میں بنگالی، اگر یہ چار پانچ قومیں اپنی سر زمینیں مہیا نہ کرتیں تو کیا پاکستان آسمان پہ بنتا یہ بڑی
واضح اس کی صورت حال ہے کہ ہم نے اپنی سرزمینیں Without liquidating our national
historical rights, our languages. ہماری تاریخ، تہذیب و تمدن کو liquidate کئے بغیر ہم نے
اپنی سرزمینیں provide کیں کہ یہ ملک معرض وجود میں آئے جہاں پر ہمارے socio-economical
اور Historical national rights کو protection ملے گا اور ہمیں Constitutional بنیادوں پہ
گارنٹیز فراہم کی گئیں۔

۱۹۴۰ کے ریزولیوشن میں جہاں پہ واضح طور پر لفظ Autonomous States استعمال
کیا گیا، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ان قوموں کے علاوہ اگر کوئی ٹکڑا ہندوستان کی کسی اور
سٹیٹ کا فرض کیجیئے جہاں سے یہ ہمارے بھائی migrate کر کے آئے ہیں۔ گو کہ یہ بات میں on
the record رکھنا چاہتا ہوں کہ migrations کا کوئی تصور، ہندوستان کی ڈویژن کے وقت میں
کوئی agreement ۱۹۴۰ کی قرار داد میں نہیں ہے کہ جہاں پہ یہ کہا گیا ہو کہ ہندوستان جب دو
حصے ہوں گے، جب پاکستان بنے گا تو migration ہوں گی اور باہر وہ migration جو ہوں گی وہ
اس خطے سے، اس زون سے لوگ اس زون میں جائیں گے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد جب یہ ہمارے بھائی ہندوستان سے آئے تو میں یہ بات
واضح کرتا چاہوں کہ یہ پاکستان کی ------ کمیٹڈ ذمہ داری تھی۔ یہ پاکستان میں آئے تھے، کوئی صوبہ
سندھ میں نہیں آئے تھے۔ اسی طرح سے اپنی مرضی کے مطابق اگر ہماری مشرقی پاکستان میں گئے
تو اپنی مرضی سے گئے اور یہ کمیٹڈ ذمہ داری پاکستان کے سب صوبوں کی تھی کہ وہ ان کو آباد

کریں۔ حکومتوں کی ذمہ داری تھی کہ وہ ان کو آباد کریں۔ سندھ کے اندر جناب چیئرمین! ہم نے کیا نہیں کیا۔ ہم نے اپنے گھروں کو دیواریں دے کر اپنے دل کے بٹوارے کر کے' اپنی جائیدادوں کے بٹوارے کر کے' ہماری یعنی ایک طرف آپ نے National Rights کی بات کی ہے کہ Natinal Rights پر تحفظ دیا جائے گا۔ جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے ہمیں یہ کہا گیا کہ جو زمینیں بینکوں میں گروی تھیں' اسی طرح پنجاب کے اندر بھی زمینیں بینکوں میں گروی تھیں۔ وہاں پر پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے ایک بل پاس کیا اور گروی جو جائیدادیں تھیں ان کو کہا کہ ۱۰' ۱۵ سال سے زیادہ ہو رہی ہیں' ان کو ان کے اصل مالکان کے حوالے کیا جاتا ہے۔ جبکہ سندھ کی اسمبلی نے یہی بل پاس کیا تو اس وقت گورنر جنرل نے جناب فرمایا کہ ہمیں تقریباً ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین درکار ہے' ہندوستان سے ہمارے بھائی آ رہے ہیں' اس پر کوئی احتجاج نہیں ہوا۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ لیکن یہ اس طرح سے نہ کریں اور آپ کو معلوم ہے کہ ۱۹۴۰ء کی قرار داد کو ۱۹۴۷ء کے پہلے اسمبلی اجلاس کے اندر شیخ عبدالمجید سندھی نے پھاڑ کر پھینکا کہ اگر صرف ہماری زمینیں ہی دیتی ہیں ان کو تو پھر ہم نہیں مانتے۔ اگر پنجاب نے ایک اصول اختیار کیا ہے تو سندھ کے اندر بھی یہی کریں' لیکن آپ نے دیکھا کہ ہماری زمینیں کم نہیں ۲۹ لاکھ ایکڑ زمین اس طرح سے ہمارے ان بھائیوں کو دی گئیں۔ ہمارے شہروں کے اندر جو جائیدادیں تھیں' جناب چیئرمین! ان سے متعلق قانون بنائے گئے ایک اصول بنایا گیا کہ ۱۰ ہزار سے اوپر اگر کوئی جائیداد ہے اور اگر اس کی ۱۰ ہزار سے اوپر اس کی value ہے تو لوکل اس کو نہیں خرید سکتا۔ اور آپ نے دیکھا کہ وہاں پر باقاعدہ اس طرح کی پالیسی بنائی گئی کہ ہمارے حیدر آباد' کراچی کے سارے شہر جو ہیں وہ ۱۰ ہزار سے اوپر کی جائیداد ان کو دکھا کر ان کو دی گئی اور لوکل آدمی کو ایک انچ تک بھی نہ ملا جب ہندو یہاں سے گیا تھا۔ ۱۰۰۰ سے زیادہ کراچی کے اندر سندھی میڈیم سکول بند کروائے گئے۔

جناب چیئرمین! یہ تاریخ کا موازنہ میں آپ کو اس لئے دے رہا ہوں کہ ہم نے کیا کیا اور انہوں نے کیا کیا۔ جناب چیئرمین! سندھ کے اندر جب کبھی کسی آمر کے خلاف تحریک چلی تو انہی شہروں میں ہمارے بھائیوں نے اس کی مخالفت کی' خواہ ایوب خان ہو یا یحییٰ خان یا ضیاء الحق ہو۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج کسی کو یہ ہمت ہوتی ہے کہ سندھ کی سرزمین کے اوپر آ کر کسی Meeting میں اور وہ لوگ خاص کر ہم کو اس وقت پورے پاکستان

میں پناہ نہیں مل رہی تھی ہمیں بتائے کہ کس طرح مردان کے گراؤنڈ میں ان کی ٹرینوں کو فائرنگ کر کے بھگایا گیا۔ اور ہمیں بتائیے کہ پنجاب میں اترنے نہیں دیا گیا۔ ہمیں بتائیے کہ بلوچستان میں انہیں قبول نہیں کیا، سرحد میں کس نے قبول نہیں کیا ہم نے ان کی ذمہ داری قبول کی تھی۔ اس لئے کہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ چلیں ہم نے ان کو اپنے دل میں جگہ دی۔ اور انہوں نے ہمارے پر چھرا گھونپا۔ جناب چیئرمین! پہلا چھرا گھونپا جب کسی بھی سیاسی جمہوری جدوجہد میں وہ کبھی بھی لوکل پاپولیشن کے ساتھ آگے نہیں بڑھے۔ جناب چیئرمین! میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں، یہاں M.Q.M بھی موجود ہے میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کس سے حقوق مانگ رہے ہیں۔ کیا سندھ کے عوام نے آپ کے حقوق دبائے ہیں۔ آپ نے ایک دن بھی ہمارے ساتھ مل کر Constitutional Changes کے لئے کوشش کی؟ آپ نے ایک دن بھی ہمارے ساتھ مل کر ایم آر ڈی کے اندر کوشش کی۔ آپ نے ایک دن بھی ہمارے ساتھ مل کر ایوب آمر کے خلاف کوشش کی۔ آپ تو ساتھی رہے تھے ان کے۔ آج آپ کس منہ سے کہہ رہے ہیں۔ آپ نے اگر حقوق مانگنے ہیں تو اسلام آباد سے مانگیں جہاں پر (centralised) اسٹیٹ کی ہوئی ہے انہوں نے۔ آپ نے حقوق مانگے ہیں تو Constitutional Changes میں ہمارے ساتھ مل کر کوشش کریں۔ آپ اپنی لوکل باڈیز کی پاور کے لئے سندھ کو تقسیم کی بات کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں جب تک ایک بھی سندھی زندہ ہے سندھ کی تقسیم نہیں ہونے دے گا۔ اگر یوگوسلاویہ میں دس لاکھ مسلمان (croats) کے ساتھ لڑ سکتے ہیں اگر ویت نام میں لوگ ایک بہت ہی سپر پاور جو جابر اور ظالمانہ قوتوں سے کئی سال تک لڑ سکتے ہیں تو سندھ کا سندھی بھی اپنی سرزمین کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔ اور ہم ایک ایک انچ کی حفاظت کریں گے۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ ہم تقسیم کریں گے تو جناب تقسیم اس طرح نہیں ہو گی لاکھوں کروڑوں آدمی مر کر پھر تقسیم ہو گی۔ یہ قطعاً نہیں ہو سکتا۔ اور ہم زبان کھینچ لیں گے، سندھ کی طرف بڑھنے والا ہاتھ کھینچ لیں گے اگر وہ سمجھتا ہے کہ تقسیم کر کے دکھا دے گا۔ ہم چیلنج کرتے ہیں ان کو آئیں آپ تقسیم کرنے کے لئے ایم آر سی میں یا کہیں اور کسی کو بلاؤ ہندوستان سے تازہ دم فوج کو بلاؤ ہمیں پتہ ہے جب ... کو جب گورنر لگایا تھا۔ تو آپ لوگوں نے حیدر آباد کے اندر آ کر مطالبہ کیا تھا ہمارے ... کو منگوایا جائے ہندوستان سے ہم سندھیوں کو ٹھیک کر دیں گے۔ جناب کوئی ایسی بات نہیں ہے ہم نے ان سے رہنا بھی

سیکھا ہے اگر ہمارے شاہ لطیف کی دھرتی میں امن و امان کے ساتھ سندھی رہ رہا ہے تو یہ اس کی کمزوری نہ سمجھی جائے۔ ہم نے وقت کے اوپر بڑے بڑے تاریخ وقت میں بڑی بڑی جنگیں لڑی ہیں ایسی بات نہیں ہے۔ سندھ انگریز نے آسام کے بعد فتح کیا تھا۔ ہم نے اپنی ۱۹ سالہ annexation کو جو بمبئی کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی اس کو ختم کروایا تھا۔

میں جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے حکومت کو بتانا چاہتا ہوں کہ جناب یہ تقسیم کی باتیں صرف سندھ کے اندر کیوں کر رہے ہیں پنجاب کے اندر بھی تو ایسٹ پنجاب سے مہاجر آئے تھے، وہاں کیوں نہیں تقسیم کی باتیں کر رہے ہیں۔ جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ فوج ہم پر ظلم ڈھائے جا رہی ہے۔ فوج اگر آپ پر ظلم ڈھا رہی ہے تو کیا فوج سندھی ہے کوئی سندھی جنرل بیٹھا ہوا وہاں۔ جناب چیئرمین! میں کہتا ہوں کہ یہ زیادتی سے سراسر زیادتی ہے۔ آپ مجھے بتائیے حیدر آباد اور کراچی کے شہر میں ٹنڈو بہاول جیسا واقعہ ہوا جہاں گیارہ آدمی بےگناہ اور معصوم مارے گئے اسی فوج کے ہاتھوں اور ان کو RAW کا ایجنٹ ظاہر کر دیا گیا۔ کراچی، حیدر آباد میں یہ ایسا رونا رو رہے ہیں کہ وہاں ان کے دہشت گردوں کو فوج ڈھونڈ رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی دہشت گرد کو سزا ملنی چاہیئے۔ اور یہ بات واضح ہے آن ریکارڈ ہے کہ دہشت گرد کس پارٹی میں زیادہ ہیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ طلب کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اگر سندھ کی تقسیم کی بات کرتے ہیں تو پاکستان کی تقسیم کی بات کرتے ہیں۔ سندھ علیحدہ تقسیم نہیں ہو گا اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سندھ کو تقسیم کر لیں گے کس اور کے بل بوتے پر اور یہ اس طرح سے نہیں مانیں گے تو ہم بھی ۱۹۴۰ء کی قرار داد کو نہیں مانیں گے۔ ہم پھاڑ پھینکیں گے ۱۹۴۰ء کی قرار داد کو۔ یہ consequences جو ہوں گے ذمہ داری گورنمنٹ پر ہو گی کہ وہ اس طرح کے لوگوں کو پکڑے جن لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ہمیں پتہ ہے کہ کون لوگ ۱۹۷۱ء میں یہاں آئے جو یہاں لیڈر بنے ہوئے ہیں بڑے بڑے۔ گرین کارڈ ہولڈرز اور ٹیکسی ڈرائیورز ہمیں ان کا پتہ ہے ہمیں اندازہ ہے اسکا اور ان کو بھی احساس ہونا چاہیئے کہ ہم نے کبھی آپ کو حیدر آباد کا شہر اور کراچی کا شہر خالی کر کے نہیں دیا ماہ اکتوبر کے واقعات بھی آپ کو یاد ہیں۔ جناب چیئرمین! کوئی بھی سندھ میں رہنے والا میں اس فلور پہ کہتا ہوں، جو مستقل وہاں آباد ہے ہمارا بھائی ہے انہوں نے کہا کہ آپ نے شرط کیا لگائی ہے سندھ میں سندھی بنتے

کی: میں نے کہا بھائی میں سندھ کو اپنی ماں سمجھتا ہوں تم ... وہ اپنی ماں سمجھو میں تم کو اپنا بھائی سمجھوں گا۔ برابری کی بنیاد پر ہم آپ کو حقوق دینے کے لئے تیار ہیں۔ آئین کے اندر جو صوبے کی حکومت کے پاس اختیارات ہیں ہم آپ کے ساتھ share کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سندھ کے اندر جو بھی مستقل آباد ہے ہمارا وہ بھائی ہے۔ لیکن جناب چیئرمین! معاملہ اس طرح نہیں چلے گا کبھی سندھیوں سے لڑے تو کبھی پٹھانوں سے لڑ پڑے۔ آخر کار ان سب نے کیا قصور کیا ہے یہی کہ انہوں نے اپنی سرزمین دے کر پاکستان بنایا۔ آپ کو جگہ دی تاکہ آپ یو پی سی پی اور بہار میں روڈز پر بھیک مانگنے کی بجائے یہاں آ کر سیاست کریں۔ یہاں پر آپ ایم این ایز، ایم پی ایز اور سینیٹرز بنیں۔ کیا یہ قصور ہے ہمارا۔ یہاں پر اپنی سرزمین دے کر پاکستان کا قیام feasibly possible کیا۔ اگر ہم نہیں دیتے تو اس وقت کون سی قدغن تھی ہمارے اوپر۔ کون سی مصیبت تھی ہمارے اوپر۔ کسی نے فتح تو نہیں کیا تھا۔ انگریز جب چھوڑ کر جا رہا تھا تو کوئی compulsion تو نہیں تھی کسی حصے کے اوپر کہ تمہیں ضروری پاکستان میں شامل ہونا ہے۔ آپ کے تو پنجاب نے یہ فیصلہ دے دیا کہ یونینسٹ گورنمنٹ کو کہ ہم نہیں شامل ہوں گے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کو اپیل کرتا ہوں کیونکہ یہ ہاؤس directly ذمہ دار ہے۔ صوبوں کی برابری کی نمائندگی یہاں موجود ہے۔ اور یہاں پر برابری کی بنیاد پر نمائندے موجود ہیں میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ جناب یہاں پر پہلے بھی کمیٹی بنی تھی اور آئین کو investigate کیا تھا۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ہم کسی کو بھی سندھ سے نکالنے کے لئے بات نہیں کرتے۔ ہم چاہیں طریقے سے ان کو بھائی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اس طرح کی باتیں ہوں گی تو پھر جناب چیئرمین! ہم کسی بھی طرح سے، کسی بھی چیز میں پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ شکریہ جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ حافظ حسین احمد صاحب۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ بھی اس میں شامل ہیں۔ حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ شکریہ! جناب چیئرمین صاحب۔ میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ کچھ دن رہے تو انشاء اللہ پورا بزنس چند دن میں ہم ختم کر لیں گے۔ جہاں

تک موجودہ تحریک التوا، کا تعلق ہے تو جناب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء سے نظریات کی بنیاد پر ایک ملک دنیا کے جغرافیہ پہ معرض وجود میں آیا۔ اس وقت بنگال بھی ہمارے ساتھ تھا اور نقطہ اتحاد ان تمام مختلف قوموں کا مختلف زبان بولنے والوں کا مختلف کلچر اور معاشرتی سوچ رکھنے والوں کا صرف ایک تھا اور وہ تھا اسلام۔ اور یہی بات تھی کہ بنگال نے دیگر صوبوں سے زیادہ قربانیاں دیں اور ان کا مطمع نظر یہی تھا کہ ایک ایسا ملک حاصل کیا جائے جس میں نظریے کی بنیاد پر اسلام کی بنیاد پر ایک ایسا نظام اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جائے جس میں بحیثیت مسلمان کے تمام کلمہ گو اور ان کے حقوق محفوظ رہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! یہ حقیقت ہے کہ قیام پاکستان کے بعد ہم نے اس نظریہ کو نظر انداز کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو نقطہ اتحاد تھا وہ کمزور ہوتا گیا۔ پھر بنگالی اپنے احساس محرومی کے تحت آواز بلند کرتے رہے۔ اس کی دیکھا دیکھی سندھ میں آواز بلند ہوئی۔ بلوچستان میں آواز بلند کی گئی۔ سرحد میں آواز بلند ہوئی لیکن اس وقت اقتدار اور مرکز کا منبع پنجاب تھا۔ ان تمام واقعات کے بموجب حالات دگرگوں ہوتے اور بنگال کے مسلمان نے یہ محسوس کیا کہ اسلام کا نقطہ اتحاد نہ رہا، اسلام کا نقطہ اخوت نہیں رہا تو انہوں اپنے حقوق کے لئے، اپنی پسماندگی کے لئے، اپنے مسائل کے لئے آواز بلند کرنی شروع کی تو پھر ہم نے انہیں ایک اور نقطہ اتحاد دیا اور ہم نے کہا کہ جمہوریت کی بنیاد پہ ہم آپ کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔

جناب چیئرمین! جمہوریت کے حوالے سے ہم نے انہیں امید دلائی لیکن ہوا یہ کہ جب جمہوریت کے حوالے سے بنگال کے مسلمانوں نے ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں اپنی رائے کا اظہار کر دیا تو ہم نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ جب اسلام کا نظریہ نہ رہا جو یکجہتی کی علامت تھا، نقطہ اتحاد تھا۔ اس کے بعد جمہوریت کے نقطہ اتحاد کو بھی ہم نے پامال کیا۔ پھر بنگال کو پاکستان کے ساتھ کوئی قوت نہیں رکھ سکی اور وہ ہم سے علیحدہ ہو گئے۔ جناب چیئرمین! مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کتنے صوبے ہونے چاہئیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ جو صوبے اس وقت موجود ہیں ان کو کس طرح پاکستان کے وفاق کے ساتھ متحد رکھا جائے۔ آج صورت حال یہ ہے کہ کیا تمام صوبے مطمئن ہیں، کیا بلوچستان مطمئن ہے کیا صوبہ سرحد مطمئن ہے کیا خود سندھ مطمئن ہے اور سندھ کے اندرونی حالات کس قسم کے ہیں امن و امان کی صورت حال کیا ہے؟ جناب چیئرمین! ماضی میں تو بلوچستان کو غدار کہا جاتا رہا اور اسے علیحدگی پسندی کا طعنہ دیا جاتا رہا۔ دس سال کے لئے، پھر

سرحد کے ساتھ یہی برتاؤ کیا گیا اور پھر سندھ کے ساتھ یہی برتاؤ کیا گیا لیکن پچھلے دور میں تو ماشاء اللہ پنجاب دس ہاتھ اس کے آگے تھا۔ جناب چیئرمین! مجھے اعجاز جتوئی صاحب کی اس بات سے اتفاق ہے کہ جب تک مسلم لیگ کا ایک بچہ بھی باقی رہے گا وہاں پر جناح پور نہیں بنے گا لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر نواز لیگ کے حلیف کون ہیں۔ کیا ان کے خلاف یہ تحریک التواء پیش کی گئی ہے۔ کیا سندھ میں نواز لیگ کے حلیف وہی لوگ نہیں ہیں؟ صوبہ سرحد میں نواز لیگ کے کون لوگ حلیف ہیں؟ میں کسی پر الزام نہیں لگاتا لیکن میں آپ کے ریکارڈ سے، آپ کے مسلم لیگ کے ریکارڈ سے، آپ کے "نوائے وقت" کے ریکارڈ سے، آپ کے "نوائے وقت" کے اداریوں کے حوالے سے کہتا ہوں کہ اگر حالات اس قسم کے ہوں تو پھر کسی اور پر یہ طعنہ نہ دیا جائے کہ وہ ملک توڑنے والوں کا ساتھ دے۔

جناب چیئرمین! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ سندھ جو باب اسلام کہلاتا ہے جہاں ایک عورت کی فریاد پر محمد بن قاسم فوج لے کر آتے ہیں وہاں پر خود سندھ کے باسی آج امن کو ترستے ہیں، خود سندھ کے باسی وہاں پہ پریشان ہیں۔ جناب چیئرمین! کل مرحوم کے دور میں بھی سندھ میں فوج تھی آج بھی سندھ میں فوج ہے اور کل بھی شاید سندھ میں فوج رہے۔ لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر سندھ میں کل بھی فوج تھی، جام حکومت کے دور میں اور آج بھی فوج ہے اور کل بھی جو فوج کے اختیارات تھے، آج بھی فوج کے وہی اختیارات ہیں کل جو ان کی تعداد تھی آج بھی وہی تعداد ہے لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب وہاں پر موجودہ الیکشن کے بعد اکثریتی پارٹی کی حکومت قائم ہوئی تو حالات سدھرے یا حالات بگڑے۔ خیال تو یہ تھا کہ چونکہ عوامی حکومت قائم ہو گی اور وہاں حالات سدھریں گے، امن و امان ہو گا، فوجیوں کو ان کے اصل فرائض منصبی کے لئے ہم فارغ کر دیں گے لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ اس وقت حالات دن بدن ۱۹۸۸ء کی طرف رواں دواں ہیں؟ آج بھی ڈکیتی کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ آج بھی نواء برائے تاوان ہو رہا ہے۔ آج بھی صورت حال وہاں پہ تشویشناک ہے لیکن ساتھ ساتھ یہ ہے کہ فوج بھی موجود ہے۔ جناب چیئرمین ہم سمجھتے ہیں کہ اگر کہیں حالات خراب ہوں تو آپ دفعہ ۱۴۴ لگا دیتے ہیں، اگر اس سے کنٹرول نہ ہو سکیں تو آپ کرفیو لگا دیتے ہیں۔ اس سے کنٹرول نہ ہوں تو آپ فوج کو بلاتے ہیں لیکن اگر فوج کی آمد کے باوجود بھی کنٹرول نہ ہوں تو پھر آپ کیا کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت صورت حال سنگین ہے اور ہر محب وطن یہ سوچتا ہے کہ

اگر فوج کی موجودگی کے باوجود جمہوریت کی بحالی کے باوجود اور اکثریتی جماعت کی حکومت کے باوجود سندھ میں کوئی شخص باہر نہیں نکل سکتا ہے۔ اغوا کی وارداتیں ہوتی ہیں۔ ڈاکو دندناتے پھرتے ہیں تو پھر اس کا کیا علاج ہو گا۔

جناب چیئرمین صاحب! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت صورت حال اتنی خراب ہے کہ اس کے بارے میں صرف اس احتیاطی تدابیر سے کہ اگر کہیں ڈاکہ پڑے، کہیں کوئی شخص اغوا ہو، کہیں ڈکیتی ہو، کہیں اغوا برائے تاوان کی واردات ہو تو صرف ڈی آئی جی اور آئی جی سندھ کو کہا جائے کہ وہ پولیس تھانوں میں یہ ہدایت کریں کہ جناب وہ ایف آئی آر درج نہ کرائی جائے۔ گاڑی چوری ہو تو اس کو کہا جائے کہ جناب کھو گئی ہے۔ کوئی اسلحہ کے زور پر گاڑی چھینے تو اس کے لئے یہ الفاظ درج کئے جاتے ہیں کہ جناب گاڑی کھڑی تھی اور کوئی اس کو اٹھا کر لے گیا۔ جناب ان چیزوں سے حالات کو نہیں سدھارا جاسکتا۔ جناب یہ اعجاز جتوئی صاحب دخل در معقولات کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں گزارش کرتا ہوں کہ آخر "جاگ پنجابی جاگ" کا جو نعرہ لگایا گیا ہے کیا اس کے اثرات موجودہ سیاست پر نہ پڑیں گے۔ کیا اس کے اثرات سے صرف ایک شخص اپنے اقتدار کو تحفظ فراہم کر سکے گا یا اپنے کھوئے ہوئے اقتدار کو حاصل کر سکے گا۔ قطعاً نہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! اگر "جاگ پنجابی جاگ" کا نعرہ پنجاب لگائے گا جو مرکز اور اتحاد کا منبع رہا ہے یقیناً پھر اس کی بازگشت سندھ میں محسوس کی جائے گی۔ اس کی بازگشت شاید بلوچستان میں محسوس کی جائے۔ اس کی بازگشت کہیں اور محسوس کی جائے۔ جناب چیئرمین صاحب! ہم سمجھتے ہیں کہ اس بنیاد کو دریافت کیا جائے اس بیماری اور جراثیم کو پکڑا جائے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ جہاں جناح پور کے نقشے بنتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ دیگر صوبوں کی بات کی جاتی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو صوبے پہلے سے موجود ہیں پہلے ہم انہیں سنبھالیں اور اس کے بعد کوئی اور صوبے بنائیں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ قانون اور آئین میں صوبوں کو جو خودمختاری دی گئی ہے اس سے ہم نے اور ہر حکومت نے آج تک صرف نظر کیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ ۱۹۷۳ء کے دستور میں جتنی صوبائی خودمختاری دی گئی ہے وہ صوبائی خود مختاری مکمل ہے۔ وہ صوبائی خودمختاری کافی ہے۔ لیکن میں گزارش کروں گا کہ ۱۹۷۳ء سے لے کر آج تک یہ صوبائی خودمختاری جو دی گئی ہے

اس پر کتنے فیصد عمل ہوا۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ ایوان چاروں صوبوں کا ایک مساوی ایوان ہے۔ یہاں پر آبادی کی بنیاد پر نہیں بلکہ صوبوں کی بنیاد پر مساوی نمائندگی دی گئی ہے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اس آئین میں سینٹ کے کیا اختیارات ہیں۔ یہاں کی کس قرار داد کو کس حکومت نے اتنی اہمیت دی ہے۔ یہاں کے فیصلوں کو کس طریقے سے حکومت نے لیا ہے۔ اور یقیناً آج کے وقفہ سوالات کے جوابات میں یہ دیا گیا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں جو آپ کا اپنا سوال ہے جو آج کے سوالات کے جوابات میں ہے اور جو آپ کے سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ اس کمیٹی کی رپورٹ جو اس نے ۱۹۹۲ء میں سفارشات کی تھیں اس کا کیا گیا ہے۔ ۱۹۹۴ء میں کہا جاتا ہے کہ کوشش کی جائے گی کہ اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

جناب چیئرمین صاحب! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ صرف سیاسی طور پر ایک ایشو کو استعمال کرنے سے قطعاً مرکز مضبوط نہیں ہو گا۔ قطعاً صوبے مطمئن نہیں ہوں گے جب تک آپ بنیادی طور پر ان چیزوں کی طرف دھیان نہ دیں جو صوبوں کو مطمئن کر سکتی ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں ایک شعر عرض کر کے ختم کروں گا۔ ظفر علی خان صاحب فرماتے ہیں کہ

رہے آباد پاکستان اندلس یاد آتا ہے
وہاں کی مسجدیں بھی ہیں مستقل تصویر ویرانی
وہاں کے بھی مسلمان دور آخر میں یہ کہتے تھے
یہ مصری ہے وہ شامی ہے یہ اعرابی وہ سوڈانی

شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔ جتوئی صاحب آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جو پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ کیونکہ یہ حافظ صاحب نے بات کی ہے تو میں نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کا جب تک ایک کارکن بھی زندہ ہو گا تب تک سندھ تقسیم نہیں ہو گا اور ایم کیو ایم نواز لیگ کی آج کل alliance ہے۔ میں صرف ریکارڈ کی درستگی کے لئے عرض کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین ۱۹۸۸ء سے جو حالات خراب ہوئے تھے وہ ۹۲ء میں اس نہج پر پہنچ چکے تھے کہ ہم سمجھ رہے تھے کہ حالات شاید اب کبھی درست نہیں ہوں۔ کیونکہ دن رات ڈاکے اور لوگوں کا اٹھانا اور باقی سب چیزیں روز کا معمول بن چکی تھی اور اس کو

ایم کیو ایم کے حلیف ہوتے ہوئے اور میں یہ آن ریکارڈ اس فلور پر بات رکھنا چاہتا ہوں کہ سندھ کے اندر آپریشن کی اجازت دینا اس وقت کی نواز حکومت کا میں سمجھتا ہوں ہمارے اوپر احسان ہے۔ کیونکہ وہ اگر اس وقت فوج کا آپریشن وہاں نہ کراتے وہ اپنے اتحادیوں کو قربان کرتے ہوئے انہوں نے وہاں فوج کا آپریشن کروایا اور نتیجتاً آج ۱۹۹۲ء کے آخر میں اس وقت جاکر حالات اس قدر ہوئے کہ سڑکوں پر چلنا ہمارا ممکن ہوا۔ تو یہ ریکارڈ کی درستگی کے لئے جناب عرض کرتا ہوں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ اعوان صاحب۔

جناب امداد علی اعوان۔ جناب چیئرمین! پہلے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جتوئی صاحب کی ایڈجرن منٹ موشن پر speeches چل رہی ہیں یا این ڈبلیو ایف پی پر۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ یہ جتوئی صاحب کی موشن پر ہے۔

جناب امداد علی اعوان۔ جناب چیئرمین! جتوئی صاحب نے بہت ہی مناسب وقت پر موشن موو کر کے ہمیں یہ موقع دیا ہے کہ ہم اس پر بات کر سکیں۔ کیونکہ کافی دنوں سے یہی ایک جماعت جس نے آج پاکستان توڑنے کی باتیں کی ہیں اس تلاش میں تھی کہ کسی نہ کسی بہانے ہم اس نتیجے پر آکر پہنچیں کہ اب ہم اس ملک میں نہیں رہ سکتے اس ملک کو توڑنا چاہتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتاہوں کہ جب پچھلی دفعہ پیپلز پارٹی کی حکومت تھی ۱۹۸۹ء میں تو یہ ہمارے اتحادی تھے جس دن ہاؤس میں vote of no confidence move ہوا بغیر بتائے ہوئے انہوں نے ۱۳ آدمیوں نے پریس کانفرنس کر کے اپنی علیحدگی کا اظہار کیا اور صاف طور پر کہا کہ ہم vote of no confidence میں مخالفت کریں گے۔ جناب چیئرمین! یہ ہر وہ بات کرنا چاہتے ہیں جو ان کے مفاد میں ہو۔ جب بھی وقت آتا ہے ہمیشہ یہ صرف اپنے مفاد کی بات کرتے ہیں نہ کبھی ملک کی بات کرتے ہیں نہ صوبے کی بات کرتے ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ صوبہ سرحد میں vote of no confidence ہوا تو اس واقعہ سے ایک دن پہلے ہمارے ایک سیاسی پیر جو نئے پیر بنے ہیں سیاست میں تو سیاستدان ہوتے ہیں لیکن ہمارے سندھ میں ایک سیاسی پیر ہیں۔ جس نے لندن سے انکی قوم سے خطاب جب میں قوم کی بات کرتا ہوں تو ان کی قوم کی بات کرتا ہوں، کرتے ہوئے کہا کہ یعنی اب ہم سندھ کو تقسیم کریں گے۔ جناب والا! اگر کوئی یہ سوچتا ہے کہ ہم سندھ کو تقسیم کریں گے تو صرف سندھ

تقسیم نہیں ہو گا پورا ملک سیم ہو جائے گا پاکستان تقسیم ہو گا۔ یہ صرف سندھ کی تقسیم کی بات نہیں ہے اگر کوئی اس غلط فہمی میں ہے کہ ہم سندھ کو تقسیم کریں گے باقی ملک intact رہے گا تو یہ میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر کسی نے سندھ کو تقسیم کرنے کی بات کی تو وہ ملک کی تقسیم کی بات ہے اور یہاں پر کھلم کھلا لوگ ملک کی تقسیم کی بات کرتے ہیں غداری کی بات کرتے ہیں پھر بھی اپنے آپ کو محب وطن سمجھتے ہیں۔ جب بھی بات ہوتی ہے کہتے ہیں کہ ہم اتنی قربانیاں دے کر یہاں پر آئے ہیں۔ بابا آپ نے کون سی قربانیاں دی ہیں۔ آپ نے تو یہاں آکر ہماری حقوق لوٹے ہیں آپ نے کوئی قربانی نہیں دی ہے۔ آپ کے پاس وہاں رہنے کے لئے گھر نہیں تھا یہاں آپ کو محل مل گئے ہیں۔

حضور والا! کبھی بھی انہوں نے سوائے اپنے حقوق کے نہ ملک کے مفاد کی بات کی ہے نہ کبھی پولیٹیکل پارٹیز کی بات کی ہے کبھی بھی انہوں نے سوائے اپنے مفاد کی اور کوئی بات نہیں کی۔ جناب والا! میں ان لوگوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم اپنے سر تو کٹوا سکتے ہیں لیکن سندھ کو تقسیم کبھی نہیں ہونے دیں گے نہیں ہونے دیں گے نہیں ہونے دیں گے۔ شکریہ!

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ۔ سید علی حیدر۔

سید علی حیدر۔ جناب چیئرمین صاحب! ایک مفروضے کے اوپر آج اس ایوان میں تحریک التواء پر بحث ہو رہی ہے اور وہ مفروضہ ہے کہ ایم کیو ایم نے سندھ کی تقسیم کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ ایک مفروضہ ہے' ایک الزام ہے ایم کیو ایم نے جس کا مطالبہ نہیں کیا۔ یہ ہم ایم کیو ایم کی طرف سے صفائی نہیں دے رہے لیکن جو حقیقت ہے وہ اس ایوان کے ریکارڈ پہ لانا ضروری ہے۔ اب جبکہ حکومت آئی ہے پیپلز پارٹی کی کراچی کے اندر حکومت سازی کے لئے اشتراک کی بات ہوئی کہ coalition بنائی جائے۔ اس وقت وہاں پر جو حکومت ہے اس میں کراچی اور حیدر آباد جو شہری علاقے ہیں اس کو نمائندگی نہیں ہے۔ پیپلز پارٹی کے ۶ نمائندے کراچی سے جیتے ہیں وہ ایسے علاقے ہیں جن میں سے چار جو نمائندے جیتے ہیں وہ دیہی علاقہ ہے۔ کراچی دیہی اور کراچی شہری۔ شہری کے دو نمائندے ہیں جو لیاری سے جیتے ہیں پیپلز پارٹی کے وہ حکومت میں شامل نہیں پوری کراچی اور حیدر آباد کی پوری آبادی کا کوئی حصہ اس حکومت میں شامل نہیں ہے۔ اب جب حکومت میں شامل نہیں ہے تو ایک احساس پیدا ہوتا ہے کہ یہ وہی چیز

ہے کہ جب ۱۹۷۱ء میں اسمبلی کا انتخاب ہوا ہے ۱۹۷۰ء میں مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ منتخب ہوئی تھی اور مغربی پاکستان کے دو صوبوں سے پیپلز پارٹی منتخب ہوئی تھی اور مشرقی پاکستان سے جو عوامی لیگ جیتی تھی اس کی اتنی تعداد تھی کہ وہ پورے پاکستان کی قومی اسمبلی کی پوری تعداد کی اکثریت بنتی تھی۔ تو وہاں پر کیا بات تھی وہاں پر یہی بات تو تھی کہ اس علاقے کا کوئی نمائندہ، حکومت میں نہیں ہو گا۔ وہی بات جو بھٹو صاحب نے کہی تھی وہی تو ایم کیو ایم کہتی ہے کہ شہری علاقے کا کوئی نمائندہ حکومت میں نہیں ہے۔ یہ محاذ آرائی جو سندھی مہاجر محاذ آرائی پیدا ہوئی تھی یہ پیپلز پارٹی جب ۱۹۹۳ء میں منتخب ہوئی اس کے بعد یہ محاذ آرائی بڑھی اور دوبارہ ۱۹۸۸ء میں بڑھی تھی اس وقت جو معاہدہ ہوا پیپلز پارٹی اور ایم کیوا ایم کا اس معاہدے میں ایک بھی چیز پوری نہیں کی گئی مجبور ہو کے ایم کیو ایم جب علیحدہ ہوئی تو وہاں بھی محاذ آرائی پیپلز پارٹی کے دور میں تھی۔ بیچ میں جام صادق کا دور تھا اس میں سندھی مہاجر محاذ آرائی برائے نام تھی۔ تو پہلے دھکیلیں گے علیحدہ کریں گے اور پھر کہیں گے کہ یہ شور کرتا ہے۔ اتنی گرما گرم بحث ہو جب صورت حال یہ ہو تو معاملے کو ٹھنڈا کرنا چاہیئے۔ اس ایوان میں ہم زیادہ جوشیلی تقریر کر سکتے ہیں۔ شعلہ بیانی کر سکتے ہیں۔ ڈیڑھ ڈیڑھ سال دو دو سال ڈھائی ڈھائی سال سے سندھ میں رہنے والے لوگ سندھ کے حقوق کے علمبردار کہاں سے بن جاتے ہیں جن کے گھروںمیں بلوچی بولی جاتی ہے پنجابی بولی جاتی ہے۔ اگر وہ سندھی ہیں ڈیڑھ سال والے اور دو سال والے جن کے گھروں میں بلوچی بولی جاتی ہے اور پنجابی بولی جاتی ہے تو پھر مہاجر کو نہیں کہسکتے۔ جو اصلی سندھی ہے آج بھی اس کا پتہ نہیں کہ کہاں پر ہے؟ یہ سب باہر سے گئے ہوئے ہیں جو سندھی بنے ہوئے وہاں بیٹھے ہیں یہاں سندھیوں کو جو اصلی آبادی ہے ان کو بے وقوف بناتے ہیں کہ تمہارا حق فلاں نے مار لیا، تمہارا حق فلاں نے مار لیا۔

ہم ایک بات کہتے ہیں جناب چیئرمین صاحب! ۱۹۷۲ء پیپلز پارٹی کی حکومت میں ایک Sindhi Language Bill لایا گیا۔ اس کی بناء پر فسادات پھوٹے، اندرون سندھ سے مہاجروں کو نکالا گیا۔ وہ کراچی اور حیدر آباد میں آکے بسے۔ لاڑکانہ خالی ہو گیا۔ اس وقت نظر نہیں آیا کہ یہ سندھ تقسیم ہو رہا ہے۔ اس میں نظر نہیں آتا تھا کہ ۸۰ تھانے ہیں کراچی کے اندر ہیں اس میں کتنے مہاجر ہیں۔ تو سندھ تو تقسیم ہو چکا ہے انتظامی طور پر، ذہنی طور پر، نفسیاتی طور پر۔ آج اگر ہم اس زمین پر رہتے ہیں چار ہزار سال سے تو چار ہزار سال پہلے ہم نے زمین کا الاٹمنٹ نہیں کرایا

تھا۔ پیسے دے کر نہیں خریدا تھا۔ کہیں نہ کہیں سے آتے رہے تھے۔ اگر رہنے کی بنا پر زمین کسی کی ہوتی ہے تو ہم بھی وہاں پر رہتے ہیں ہماری بھی زمین ہے۔ یہ تقسیم کی بات نہ کریں۔ الزام مت لگائیں۔ سندھ نیشنل الائنس کی کانفرنس ہوئی۔ وہاں پر جتنے بھی سندھی سندھ کے اندر رہنے والے لوگ ہیں ان سب کو اکٹھا ہونا تھا اور اکٹھا ہو کر کوئی لائحہ عمل بنانا تھا۔ اس میں ایم کیو ایم کو باہر رکھا کہ یہ نہیں آئے۔ تو جب یہ نہیں آئیں گے تو سندھ تو تقسیم ہوا۔ جام شورو میں اگر مہاجر نہیں ہے جام شورو یونیورسٹی میں تو سندھ تو تقسیم ہوا۔ تو یہ تو دل کی آواز ہے جو پیدا ہو رہی ہے۔ جو مطالبہ نہیں کیا گیا۔

لسبیلہ جب کاٹا گیا تو کیوں نہ کسی نے جان دے دی۔ بلوچی جا کر آباد ہوئے ہیں وہ سندھی قوم پرستی کر رہے ہیں تو سندھ کٹ کر اگر بلوچستان میں مل جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے پھر سندھ تقسیم نہیں ہوتا ہے۔ دھرتی اگر سندھی کی ہے تو دھرتی مہاجر کی بھی ہے۔ میل جول کی اور محبت کی بات کرو۔ اب ملیر ضلع ہے۔ کراچی میں چار اضلاع ہیں ڈسٹرکٹ ایسٹ اس کی بیس لاکھ کی آبادی ہے۔ اس میں سے چن چن کر تیس میل لمبا ایک ضلع بنایا گیا جس کی چار لاکھ آبادی ہے جس میں سندھی آباد ہیں۔ تو یہ کیا تقسیم نہیں ہو رہا سندھ۔ کراچی تقسیم نہیں ہو رہا۔ اب اس کو اگر انتظامی معاملات میں دقت پیدا ہوتی ہے ملیر کو انتظام چلانے کے لئے تو اس کو اس طرح سے بانٹتے ہیں کہ سہولت پیدا ہو۔ بیس میل دور کا آدمی ایک اجاڑ جگہ رزاق آباد ہے وہاں پر جائے گا۔ یہ ملیر ضلع اس طرح سے بنا ہے کہ اس میں جو کراچی یونیورسٹی ہے جو این آئی ڈی یونیورسٹی ہے یہ ملیر ضلع میں شامل اور یہ اب ٹھٹھہ میں شامل کیا جا رہا ہے۔ تو اب جو کراچی ہے اس وقت وہ بغیر یونیورسٹی کا ہے۔ تو کیا یہ سندھ تقسیم نہیں ہو گا۔ یہ دل کی آواز ہے۔ جو لوگوں کی سوچ ہے اس پر اتنا reaction ہے لیکن جو آپ عمل کر رہے ہیں اس کو دیکھئیے کہ آپ تو خود کہہ رہے ہیں کہ سندھ کو ہم تقسیم کر رہے ہیں۔ اب کراچی جو صوبائی دارالحکومت ہے اس کو شفٹ کر رہے ہیں بیالیس میل دور چوہار یں۔ تو یہ کیا کر رہے ہیں۔ یہ سندھ کو اپنے ہاتھ سے تقسیم کر رہے ہیں۔ اس طرح کی گرما گرم باتیں کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا سوائے اس کے کہ حالات میں گرمی پیدا ہو معاملات خرابی کی طرف جائیں۔

جناب چیئرمین صاحب! یہ تحریک التواء پر جو بحث ہے اگر آئندہ سیشن میں چلے تو ہم اس پر اور بولنا چاہیں گے کیونکہ یہ all of a sudden آئی ہے جو پوائنٹس ہمارے ذہن میں اس وقت آئے ہیں وہی ہم نے بولے ہیں لیکن ابھی ہم اس topic کے ساتھ انصاف نہیں کر سکے۔

ہیں آپ اس بحث کو براہ کرم اگلے سیشن میں بھی جاری رکھیں اوراس پر ہم دوبارہ بولیں گے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے جاری رکھیں گے۔ لاءمنسٹر صاحب۔ اس کو continue کریں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! یہ جو صورت حال ہے ' میں بطور سپیکر بات کر رہا ہوں' شام تک جاری رکھیں گے۔ جناب چیئرمین! یہ ضروری مسئلہ ہے جس پر اس معزز ایوان کو گہرائی تک غور کرنا چاہئیے۔ اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پہلے بھی ہم نے اپنا وطن عزیز آدھا گنوا دیا ہے اور یہی سوچ تھی جس کی بنیاد پر ملک ٹوٹا۔ اب تو ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ علاقہ بہت دور تھا' مصائب تھے' مشکلات تھیں' سب کچھ تھا اب تو ہم دل کو بہلانے کے لئے یہ باتیں بھی کرتے ہیں کہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان ایک نہیں رہ سکتے تھے لیکن یہ تلخ حقیقت ہے کہ وطن عزیز کو حاصل کرنے کے لئے جو قربانیاں دی گئیں وہ فراموش نہیں کی جا سکتیں۔ ان اکابرین نے جنہوں نے جدوجہد کی ان کو نہیں بھلایا جا سکتا تواء پرہمیں غور کرنا ہو گا جیسے کہ ہمارے ایک معزز رکن کہہ رہے ہیں کہ جی یہ افواہ ہے یہ من گھڑت بات ہے لیکن جب انہوں نے بات کی تو اس سے انہوں نے خود ہی عندیہ دیا کہ یہ دلوں کی بات ہے تو ہمیں سوچنا پڑے گا کہ ایک بات کو نفی کرنے کے بعد جب دل کی گہرائیوں سے اس کا رشتہ استوار کر لیا جائے تو کچھ نہ کچھ یہ گہرائی میں ہے یا میں یہ کہوں گا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے جناب ۱۵ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کرتے ہیں نماز کے بعد پھر شروع کریں گے۔

(اجلاس کی کارروائی نماز ظہر کی ادائیگی کے لئے ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد اجلاس زیر صدارت جناب پریزائیڈنگ آفیسر (ملک محمد حیات) شروع ہوا)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ہاں جناب منہ صاحب آپ بولنا چاہیں گے۔ دو منٹ اور دیکھ لیتے ہیں۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب چیئرمین! تحریک التواءختم ہو گئی ہے

جناب پریزائڈنگ آفیسر۔ جی وہ تو ختم ہو گئی ہے اسے ملتوی کر دیا ہے وہ اگلے سیشن میں آئے گی یہ دوسرا مسئلہ ہے جس میں دو کو اکٹھا کیا گیا ہے میں پڑھ دیتا ہوں۔

iv) RE: POLITICAL SITUATION IN N.W.F.P.

Mr. Presiding Officer: Further discussion on the motion moved by Prof. Khurshid Ahmed on 13th February, 1994, regarding the current political situation in the country, with particular reference to the political crisis in N.W.F.P. and

Further discussion on adjournment motions of Dr. Muhammad Rehan and Hafiz Hussain Ahmed and motion under rule 194 of Dr. Muhammad Rehan, Mr. Shahzad Gul and Akhunzada Behrawar Saeed on the Presidential Proclamation made on 25th February, 1994 by imposing Governor's Rule in the province.

آپ اس پر بول رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں بول رہا تھا جی اگر یاد ہو تو۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ جو ہے وہ تو شروع ہے It has been adjourned the ruling has been given by the Chairman.

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ یہ اگلے سیشن کے لئے ڈیفر کر دیا ہے ویسے آپ تقریر کر سکتے ہیں موشن ڈیفر ہے اگلے سیشن کے لئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں تو ویسے اپنے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ علی حیدر صاحب وانٹ اپ تو اگلے سیشن میں لا منسٹر صاحب کریں گے۔ جی منہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب جب آپ نے ایک دفعہ رولنگ دے دی کہ وہ ڈیفر ہو تو اس پر تو کافی لمبی debate ہو گی۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ڈاکٹر صاحب آپ ۵ منٹ میں مکمل کرلیں اپنی تقریر۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! جو میں عرض کر رہا تھا کہ اگر تاریخ انسانی کو ہم پھرولیں تو آپ دیکھیں گے کہ بڑی بڑی قوموں کے عروج اور زوال کی داستانیں ہیں اگر ان کے حقائق معلوم کریں تو دو تین چیزیں وہاں سے ابھر کر آتی ہیں جس سے ان کا عروج بھی ہوا اور پھر وہ وجوہات بھی نظر آتی ہیں جو زوال کا باعث بنیں بحیثیت مسلمان اگر ہم ملت اسلامیہ کا عروج دیکھیں ابتداء دیکھیں حقائق دیکھیں تو ساری چیز واضح ہو جاتی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے قبل بہت سارے عرب قبائل ایک دوسرے سے دست و گریبان رہتے تھے اپنے تشخص کی خاطر ذاتی عصبیتوں کے بت تراشے تھے جب اسلام آیا تو اس نے یہی ایک سبق دیا کہ یہ بت پرستی ہے ذات پات علاقائیت' لسانیت اور چھوٹے بڑے کی تمیز عددی بت کو بھی انہوں نے ناقص قرار دیا جس کی وجہ سے آپ نے جناب چیئرمین! دیکھا کہ اسلام بر اعظموں تک پھیل گیا۔ اور ملت اسلامیہ ایک مسلمہ حقیقت بن کر ابھری لیکن جب ان میں تفرقہ پیدا ہوا۔ وہ کون سے حالات تھے اور پھر اگر یہ نزدیک کی میں بات کروں سلطنت عثمانیہ کو ہم ایک مثالی مسلمانوں کی مملکت (کہتے ہیں) جو براعظموں پر محیط تھی۔ اور بہت ساری قومیں اس کی قلم رو میں تھی تو وہاں سے پتہ چلتا ہے کہ جب ان کا عروج ہواتو ملت اسلامیہ نے یکجا ہو کر بت پرستی کو ترک کر دیا تھا۔ اس وجہ سے وہ مضبوط ہوکر ابھریں۔ اور جب بت پرستی شروع ہوئی علاقائیت شروع ہوئی لسانیت کا بت آیا اور اس قسم کی عصبیتوں نے سر اٹھایا۔ اور اس کو نہیں کچلا گیا تو وہی مسلمان قوم جو مضبوط تھی ۔ جو بر اعظموں پر حکمران تھے۔ اوران کا ایک ہی دارالخلافہ تھا ایک ہی خلیفہ تھا۔ وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئے اورکتنی مملکتیں اس میں سے وجود میں آئیں۔ پھر انہوں نے ہم سے بہلے لئے یہی بیماری ہمیں پاکستان میں رہتی ہے۔ مشرقی پاکستان ہم سے ٹوٹا اور ہم ایک دوسرے پر الزام تراشی پر لگے ہوئے ہیں کہ فلاں نے توڑ دیا ہے فلاں نے یہ کام کیا ہے ملک کبھی بھی فرد واحد سے نہیں ٹوٹتے واقعات سے ٹوٹتے ہیں حالات سے ٹوٹتے ہیں۔ عرصے پر محیط چیزوں سے ٹوٹتے ہیں اور یہ ہی بات مشرقی پاکستان کے ضمن میں بڑی آسانی سے کہی جا سکتی ہے کہ مشرقی پاکستان کے بھائیوں کو ہم نے وہ سلوک نہیں دیا جو ایک بھائی دوسرے بھائی سے سلوک کرتا ہے وہ حقوق نہیں دیئے جو مساوی حقوق

تھے ہم نے اسے کالونی سمجھا اور لوگوں پر ہم نے ظلم روا رکھے اور ایسے ایسے گورنر لگائے۔

اس حوالے سے جو بات میں بنیادی کرنا چاہتا تھا کہ جہاں کہیں بھی کسی ملک میں کسی خطے میں غیر جمہوری اور غیر نمائندہ حکومت مسلط ہو گی تو اس کے خدوخال عجیب و غریب ہوں گے۔ کیونکہ اس حکومت کا خاصہ ہوتا ہے کہ وہ علاقے کو دبا کر رکھتی ہے وہ انسانوں کے حقوق پر ڈاکہ زن ہوتی ہے اور خیالات پر۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ غیر نمائندہ حکومتیں آمرانہ حکومتیں انسانوں کو دولے شاہ کے چوہے بنا دیتی ہیں اور جیساکہ پاکستان میں ۱۹۵۸ء سے لے کر تین دفعہ مارشل لاء آیا اور اس نے بہت سارے لوگوں کو دولے شاہ کا چوہا بنایا جس کو لوہے کا خول پہنا دیا جاتا ہے بچپن میں۔ بلکہ ان کی سوچ پر ان کی تقریر اور تحریر پر لوہے کا خول پہنایا گیا اور اسی وجہ سے رکاوٹیں بڑھیں اندرون خانہ انسان کا بغض اور کینہ بڑھا۔ اور حقائق منظر عام پر نہیں آ سکے۔ تو مشرقی پاکستان شاخسانہ ہے۔ ان غیر نمائندہ حکومتوں کی وجہ سے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ تھوڑا مختصر کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اب میں تھوڑا سا سمیٹنے لگا ہوں۔ میں یہ باور کرانا چاہتا تھا۔ غیر جمہوری رویہ اور غیر سیاسی رویہ آمرانہ سوچ جب بھی کسی علاقے پر مسلط ہوتی ہے تو پھر اس قسم کے بال و پر نکلتے ہیں بلکہ اگر میں بلاخوف یہ کہوں کہ ۱۹۸۸ء میں جب میں ممبر منتخب ہوا تو میں پہلا ممبر تھا کہ میں یہ ریکارڈ پر لے آیا کہ آپ دیکھیں گے اور وہ موجود ہیں کہ ایم کیو ایم متعصب یا تعصب یا عصبیت کا ایک شاخسانہ ہے جو جنرل ضیاء الحق نے اپنی حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے بنائی۔ اس نے اس قسم کے بہت سے بت تراشے تھے اور ان میں سے ایک بت یہ بھی تھا۔ اس وجہ سے اس نے یہ بت مختلف مسلکوں کے بت، ذات پات کے بت، علاقائیت کے بت تراشے۔ بلکہ وہ تو آپ کو یاد ہو گا۔

جناب چیئرمین! آپ بھی اس set up میں رہے ہیں۔ وہ ان چیزوں کے تراشنے میں بہت ماہر تھا۔ اس نے ایسے ایسے کام کئے کہ فنکاروں کی کانفرنسیں۔ یہ ملنگوں کی کانفرنسیں اور علماء کی کانفرنسیں۔ مختلف مشائخ کی کانفرنسیں یعنی ان کا [XXXXXXXXX] تھا جس نے اس ملک پہ عصبیت دی اور اس میں سے ایک یہ عصبیت علاقائیت ابھرنے والی لسانی تربیت[XXXXXX]

بحکم جناب پریزائیڈنگ آفیسر الفاظ [XXXXXX] حذف کئے گئے

تو ایک لفظ ہے جو سارے کا سارا اس کے گرد گھومتا ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ لالیکا صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر [XXXXXX] جب حذف کرنے کا سوال آیا ہی ہے تو ہمارے وزیر صاحب کے ابتدائی کلمات میں لفظ پھرولنے کا آیا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لفظ پھرولنا انہوں نے کون سی لغت میں سے لیاہے۔ اس کی وضاحت ہونی چاہئیے یا پھر اجازت دے دی جائے کہ اردو کی بجائے جس زبان میں بھی کوئی چاہے خواہ وہ سرائیکی ہو' اردو ہو یا پنجابی ہو۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اب جو لفظ لُٹا اردو میں آگیا ہے تو پھرولنا بھی معمولی بات ہے۔

میاں عالم علی لالیکا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اجازت دے دی جائے کہ جس زبان میں کوئی چاہے بولے۔ انگریزی کو پنجابی میں بولے پنجابی کو اردو میں بولے اردو کو سرائیکی میں بولے یا دونوں کو ملا جلا کر بولے۔ کھلی اجازت ہونی چاہئیے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ ختم کریں ملک قاسم صاحب بھی ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں ختم کرتا ہوں میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ اردو کے معنی میں لشکری زبان اس میں عربی ' ہندی' فارسی' پنجابی' سرائیکی' ہندکو' پشتو تمام زبانوں کے الفاظ آتے ہیں اور مرکب سا بن چکا ہے اس لئے تو لشکری زبان کہتے ہیں اب ٹیلیویژن کس زبان کا لفظ ہے مجھے لالیکا صاحب بتائیں۔ کلوروفل کس زبان کا ہے۔ اس کا ترجمہ کیا ہے بات یہ ہے کہ ایسی باتیں نہیں جو میں نے دیکھی نہیں اب تو اردو میں بہت ساری چیزیں اور سرائیکی ملتی جلتی ہیں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ آپ نے [XXXXXX] حذف کر دیا ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جی ہاں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ چلو میں [XXXXXX] نہیں کہتا میں کہتا ہوں ایسی چیز تھی جو ہر چیز کو پارے کی صورت میں اتار لیتا تھا یعنی وہ ایسا پارہ تھا جو حکومت کے لئے----

میاں عالم علی لالیکا۔ میں وزیر صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو صاحب

بحکم جناب پریزائیڈنگ آفیسر الفاظ [XXXXX] حذف کئے گئے۔

یہاں موجود نہیں ہیں جو اپنے آپ کو defend نہیں کر سکتے ان کے بارے میں بولنے سے اجتناب کریں اور کہنے کو بہت کچھ ہے اور اگر انہیں کچھ نہیں ملتا تو پھر قائد اعظم سے شروع کر دیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ اور خاص کر میں لالیکا صاحب کی تائید کرتے ہوئے جو لوگ اس جہاں میں موجود نہیں ہیں۔ کیوں آپ لوگ اپنی نیند خراب کرنے کے لئے روحوں کو بلاتے ہیں۔ اس ہاؤس میں تو وہ روح آ نہیں سکے گی۔ ڈاکٹر صاحب کے گھر تو وہ روح ضرور آئے گی۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ جناب آپ ختم کریں۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

سید علی حیدر۔ جناب یہ کس ایجنڈے پر debate ہو رہی ہے۔ اگر ایجنڈے پر debate نہیں چلے گی تو پھر ہم کورم کو اٹھائیں گے جناب چیئرمین۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ جناب اس کو آپ ختم کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں صرف یہ بات باور کرانا چاہتا تھا کہ جس ملک میں غیر جمہوری اور غیر نمائندہ صورت حال ہو۔ میں ختم کرتا ہوں آپ گھبرائیں نہیں میں آگے نہیں جاتا تو اس وجہ سے یہ ملک ٹوٹتے ہیں۔ یہ لسانی تنظیمیں بنتی ہیں اور اس قسم کے اندرون خانہ سازشیں چلتی ہیں جمہوریت کو آپ جگہ دیں۔ یہ ملک ووٹ کی بنیاد پر بنا ہے' ووٹ کے تقدس کو پامال نہ ہونے دیں میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ ملک قاسم صاحب آپ کچھ فرمائیں گے۔

Malik Muhammad Qasim: Thank you, Sir. Actually I will just take two or three minutes. I hope now the Frontier issue is there. It is there.

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ جو بھی ہے منہ صاحب آئیں گے تو دیکھیں گے۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I hope now the Frontier issue which you accede to, Sir, that that should be taken up. So, I will just say a few words on that. Sir, people have been incriminating each other since so many days in this House. I will not do that. But I do want to point out one thing that in the

Constitution it is provided that a no-confidence can be made and this Constitution is that Constitution which is a totally ammended Constitution, if anybody has any objection, if anybody feels that this provision of 'no confidence' is not a good provision then I just want to point out to then and to the opposition and the leader of the Opposition in the National Assembly that it is this 1973 Constitution which has been totally ammended and we have been making noises against it. We have been tried for treason for protecting 1973 Constitution that this provision was there when whole of the Constitution was ammended this provision was not ammended. I am for this provision because if there is no 'No Confidence Motion' provision then the government will become a dictatorship, then it will become irremoveable even if it does everything against the interest of the country. There will be no method to change that Government but if certain people are against this provision then I must point out to then that they were party in ammending this Constitution when it was ammended in 1985. I am not talking of martial law Ordinances though they were in power at that time, by Martial Law Order this was totally changed. But I am talking of the ammended Constitution that it was ammended through the 1985 Assembly and Later on also. But this provision was not changed though most of the Constitution was changed and if they feel that this is not the correct position, if they feel that this should not be there though they themselve acted under these provisions against Mohtarma Benazir Bhutto Government in 1990 when they went in the ' no confidence' against her. They themselves used this provision but I forgive them for that, I do not even want to refer to that, I do not want to refer to what they say about the Constitution, to hell with this Constitution or anything like that, but I do want to beg of then if they really want to......they really believe in democracy, if they really have any interest of the country as they are day in and

day out talking about the interest of the country. Even yesterday, I saw it on TV last night that the Prime Minister has invited Opposition that come on let us sit down and let us go into these provisions and let us take them into consideration what ammendments are to be made in the Constitution. If they feel that this ' No confidence ' provision is a bad provision then there is no idea to give threats, that there is no idea to say that we have been doing this thing and all this debate which has been going on, I do not want to repeat that all those threats which have been given, I was told just now by some of the correspondents that the Peshawar High Court has given a verdict against the verdict of the Speaker and has allowed those two members to remain the members of the legislature or provincial legislature of the Frontier province. I do not want to go into that also. The Speaker said something, the High Court feels that was not correct and they have annulled it.I do not want to go into this thing that what facts have been given, I do not want to go into anything-else but I do beg of these people that if they really believe in the interest of this country, it is not fair that you hail the Constitution to come into

I am not talking of General Muhammad Zia-ul-Haq, I do not talk about the people who have left this world, I am talking of the present people who are in Opposition. There are some among them the ones who are sitting here and even sitting on the front benches. We worked together for the restoration of democracy, I feel hurt when they or their allies now talk and say that to hell with the Consititution. When we were together, we suffered both of us suffered for the preservation of the Constitution, for the preservation of all these bodies. We were working and saying that there should be elected, democratic bodies and these institutions should remain there. If they were allies at that time also, they held the

Constitution to come into power. Now, they want to hold the Constitution to come back into power because they are not in power. This is not fair and at the same time they talk of democracy, at the same time they talk of the interest of the country. The debate I was hearing, the matter which has been given up, the matter which you have been pleased to postpone. I have heard things which hurt me. Let me tell you that it is not only the division of Sindh which is talked about, it is the division of Punjab which is also talked about, these are no answers. If we don't want to give, if we don't want to be fair with the people of Pakistan to whichever community to whichever nationality they may belong, they are Pakistanis. If Sindh is divided, Pakistan is divided, if the Punjab is divided,Pakistan is divided, if Frontier Province is divided, Pakistan is divided if Baluchistan is divided, Pakistan is divided unless and until it is done with the wishes of the people. Unless and until it is done with the amendment of the Constitution. I am not saying that amendment in the Constitution cannot come, it can come but if it is done against the wishes of the people it is the division of Pakistan. I agree with Mr. Ijaz Ali Jatoi, I think he pointed out and I don't know Hafiz Sahib pointed out and they said

جاگو پنجاب

Movement.........It has started in the Punjab also, it is a matter shame I would say for the Punjabis for the Pakistanis if we talk

جاگو پنجاب

and if we don't talk

جاگو پاکستان

In the same manner if we talk

جاگو پٹھان، جاگو بلوچ، جاگو مہاجر، جاگو سندھی

which is the matter of shame for all of us. It is the question of

and it is the question of the rights of people of all who were living in Pakistan. They may be living in Sindh, they may be living in any other Province of the country. It is a refuge which they take then we do not act according to justice and we do not go into the rights of the people who are suffering whether they are Sindhis, whether they are Mahajir, it is a shame that 50 years have passed and this morning Agha Sahib was talking about the people who are not being given the services and quota in Balochistan. Fifty years have passed that Pakistan was created. Any Government of Pakistan, I am not concerned our government, I am concerned whether it is Nawaz Shrif's government or General Zia-ul-Haq's government or any other government of Pakistan. It was primary duty of each and every government that by now they should have seen that the people in each Province get their quota and people in each Province have risen so much have become at par, so much that the question of merit should have been there. Now after 50 years but even today the people are suffering because of the lack of facilities. Because we say in Balochistan we can't get such people, therefore, we have to bring people from the other provinces even for the sake of labour in industries. And in the same manner in the backward areas of the Punjab you have to import people from other cities because you can't get and this is a threat that a rich man living in my district of Bahawalnagar, if his son studies in Bahawalnagar he cannot compete with the boy who studies in Lahore or a boy who studies in Karachi. The Institutions the opportunities, the way they get their education, the people who teach them it is far superior, my son cannot compete if he has been educated in Bahawalnagar with a poor boy, who has been educated in Lahore or who has been educated in Karachi or may be who has been educated in Peshawar,

he can't compete with that bacause he doesn't have the opportunity to learn what the other boys were being taught.

Therefore, Sir, it is just this thing that we don't want to give equal rights to the people that we come in these things of Mohajir and Pathan and Punjabi and then Saraiki and then other things. These are excuses, I remember my friend Aijaz's father once I talked to him we were members together in 1965 Assembly and I talked to him after the imposition of Yahya's Martial Law. I am for Sindhis, I am for everybody I consider everybody a Pakistani, this country cannot exist if this thing continues in this manner in this country. A time has come that it has to be stopped, this has to be finished. instead of improving the lot of the people we keep on making these excuses,

کہ فلاں نے کیا، فلاں نے نہیں کیا۔ فلاں جگہ پر نہیں ہوا۔ فلاں گورنمنٹ نے نہیں کیا۔ ہم سب نہیں کرتے۔

It has to be done at par; everybody has to be treated equally and if everybody is treated equally. I am sure Sir, nobody will talk of Sindh, nobody will talk of dividing Sindh, nobody will talk of dividing Punjab. What is this nonsense which Punjabis give,

کہ پنجاب کے تین صوبے کر دو۔ اس سے پھر یہ چھوٹے صوبے خوش ہو جائیں گے۔ وہ خوش نہیں ہوں گے۔

Let me tell you that even in Senate where you did not have majority you are going to creat majority for the Punjab I am a Punjabi and I am proud to be a Punjabi but this is a threat, this is what the smaller provinces are going to tell us, then those intellectuals who talk of dividing Punjab into three different provinces then Balochistan would be happy and Sindh would be happy-nobody would be happy unless the rights are given to them. And I was referring to Aijaz's father. I

remember that when that Martial Law was imposed a Sindhi Chief Engineer was being tried for corruption because a forty miles road or something like that which was not in existence he has shown in existence, I just laughed then and I said that if he is a Sindhi Chief Engineer then the road was also in Sindh, I am not referring to it as sort of sarcastically or anything like that, I just laughed and I said,

جتوئی صاحب اگر یہ ہوتا پنجابی یا یہ سندھی ہوتا پنجاب میں یا یہ پنجابی چیف انجینئر ہوتا اور وہ کہتا کہ میں نے یہ چالیس میل سڑک بنائی ہے۔ میں نے کہا یہ سب ایک قوم ہے۔ ایک نسل ہے of corrupt people in this country, of exploiters in this country, جو ایکسپلائٹ کرتے ہیں وہ پنجابی ہوتا ہے پنجاب میں ہوتا ہے، پنجابیوں کو کھاتا ہے۔ پنجاب میں وہ سڑک نہیں بنتی

and in the same manner this Sindhi Chief Engineer said that road is there, a forty miles of road in Sindh, it did not exist at all. They are not concerned, they just want to use these words of Mohajir, Sindhi, Punjabi just for the sake of personal reasons and personal exploitation. They don't use it because a poor Sindhi is suffering or a poor Punjabi is suffering or a poor Pathan is suffering or a pooor Baloch is suffering or a poor Mohajir is suffering. It is just for selfish motives and selfish reasons. It is a pure and simple exploitation. Here, I want to contradict Aijaz Jatoi and I am proud to say that this country was created by the people of minority Provinces of India and by the sacrifices of the Bangalies, we did not treat them at par. And therefore, they feel today in Pakistan in that manner and this is what the Bangalies also felt and the people who had created Pakistan, I may have voted, my elders may have voted, I did not belong to that part of the country which I thought will not come into Pakistan but the Bangalis and the people belonging to minority provinces of the Indian sub-continent they voted for Pakistan, they worked for Pakistan and knowing fully that minority provinces will not be part of

Pakistan. I am proud of them. I consider them better Pakistanis than myself. They should not be treated in that manner but they should also realise. I have seen that the leaders are saying that

غلط بن گیا پاکستان

If Pakistan had not been created, if Pakistan was not there with all its bad points, with all the exploitations in this country, it is my country, I am proud of it my condition would have been the same which is of the Indian Muslims today in India. If this country had not been created and my friends who feel and talk that this country should not have been created,

غلطی سے بن گیا۔ فلاں ہو گیا۔ یہ ہو گیا

they would have seen what would have been their condition in India- in the United India, if Pakistan had not been created. This is not fair, this is unfair. We say

کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں۔ یہ ابھی صبح یہاں پہ کہا گیا کہ جی مقدمے بننے چاہئیں ان کے اوپر کہ انہوں نے ایسی بات کی ہے۔ فلاں کی ہے وغیرہ۔

Let us create conditions, on the basis which all should feel to unite Pakistan. Let us create conditions but I am sorry to say, I did not want to criticize the Opposition at all, I am coming to the frontier situation connecting it with what has been said that how can this country improve that one time if no confidence suits me, I bring in 'no-confidence'. At the other time the 'no confidence' does not suit me, I say everything against 'no confidence' and I say let us destroy the Constitution. How that hell is this country going to be improved? It is farce- We are playing with the fate of the people of Pakistan. We are playing just becausewe are in a position t do so just because we have been born in families or if we have been born in those homes where we can come into these legislatures by any

method or anything like that or for that matter, we can occupy the Chair whether it is through democratic method, undemocratic, method, Martial Law or any other method? Sir, this is the reason that at one time you feel that this suits you, therefore , this is very fair and at the other time you feel that this does not suit you, therefore, you want to do anything. I am not saying, I am not - even the present government of which I am a part, I am not trying to defend it but I must say:

کہ ہر چیز کو برابری سے تولیں۔ اگر suit کرتی ہے تو تب۔ اگر بری ہے۔ تو میرے لئے بھی بری ہے اور اگر اچھی ہے تو سب کے لئے اچھی ہے۔ یہ صرف یہ نہیں ہو گا۔

Let me warn them, who talk of Martial Laws and everything, let me warn them that every time when a democratic government has gone, bad democratic government or a good democratic government. Sir, I concede, if we were good, if the politicians were good, I concede to this, if we are good, if we have the good of the country at heart, no Martial Law can be imposed in the country. But if we have different values, if one thing is good at one time and the same thing is bad at same other time, S.., then I don't know what can happen but I would like to know - I am Ayub Khani. Mind you, I am not ashamed of saying that I was with him, not in Martial Law, but after that whatever sort of democracy had come after that but I consider his period a golden period. Let me tell you, but it is a fact that he was not an angle. Even on account of that government it was immediately after that, that the things went wrong with East Pakistan and there is no doubt about it that the amount of work and the amount of development what Ayub Khan had done in East Pakistan no government and then even the Bangla Desh Governments have not done that. But, in East Pakistan, it was on account of Martial Laws. Let us not talk of Martial Laws. Let us not say how does it behove a person? That if I say

آ جائے مارشل لا۔ میں تو کرسی پر نہیں بیٹھا ہوا میرا کیا جائے گا جو بیٹھے ہوئے ہیں ان کا جائے

گا۔ سب کا جانے گا یہ ملک سب کا ہے اگر میں تباہ ہوں گا تو یہ بھی تباہ ہوں گے اگر یہ تباہ ہوں گے تو میں بھی تباہ ہوں گا۔

This is what we have to bring in and, therefore, Sir, I end by saying that even the Prime Minister has offered them yesterday that if they feel that the ' no confidence ' clause is not good let us thrown it out. I am for 'no confidence '. I am not against ' no confidence ' clause but if the Opposition feels, if the Leader of the Opposition feels that ' no confidence' clause is not a good clause let us sit together, let us talk of it. I am not blaming you, I am balming myself also. Let us not destroy this country because when you are in power I should be against you and when I am in power you should be against me. Let us sit down, let us talk, let us have a dialogue whatever you find bad in the Constitution let us sit down and remove it and in that (Ijaz) include the autonomy of the provinces also. I am a Muslim Leaguer. I believe in a strong centre.

لیکن بہت پانی گزر چکا ہے پلوں کے نیچے سے

Things have gone. The things are not those which were in 1947. We were one nation in 1947. I may have not tolerated when you talked of so many nationalaties and all that. But today, I tolerate, I accept it because the fault was ours. The fault was our generation's fault. Let us now, you and I Sir, if they are not at the fag end of their lives sit down and work in a manner by which we can run this country democrtically, Constitutionally and in a proper mannner. That is what we should do and that is what is happening in the Frontier. Whatever is the decision of the Assembly that should be accepted by tall whether the Peoples Party or Junejo League or Nawaz League or ANP or anyother league including myself Sir, we should all accept what the people want but those people should also realize that they should not change their loyalties everyday because they change their

loyalties and that also destroys democracy in the country. Thank you, Sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you. Matta Sahib.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Thank you very much Mr. Chairman.

It is rather late in the day and I feel that you have thrown the chocest pieces of the flesh that were available to the treasury and we have had good sermons from them. First we were enlightened by the honourable Minister who once rather twice was the Minister for Parliamentary Affairs and now I frequently forget which Ministry he is heading but he is a very important Parliamentarian and he has given us a history. The other one for whom I have great respect because he has fought for democracy and has suffered for decmocracy but by virtue of station that he now holds and the company that he now holds I think that he has mixed up the interest of the country and the bit of the better that we are here now to discuss in this House, Sir. The question is as he said that how are we promoting democracy and Constitution in this country. And further have we ever learnt any lessons from our past history or not? Pakistan Sir, I have often repeated it and I don't like to repeat often but Pakistan has sufferedа lot and undergone tremendous bad experiences, traumatic, tragic and dramatic experiences in its rather short history. And so much so that the country has broken. And how has it broken Sir? Let me say it at the very outset that it has broken on the touchstone of federalism. It broke away, East Pakistan broke away and became Bangla Desh. Because the rights of those people, the innate and inalienable rights of those people, the premedieval rights of those people which man brought from the past, they were denied in the country. And the East Pakistanis or the Bengalis joined Paksitan. Because they hoped that they will go towards a better life, towards a more

prosperous life, towards a more settled life, towards a more peaceful life. Their children will be happy in the land of their chosing. But what they found was the reverse of it, only mere verbiage and mere rhetoric cannot fill either the stomach or dreams of the people. Every person who is born on this earth, it is through the will of God and through the process of nature. We cannot deny realities just because we feel that they are bad. We have to live with realities. And one of the baise realities of this country is that in this country as we find it today there are nationalities. And there is also a dark cloud, I will not use a stronger word, if I would then I would say that there is a curse of history on this country. Because in this history those things have failed which should have succeeded and which should failed have succeeded. In this country ~~the~~ best Constitution or the best Modus Operandi for a political system would have been to have a loose federation, to have maximum autonomy given to the nationalities residing and dwelling in this land. But what have we done in the name of the state, in the name of Islam, in the name of sentimental appeals to the nation to the theory of nationalism, we have concentrated power, or trying to concentrate power in the centre and that led us time and again to this discard; to disaffection and even to disintegration.

Now, it is not a mere constitutional question here as they have pointed out, not a mere rigmarole it is the root question in this country, whether you want to promote federalism or not. If we want to promote federalism then we have to give rights to the provinces. All provinces and all electorates in the provinces may not be as wise as those in the bigger and the more advance provinces but the question is that they are entitled to the rights which we admit that they have.

Now, if the people in the Frontier say through wrong vote, through a wrong choice, even if they go for a man to be their representative every body has

to acknowledge their right. Now there what has happened is that as a result of the elections which were recently conducted a coalition which enjoyed majority it in a further alliance with the independent members formed the Government. It may not has been the best of governments, because the majority was not absolute, but on the other side, on the Opposition side the majority was even less. So, the only choice before this relative majority was to invite independents because there were eleven or more independents in the Assembly to invite them and form a government so that it becomes a stable political Province. And further on to serve the interest of the people. Now, if a better choice has been available, may be, a better choice would have been made, but since the better choice was not available, it was the only choice for the majority coalition to induct independents into the government. Now, had we in the centre left that Province to itself, had we not intervened from the centre, had we tolerated, at least, in one Province a government other than what the Central Government desires then things would have run smoothly. And possibly they would have run in a manner less rough than we have now have an experience. But what happened Sir, We are not against the right of no-confidence vote by the members of any elected Assembly. But the manner in which this no-confidence vote was manipulated that is most objectionable. And if this manipulation had led to something which would be for the betterment of that Province and the betterment of the country then still we could condone certain malpratices. But we rightly and clearly charged that it is detrimental to the larger interests of the country and to the specific interests of the Province. What has come as a result, Sir, because people are suspicious about the intentions of the Centre, because of the past history of this country when Centre intervened it elicited a very violent response from the population of that province. And why

have these things occured, which have now occured? Because there was a strong reaction, because people were afraid that the mandate that we have given to certain people is being snatched away from them. Not by those persons who sit in the Assembly of the Frontier Province, but by hands which are extended into the Province from Islamabad.

Now, the most objectionable aspect of the matter is that the whole drama has been manipulated from Islamabad. If it had orginated there indigenously, it would have been another matter; it would then have been a constitutional matter but this is a manipulation from Islamabad, Sir. Now, tell me to whose interest is it, which has bred instability; now, again once again, hardly 4 months away from the past elections it has bred instability into the political system, again. Now, I ask those people, those members the Ministers and even the Prime Minister, whose interest are they serving. What type of democracy do we want in this country? We want a democracy where the Centre will have authority over thingswhich are Central and the Provinces will be left to have authorities over subjectswhich are provincial. Not only will they be left but they will be encouraged. The people of the provinces, particularly the smaller provinces, will have to be given the assurance and confidence that they will live in this country as equal and independent citizens.

Constitution, Sir, is an instrument; Constitution is an instrument which furthers the purpose of the State. If the Constitution cannot fullfil the purpose of the interests of the State, of the aims of the State then that Constitution becomes redundant. You have seen, Sir, that in the existence of the Constitutions, constitutional systems and political systems have failed. So, what we emphasize is that we should not go by the mere letter of the Constitution all the time, but we

should have space in our minds enough to encourage the true spirit of federalism in this country and to give people confidence and hope to live in this country as equalcitizens. Sir, I honestly tell you that this question has been debated form democratic point of view but what I feel more perturbed aboutis the principle of federalism in this country. Democracy as you know, Sir, prevails in the world, in different countries, in different shapes. In certain places, there are Presidential systems, in others parliamentary systems; in certain places we have proportionate representations;different types of voting. But the essense of the state is how people feel about it. If the Anglo-saxon, in Britain are happy with their parliamentary system and Anglo-saxons in America are happy with the Presidential form of system but their direction of mind is still Anglo-saxon.

Now, in this country the Leader of the House was carried away by emotions and although he once said that I am proud of being a Punjabi and then he said we should not talk about Punjabis and Pakhtoons. I say, as he has said in unguarded moment that he is proud of being a Punjabi, all of us are entitled to be proud of what we are and it does not harm anybody. If I am a Pashtoon, I am proud of it and it should not harm my brother who is a Punjabi and he is proud of being a Punjabi but that Pakhtoons and Punjabis and Sindhis and Balochis exist in this land, this will be accepted by everybody. This is a fact which cannot be denied and we feel that from time to time efforts are made, sometimes open and sometimes veiled to deny the entities of these people who have been inhabiting in this land forthousands of years. Now, that fear is at the root of all this mistrust and it breads even with a small breaze, suspicion is bred, beacuse there are genuine reasons for those doubts and suspicions. I think, the Prime Minister who is so well versed in politics, who has got education in the West and who has gone through

good quantum of adversity, I think, she should have thought fifty times for disturbing the political process in a small Province.

Mr. Presiding Officer: Please wind up.

Mr. Bashir Ahmed Matta: As you will recall, Sir, I am going to wind up. As you would recall when this government came in to being and even when Mr. Leghari was elected as the Presidnet of this country, I, time and again, said that one thing you should guard against is that you should not repeat the follies of the past. You should not repeat the mistakes and blunders which were committed 20 years ago in a similar political set up. But it is said that all those things which we said and others like me have said, have fallen on deaf ears. Even now I say that the Centre should earnestly ponder over this matter. It should consider this matter. It should give a guarantee, surety and encouragement to the rights of the people dwelling in the smaller Provinces. If we throw power to the people to various nationlities and provinces composing this country, we will provide an infused stability into the system of this country. But if follow the reverse direction then the history is before you,your own history, and the history of this country and one cannot say what will happen to this country when the rulers at the centre behave so irresponsible. Thnak you very much.

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ شکریہ متہ صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ شکریہ جناب چیئرمین! مجھے احساس ہے کہ یہ سب لوگ جانا بھی چاہتے ہیں۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ تھوڑا بریف رکھیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! فرنٹیر کی جو situation ہے اگر آپ موازنہ کریں تو اس کی situation روز بروز change ہوتی جا رہی ہے۔ ۱۹۹۲ء کے الیکشن جو

اکتوبر میں ہونے تھے۔ جناب چیئرمین! اسکے جو results آئے تھے ان میں کسی بھی پارٹی کو مرکزی حکومت بنانے کے لئے ممبروں کی جو required number of votes چاہئیے تھے وہ نہیں ملے۔ نتیجے میں مرکز میں بھی coalition government بنی، پنجاب میں بھی coalition government بنی، سرحد میں بھی coalition government بنی اور بلوچستان میں بھی coalition government بنی، سوائے ایک صوبے کے، صوبہ سندھ میں جہاں پر پیپلز پارٹی کو اکثریت حاصل ہوئی اور جہاں انہوں نے حکومت بنائی۔ اب تھوڑا سا اگر پیچھے جائیں جناب چیئرمین! ۱۹۷۰ء میں انتخابات ہونے مشترکہ پاکستان کے مشرقی اور مغربی پاکستان کے اکٹھے نومبر میں۔ ان میں جناب چیئرمین! مغربی پاکستان میں دو سیاسی پارٹیوں کو جو required majority تھی، اکثریت تھی وہ ملی نیپ اور پیپلز پارٹی کو مغربی پاکستان میں اور عوامی لیگ شیخ مجیب الرحمن کو مشرقی پاکستان میں۔ اس کے بعد جناب چیئرمین! ایسٹ پاکستان نے اپنا کلیم داخل کیا کہ ہمیں حکومت بنانے کا حق ہے کوئی ۲۲ سال تک چھوٹے صوبے نے، اس وقت، West Pakistan was a Province چھوٹے صوبے نے بڑے صوبے پر حکمرانی کی ہے اس لئے اب یہ ہمارا حق بنتا ہے اور کیونکہ ہمیں مینڈیٹ ملا ہے لوگوں سے as a one single party جناب چیئرمین! اس کو نہیں مانا گیا۔ نتیجے میں یہ ملک دو حصوں میں بٹ گیا اکثریت اقلیت کو چھوڑ کے چلی گئی اور یہ حق ان کا بھی بنتا تھا کہ اگر وہ کہتے کہ ہم پاکستان ہیں کیونکہ وہ اکثریت میں تھے ہم اقلیت میں تھے۔ کئی لاکھ بےگناہ آدمی مارے گئے۔ پہلے ان پر فوج کشی کی گئی۔ حق حکمرانی مانگنے پر فوج کشی کی گئی۔ کئی لاکھ بےگناہ بنگالی مارے گئے۔ نتیجے میں یہ ملک الگ ہوا۔ دو حصوں میں بٹا۔ اس وقت میں اس controversy میں نہیں جانا چاہتا کہ کیا ہوا اور کس طرح ہوا۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ وقت، تاریخ اور عوام کسی نہ کسی موڑ پر فیصلہ کریں گے کہ وہ بٹوارہ صحیح تھا یا غلط تھا اور اس بٹوارہ کے کون ذمہ دار تھے۔ یہ تاریخ کا ایک حصہ ہے اور میں اس کو تاریخ پر چھوڑتا ہوں جب تاریخ اپنے آپ کو repeat کرے گی تب یہ اس موڑ پر اس قوم کو پتہ پڑے گا کہ کون ذمہ دار تھا اور ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ اس پہ بات کریں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! میں اسی پر آ رہا ہوں۔ اس کے

بعد جناب چیئرمین! یہاں جو گورنمنٹ قائم ہوئی، اس میں محترم مرحوم ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے مرکز میں حکومت قائم کی اور نیپ کی گورنمنٹ بنی دو صوبوں میں۔ پنجاب اور سندھ کے اندر پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوئی۔ جناب چیئرمین! یہ بھی آپ کو علم ہو گا کہ کل جب وزیر اعظم کا انٹرویو آ رہا تھا، انہوں نے کہا کہ ہم Constitutional ammendments اور floor crossing, political parties act of 1962 کو مشروط کرتے ہیں اپوزیشن کے attitude کے اوپر۔ جناب چیئرمین! اس وقت کی اپوزیشن نے، نیپ کے روپ میں ۱۹۷۳ء کے آئین پر یہاں آکر positive sign دکھاتے ہوئے sign بھی کئے اور اکٹھے بھی چلے لیکن ہم نے کیا کیا witness نہیں کیا کہ کس طرح اسمبلیوں کے ممبروں کو جوتے مارے گئے۔ یہ بھی آپ کو پتہ ہے۔ جناب چیئرمین! اس کے بعد معاملہ اس حد تک گیا------

(مداخلت)

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب میں فرنٹیئر کی بات کر رہا ہوں۔ معاملہ اس حد تک گیا کہ بلوچستان اور فرنٹیئر کی جو نیپ کی گورنمنٹ تھیں، ان میں سے ایک گورنمنٹ کو dismiss کیا گیا۔ عطاء اللہ مینگل کی گورنمنٹ کو dismiss کیا گیا۔ وہ کیوں کیا گیا اس کی ساری جو backgound ہے، جناب چیئرمین! اس کے متعلق آپ کے اسی ہاؤس میں ہم نے ۱۹۸۸ میں یہی کہا ہے اور ۱۹۸۹ء میں بھی کہا ہے۔ جب جب بھی political discussions ہوئی ہیں، ہم نے اس بات کو دہرایا ہے یہ on record کہ بلوچستان میں کیا ہوا تھا۔ اور اس وقت کے گورنر مرحوم غوث بخش بزنجو صاحب جو یہاں اسلام آباد میں موجود تھے۔ جب وہ واپس بلوچستان جانے لگے بطور گورنر ان کو اسلام آباد ایئر پورٹ پر arrest کیا گیا۔

Syed Iqbal Haider: Question?

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اپنے سینئر لوگوں سے پوچھیں تو آپ کو Question کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ میں جناب ذرا background دینا چاہتا ہوں، آپ اس وقت اس پارٹی میں نہیں تھے اقبال حیدر صاحب، اور ہم اس وقت founder member تھے اس پارٹی میں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ موضوع پر آئیں۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ میں اسی کی طرف آ رہا ہوں کہ گورنر کو arrest کیا گیا اور In retaliation Frontier Government نے استعفیٰ دیا۔ اب جناب چیئرمین! یہاں جو Constitutional باتیں کی گئی ہیں میں ان کی طرف آتا ہوں۔ Vote of no confidence پیش کرنا کوئی گناہ نہیں ہے ہم اسکو مانتے ہیں۔ It is a democratic right of any political party to move a vote of no confidence. سب سے پہلے تو میں یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ جناب چیئرمین! ہاں ہمارا political culture اس حد تک develop نہیں ہوا ہے' ہمارے ذہن اس حد تک decmocratic نہیں ہوئے ہیں کہ ہم minority government کو بھی چلتے ہوئے دیکھ سکیں۔ حالانکہ ہندوستان میں' آپ کے پڑوسی ملک میں' ہم نے یہ دیکھا ہے کہ minority governments بھی چلی ہیں اور کئی اور مہذب democratic ملکوں یہ democratic norms ہیں' یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے minority governments چلیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ جو کسی حکومت میں sitting Ministers ہوں اگر وہ اپنی Ministry چھوڑ کر defection کرتے ہیں یا floor cross کرتے ہیں to get what? اگر اس کو چیف منسٹری ملتی ہے تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن اگر پانچ چھ سات آٹھ وزراء اپنی وزارتیں چھوڑ کر جو ان کو من پسند وزارتیں دی گئی تھیں' ان کو چھوڑ کر floor cross کرتے ہیں تو یہ بات چھوٹے سے بچے کو بھی حساب کے لئے دیں تو وہ 2+2=4 کر کے آپ کو بتا دے گا کہ جی اگر Ministry چھوڑ کر میں دوبارہ یہ ساری de-establizing vote of no confidence کر کے' اس پورے process میں جاکر' اس کے بعد دوبارہ وہی وزیر بنوں گا' اور اس کے بیچ میں کچھ لفافہ اور لوٹا کریسی نہیں ہو گی تو میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

ہم نے تو جناب چیئرمین! یہاں تک witness کیا ہے hundred and fifty lotas crossed floor in one day in Punjab Assembly جناب چیئرمین! میں یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں جو sitting منسٹر استعفیٰ دے کر کسی پارٹی کو بھی defect کر کے عوام کو بھی جس بنیاد پر ووٹ لئے ہیں آگے بڑھ کر بغیر کسی لالچ کے اور بغیر کسی under hand لفافے کے طور پر پیش کیا گیا ہو اس کے بغیر کوئی مانے یہ بات میں نہیں مانتا پہلی بات تو یہ ہے۔

دوسری بات جناب چیئرمین! اسی فلور کراسنگ کے اوپر اسی پولیٹیکل پارٹی ایکٹ کے اوپر' اسی آئینی بحران کے اوپر Constitutional disarchy کے اوپر ہم نے جناب چیئرمین! اسے

پی سی کا struggle کیا تھا یہاں اس ملک میں struggles ہونے اوراس کے نتائج آئے ہیں بڑے بڑے dictators ان struggles کے آگے جھک گئے ہیں یہ اعصاب کی جنگ ہوتی ہے کوئی مذاق کی بات نہیں ہے۔ یہ کہہ دیناکہ کوئی struggle چلائے گا تو ہمیں کچھ نہیں ہوگا۔ جناب میں نہیں سمجھتا ہوں اس ملک میں ہم نے witness کیا ہے کہ بڑے بڑے struggles جب چلے تو بڑے بڑے جابر اس کے آگے جھکے ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو بتا دوں کہ ہم نے اے پی سی کی جدوجہد کے دوران وہی پولٹیکل پارٹی جو آج حذب اقتدار میں ہے اسی پولیٹیکل پارٹی نےاے پی سی کی struggleکے دوران بار بار جلسوں میں اور کئی forums پر اور کئی اے پی سی کی میٹنگز میں یہ بات کی تھی کہ ہم Constitutional crisis کو ختم کرنے کے لئے Constitutional package deal لائیں گے۔ ہم آٹھویں ترمیم کوختم کریں گے ؛ ہم پولیٹیکل پارٹیز میں وہ ترامیم کریں گے جہاں کسی کے لئے لوٹا بننا ممکن ہو سکے نہ کسی کا لفافہ بننا۔ جناب چیئرمین! آپ کے اس شہر کے اندر آج کے اخبارات پڑھ لیں کل جس وزیر اعظم ہاؤس میں بیٹھ کر ایک لوٹے کو اپنی پارٹی میں شامل کیا گیا اور آخر میں کہا گیا ہم باقیوں کو بھی welcome کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کسی مہذب ملک میں دنیا کے کسی ایسے ملک میں جہاں پر democratic norms ہوتے تو آج اس گورنمنٹ کا failure ہو جاتا ایک ایسی premises کو استعمال کر کے آپ کسی کو شامل کروا رہے ہیں فلور کراس کروا کے۔ میں نہیں کہتا کہ کسی پارٹی میں شامل ہونا گناہ ہے لیکن فلور کراس کر کے اور اس میں کسی پرائم منسٹر کا شوہر شامل ہو جناب چیئرمین! جو پولیٹیکل پارٹی جب struggle میں ہوتی ہے اس کی آٹھویں ترمیم کے بارے میں commitment کو آج کیا ہو گیا ہے آٹھویں ترمیم پر خاموشی ہوگئی ہے کیونکہ صدر اپنا بن گیا ہے۔ بس ختم۔ ہم یہی تو ان کو کہتے تھے جب ۸۸۔ میں وہ اقتدار میں آئے تھے جناب آپ تاریخی فیصلے کریں گے آج اگر غلام اسحاق خان اور آپ اکٹھے ہیں تو کل اکٹھے نہیں ہوں گے آج پیپلز پارٹی اقتدار میں ہےتو کل نہیں ہوگی کل کی جو جماعت حزب اختلاف میں تھی اور آج حکمرانی میں ہے تو آج کے کل ہوں گے لیکن ہم قوم کے مفاد میں کوئی historical decision لیں گے یا ہم صرف انہی چیزوں میں الجھے رہیں گے اس نے نہیں کیا اس لئے میں نہیں کروں گی یہ تو اس کا کام ہے اس لئے میں نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین! یہ آپ کی پولیٹیکل پارٹیز سے firm commitment تھی آٹھویں ترمیم یہ آپ کی firm commitment تھی Constitutional package یہ آپ کی فرم commitment تھی آٹھویں ترمیم۔ اب میں سمجھتا ہوں آپ اس سے ہٹ رہے ہیں آپ اس کو conditional کرتے جا رہے ہیں کل آپ آٹھویں ترمیم کو conditional کریں گے کل آپ اس ملک میں جو Constitutional disarchy موجود ہے اس کو آپ conditional کریں گے کسی طرح آپ conditional کریں گے۔ آپ historical decision لیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اکثریت نہیں جناب آپ کے پاس کیسے اکثریت نہیں ہے آپ ملک و قوم کے مفاد میں کوئی legislation لے آئیں کسی کی ہمت نہیں کہ وہ اس کو جواب دے دے آپ آٹھویں ترمیم کے خلاف نیشنل اسمبلی میں لے آئیں کسی کو ہمت نہیں کہ وہ اس کو اٹھ کر اپوز کرے۔۔۔۔۔۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ جناب بس اب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔جناب چیئرمین! میں دو منٹ لوں گا جناب اگر آج ان کے لوگ ٹوٹ رہے ہیں تو کل آپ کے بھی ٹوٹیں گے یہ ہم اچھا کھیل نہیں کھیل رہے یہ کوئی جمہوریت کو زیادہ تقویت نہیں دے گا۔ آپ کو ابھی کیا چاہئیے پرائم منسٹر شپ آپ کو ملگئی۔ پریذیڈنٹ شپ آپ کو مل گئی۔ اب آپ کو مزید چاہئیے کیا؟ جناب اگر آپ یہ ذہن ہے ہمارے آگے کوئی مخالفت کا آدمی بچے ہی ناں۔ یہ تو میں سمجھتا ہوں قطعاً ایک غیر جمہوری رویہ ہے۔

پھر جناب چیئرمین! اگر یہ legalities پہ آتے ہیں آپ پہلے ذرا آئین کا موازنہ کریں۔ جناب چیئرمین! آرٹیکل ۶۳ کیا کہتا ہے اس آدمی کو سرحد کا گورنر لگایا گیا ہے who is not even fit to be a Governor. At least, اس کے اوپر باقاعدہ جو دیا گیا ہے۔

" A person shall be disqualified from being elected or chosen as,

میں آپ کو exactly بتاتا ہوں۔

"........he has been in the service of Pakistan or any statutory body or anybody which is owned or controlled by the governemnt or in which the government has the controlling share or interest unless a period of two years has lapsed,"

Since he ceased to be in such service or so.

اب جب آئین کی یہ ایک obligation ہے کہ آپ ایک ایسے آدمی کو جو Acting Governor لگا ہوا ہے۔ ایک ایسا آدمی جو he is not fit for governorship ایک ایسا جو ممبر نیشنل اسمبلی نہیں بن سکتا، کم از کم وہ آدمی ممبر نیشنل اسمبلی بننے کا اہل ہو، تب گورنر بنے گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ گورنر نے یہ undo کیا ہے سپیکر کے فیصلے کو کہ دوبارہ convene کرو اسمبلی کو، پہل تو that Govrenor is not fit for governorship, he doesn't deserve to be there, constitutionally speaking, Sir. آ جائیں اس کے بعد Appointment of Governor, in Article 101, in that it is clearly mentioned that:-

" The Govrenor shall hold office during the pleasure of the President (and shall be entitled to such salary, allowances and privileges as the President may detemine)."

اس کے بعد آتا ہے آرٹیکل 104 جس کے اوپر صدر صاحب نے اپنا hind apply کیا ہو گا

" When the Governor is absent from Pakistan or is unable to perform the functions of his office due to any cause, such other person as the President may direct shall act as Governor."

اب یہ ایکٹنگ گورنر کے لئے ہے کہ جب وہ absent ہو گا تب وہ as acting governor appoint ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد جناب 234 پر آتے ہیں جس میں کہا گیا ہے۔

" If the President, on receipt of a report from the Governor of a Province or otherwise, is satisfied that a situation has arisen in which the Government of the Province cannot be carried on in accordance with the provisions of the Constitution, the President may or if a resolution in this behalf is passed at a joint sitting shall by a proclamation -

اب جناب بات یہ ہے کہ گورنر جس نے رپورٹ کی ہے "If the President, on a receipt of a 234 ,report..." has made up his mind and, کو اس نے پاس کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہی Provincial Government cannot be چلنے کی ہے رپورٹ کے آدمی جس کیونکہ ہے۔ malafide

سب run in accordance with the Constitution, he desn't deserve to be a Governor

سے پہلے تو unconstitutional ایک طرف وہ ہے اپنے عہدے کے اوپر آئینی طور پر he is not

اس کی رپورٹ کے اوپر صدر صاحب نے اپنا ذہن بنایا Friday کی شام کو mind make up کیا

کہ یہ government is not running in accordance with the Constitution جبکہ معاملہ پہلے

ہی ہائی کورٹ میں تھا۔ ان دو MPAs کو جو لطافے کے ذریعے کہیں گئے تھے جس ترمیم کو جو ۷

اکتوبر کو صدر نے آرڈیننس دیا تھا فلور کراسنگ ایکٹ کے تحت اس آرڈیننس نے ترمیم کی

پولیٹیکل پارٹی ایکٹ کے تحت میں' now Ordinace may be repealed مگر وہ سیاسی پارٹیز ایکٹ

میں جو ترمیم ہوئی ہے that sustains, اب یہ کورٹ میں جا کر اس کی آپ وضاحت لیں کہ کیا

ہے یا نہیں ہے۔ In the meantime جب تک سپریم کورٹ آف پاکستان یہ فیصلہ نہیں کر لیتی

that whether a peson who is holding the charge of Governor is fit to be a Governor or not . He has not completed his two years.

Mr. Presiding Officer: Try to wind up now.

Mr. Aijaz Ali Khan Jotoi: Sir, I will take only one minute.

That whether on receipt that Governor, who is controversial, who is Acting Governor and he has not completed his two years after that service, can he advice or send a report to the President on that report? Can a President act- on Article 234?

یہ بڑی constitutional crisis کی ہے ہم نے' ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ ڈیموکریٹک سسٹم چلے۔ خدا

کے لئے آپ غلط چیزوں پر نہ لے جائیں کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ آپ کی حکومت نہ چلے' ایک

جمہوری حکومت نہ چلے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی حکومت چلے لیکن آپ کے پیچھے کوئی چیز لگی

ہوئی ہے جو آپ کو بڑی جلدی جلدی میں کام کروا رہی ہے۔ ورنہ میں یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ جو

صورت آج فرنٹیئر میں رائج ہوئی ہے جناب چیئرمین! میں بالکل on record رکھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین! یہ ہم نے ایک ایسے crisis میں اپنے آپ کو پھنسا دیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس

کے نتائج بڑے ہی گھمبیر بڑے ہی خطرناک نکلیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ کی توسط سے ایک مرتبہ پھر اپیل کرتاہوں سب فورسز کو ایک مرتبہ پھر re-think کریں' ساری اپنی چیزیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جو رپورٹ جس رپورٹ پر apply 234 کیا گیا ہے وہ total malafide ہے اور وہ totally unconstitutional ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ حافظ صاحب آپ نے بھی بولنا تھا۔ بول چکے ہیں۔ جی وائنڈ اپ کریں۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں افطار یہیں کریں گے جی۔

سید اقبال حیدر۔ افطار جس وقت آپ چاہیں آپ کروائیں اور جتنے دن چاہیں۔

حافظ حسین احمد۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ اس کو اگلے سیشن میں لے جائیں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب یہ تو پہلے ہی کافی عرصہ چل چکا ہے۔ اس ایڈجرنمنٹ موشن پر بحث شروع ہے جناب چیئرمین! اور دو گھنٹے سے زیادہ بحث نہیں ہوتی ہے' آج اسے conclude کر لینے دیں۔ جناب ہر چیز اگلے سیشن پر نہ رکھیں۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ کتنا ٹائم لیں گے آپ۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب چیئرمین! یہ تقریر فرما چکے ہیں اس موضوع پر۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ کر چکے ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ دوبارہ تو نہیں کر سکتے۔

حافظ حسین احمد۔ فرق توکوئی نہیں ہے' نہ گیلریوں میں کورم ہے نہ ایوان میں کورم ہے۔

سید اقبال حیدر۔ میری یہ گزارش ہے' ویسے میں بڑے صبر سے بیٹھا ہوا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہ موضوع جتنی اہمیت کا تھا اس پر ہم نے اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کھل کر بحث کی' کافی دن سے بحث چل رہی ہے' عام طور سے ایڈجرنمنٹ موشن کے اوپر بحث دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتی ہے لیکن رولز relax کر کے ہم نے اس پر بحث کی ہے کیونکہ موضوع انتہائی اہمیت کا ہے۔ پاکستان کے سیاسی حالات اور سرحد میں جو اقدامات ہوئے ہیں' واقعات

ہوئے ہیں' ان کا تجزیہ اس ایوان میں تمام اراکین نے مختلف اپنے اپنے انداز میں اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ اس میں جناب چیئرمین! اپنی اس بحث کو سمیٹتے ہوئے' وائنڈ اپ کرتے ہوئے میں اس حقیقت پر بہت شدت سے زور دوں گا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ چند مفروضوں کے اوپر تمام تر شور مچایا گیا' ناقابل تردید مفروضہ تھا کہ صابر شاہ صاحب کی حکومت جمہوریت کے ٹھیکدار کی تھی' یہ مفروضہ تھا کہ صابر شاہ کی حکومت ایک جمہوری طریقے سے بنی تھی' یہ مفروضہ تھا کہ صابر شاہ کو پختونوں پر حکومت کی نمائندگی کرنے کا اعزاز پختونوں نے دیا تھا بالکل مفروضہ تھا۔ صابر شاہ کی حکومت کی تشکیل کے عمل میں جس طرح کی بددیانتی اور جس طرح کی غیر جمہوری ہتھکنڈے استعمال کئے گئے تھے وہ قابل مذمت ہیں۔ جس طرح کی لوٹاکریسی کھلم کھلا اپنا کر صابر شاہ نے قرآن پاک پر حلف دیئے' وعدے کئے اور ان سے انحراف کیا وہ قابل مذمت ہے' یہ ایک مفروضہ ہے کہ جناب یہ تصور کیا جا رہا ہے کہ صابر شاہ کی حکومت کا خاتمہ خدانخواستہ جمہوریت پر حملہ کے مترادف ہے' یہ مفروضہ بالکل غلط ہے۔ صابر شاہ کی حکومت پر تنقید جمہوریت کے اوپر تنقید کے مترادف نہیں ہے۔ صابر شاہ کی حکومت کی مخالفت پختونوں کی مخالفت نہیں ہے۔ صابر شاہ کی حکومت کی مخالفت federalism کی مخالفت نہیں ہے اور صابر شاہ کی حکومت کی مخالفت کسی انداز میں بھی' کسی نہج پر بھی پاکستان کے مفاد کی مخالفت نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں پر لوگوں نے عجیب عجیب جذباتی بیانات دیئے کہ جناب ملک کو خطرہ ہے' ملک کے استحکام کو زک پہنچائی گئی ہے۔ صابر شاہ کی حکومت کی مخالفت کر کے' یہ بالکل غلط ہے یہ بالکل بے بنیاد مفروضہ ہے۔

دوسرا مفروضہ یہ کہ جناب وفاقی حکومت نے سازشیں کر کے صابر شاہ کی حکومت کے خلاف مہم چلائی یا تحریک عدم اعتماد وفاقی حکومت کی ایما پر پیش کی گئی تحریک عدم اعتماد کے بارے میں ایک جانب تو' یہ کہا جاتا ہے تمام اراکین نے بیک زبان کہا بالکل سب کا اتفاق رائے ہے کہ تحریک عدم اعتماد پیش کرنا آئین کے 136 آرٹیکل کے تحت تمام اراکین کا ناقابل تردید حق ہے دوسری جانب یہ کہا جاتاہے کہ جناب اس تحریک کو فائل کیوں کیا گیا پیش کیوں کی گئی اس کے اوپر اعتراض کیوں۔ ایک جانب جب تحریک میں کوئی اعتراض نہیں لیکن کہتے ہیں کہ جناب تحریک کے فائل کرتے ہی بیانات کیا آتے ہیں جناب چیئرمین! بیان یہ آتا ہے کہ ہم کسی کو اسمبلی میں صابر شاہ کو کوئی مائی کا لال وزارت اعلیٰ کے منصب سے نہیں ہٹا سکتا "خبریں" ۱۲ فروری' ضرورت پڑی تو بندوقیں اٹھا لیں گے

یہ آپ کے لا تعداد اخبارات میں ہے صابر شاہ کے خلاف ووٹ دینے والے کسی رکن کو اسمبلی کے اندر نہیں جانے دیں گے، محترم سابق وزیر اعظم نواز شریف ٹانگیں توڑ دیں گے۔ وہ انتہائی معزز اور انتہائی باوقار شخصیت ہوا کرتے تھے پتا نہیں کیوں آج اس عمر میں انہیں بدمعاشی کا شوق چرایا اور بڑے فخریہ کہنے لگے کہ مجھ سے بڑا کوئی بدمعاش نہیں ہے۔ تو جناب چیئرمین! جب آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ آئین کے تحت اراکین اسمبلی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قرار داد عدم اعتماد پیش کر سکیں تو پھر یہ واویلا یہ اسلحہ کی بات یہ اسلحہ اٹھانے کے اوپر کیوں آپ نے اصرار کیا۔ آپکو صبر وتحمل۔ اگر آپ کو اپنی اجتماعی قوت کے اوپر اکثریت کے اوپر اعتماد تھا اگر صابر شاہ کو یہ اعتماد تھا یقینی تھا کہ اس کو اکثریت کی حمایت حاصل ہے تو پھر یہ روکنے کی کیا ضرورت پیش آ رہی ہے یہ کیوں خوفزدہ ہو رہے ہیں یہ کیوں تھر تھر کانپ رہے ہیں یہ پاؤں کیوں لرز رہے ہیں یہ کیوں جھاگ نکال رہے ہیں اور ایک بزرگ شخصیت جو ہے وہ بدمعاشی کی راہ کیوں اپنا رہی ہے۔ اس لئے اپنا رہی ہے جناب چیئرمین! اس لئے کپکپی لگی ہوئی تھی اس لئے گھبراہٹ ہوگئی کیوں کہ انہیں اپنی حقیقت کا پہلے سے علم تھا کہ کاروبار کے ذریعے سے تجارت کے ذریعے سے انہوں نے وزارت اعلیٰ کو حاصل کیا تھا۔ لوٹا کریسی کے ذریعے سے انہوں نے وزارت اعلیٰ کو حاصل کیا تھا یہی وجہ تھی کہ ان کی جانب سے پرتشدد ردعمل کا اظہار ہوا پاکستان کے اخبار گواہ ہیں ۲ تاریخ کو تحریک عدم اعتماد کا کیا پیش ہونا تھا کہ ایک دم کہرام مچ اٹھا کہ جناب جمہوریت خطرے میں ہے۔ فیڈرل ازم خطرے میں ہے جناب آئین خطرے میں ہے ملک خطرے میں ہے۔ کوئی چیز خطرے میں نہیں۔ خطرے میں کوئی ہے تو مارشل لاء کے حواری خطرے میں ہیں آمریت کے پرستار خطرے میں ہے۔ اقتدار پر غاصب لوگ خطرے میں ہیں جو لوٹا کریسی کی پیداوار ہیں وہ خطرے میں ہیں۔ جنہوں نے پہلے کہا تھا جناب چیئرمین! آپ کو تو یاد ہوگا۔ آپ تو ہمارے بزرگ ہیں کہ جب انتخاب کی بات آئی تو ضیاء الحق کے ہاتھ پر بیعت کرکے کہا نہیں ضیاء الحق انتخاب نہیں پہلے احتساب کرو۔ وہ لوگ خطرے میں ہیں جنہوں نے انتخاب کی راہ سے نہیں سازشوں کے ذریعے سے اقتدار حاصل کیا ہے وہ لوگ خطرے میں ہیں مارشل لاء کے کندھوں پر بیٹھ کر دولت کما کر وزارت اعلیٰ خرید کر جو لوگ بیٹھتے ہیں وہ لوگ خطرے میں ہیں۔ خطرے میں مارشل لاء ہے۔ انشاء اللہ العزیز نہ میرا ملک، نہ میری جمہوریت، نہ میرے سرحد کے عوام ہیں، نہ میرے سرحد کی حکومت خطرے میں ہے۔ سرحد کے عوام جس کو چاہیں گے وہی حکومت کرے گا۔ احساس جمہوریت کے معنی کیا ہیں؟ جناب چیئرمین! میری صرف اتنی سی استدعا ہے کہ جمہوریت کی اساس کیا ہے جمہوریت کی اساس ہے اکثریت جس کی

اکثریت جس کی حمایت کرے جمہوریت وہی کہلاتی ہے اسی کو صرف حق حکومت حاصل ہے اور اکثریت جس کی نہیں اس کو حق حکومت حاصل نہیں تو اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے آؤ دودھ کا دودھ پانی کا پانی صاف ہو جائے عدم اعتماد پر پھر ووٹنگ کیوں نہیں ہونے دی اگر آپ کو اکثریت حاصل تھی کیوں وہاں پر ہنگامہ آرائی کی گئی۔

جناب چیئرمین! اسمبلی کے اندر کبھی آپ نے دیکھا ہے کہ باہر کے غیر ممبران کو اسمبلی کے اندر بٹھایا گیا اور جناب وزیٹر گیلریوں میں اپنے غنڈوں کو بھرا گیا اور وہاں پر ہنگامہ مچا اور شور مچا اور جناب وہاں پر سیکورٹی کے عملے نے ان چار افراد کوگرفتار کیا تو وزیر اعلیٰ جناب صابر شاہ نے اسمبلی کے گیٹ کے باہر ان کو رہا کروا دیا یہ کہاں کی جمہوریت ہے یہ کون سا انصاف ہے یہ کون سا اخلاق ہے یہ کون سی جموریت کی خدمت کر رہے ہیں۔ بات کرتے ہیں جمہوریت کی آج میرے معزز رکن نے گورنر کے اختیارات اور اس کی تقرری کو چیلنج کرنے کی ناکام کوشش کی ہے جناب عالی! یہ گورنر آج بنے ہیں جناب چیئرمین موجودہ گورنر صاحب وہی ہیں جنھوں نے صابر شاہ کو حلف دیا تھا ان کی کنہ پتلی صابر شاہ کو حلف دیا تھا ان کے وزراء کو حلف دیا ہے جن پر قرآن کے اوپر وعدہ کر کے ان کو وزیر بنایا گیا تھا جناب چیئرمین! اگر میں اس مفروضے کو بھی مان لوں جو میرے معزز رکن نے پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ گورنرکو کوئی اختیار نہیں تھا تو گورنر کے ہاتھوں حلف لینے والوں کوبھی پھر کوئی اختیار نہیں رہتا' یہ ایسا نہیں ہوگا آپ یہ بیان کیا دے رہے ہیں معزز رکن کہ گورنر کی تقرری غلط ہے تواس وقت آپ کو غلط نظر نہیں آئی جب وہ حلف دے رہا تھا واہ اس وقت توبہت معزز گورنر صاحب' جنرل صاحب کیا بات ہے آپ کی آج آپ کے پیٹ میں بل پڑ رہا ہے کہ جناب آج آپ کو گورنر نظر آیاہے آج آپ کی آنکھوں سے پردہ اٹھا ہے کہ جناب گورنر صاحب غیر آئینی بھی بن گئے غیر قانونی بھی بن گئے یہ دوہرا معیار جناب چیئرمین! انتہائی قابل مذمت اور قابل افسوس ہے وہ اگر گورنر نہیں تھے توپھر جو نااہل شخص ہوتا ہے وہ کسی کو اہلیت نہیں دے سکتا مجھے روڈ پر چلتا ہواکوئی آدمی حلف دے دے تو،تو میں صدر پاکستان نہیں بن جاؤں گا It has to be the Chief Justice of the country to give me the oath

میری گزارش یہ ہے یہ دوہرے معیار یہ دوہری باتیں جب آپ کو حلف مل رہا تھا تو اس وقت تو وہ آپ کو بڑا معزز اور بڑا مدبر اوربڑا ہی قانونی اور آئینی شخصیت نظر آتا تھا آج جب

اس نے ۱۲۰ آرٹیکل کے تحت ایک آرڈر جاری کر دیا کہ جناب چیف منسٹر صاحب آپ اپنی اکثریت ثابت کریں تو جناب آپ کو وہ نااہل بھی نظر آ رہا ہے غیر آئینی بھی نظر آ رہا غیر اخلاقی اور غیر جمہوری بھی نظر آ رہا ہے۔ تو یہ معیار غلط ہے یہ انتہائی مضحکہ خیز دلیلیں ہیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے اس سے اور confusion ہی بنے گا اور اس طرح سے اپنی من مانی کے طریقہ میں آئین کو نہیں لکھا جا سکتا۔

جناب چیئرمین! یہ بڑا افسوس کا مقام ہے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کو اپنی اکثریت پر یقین ہے یہ اکثریت اب جو ہے جو بھی ووٹ دینے والی شخصیات ہیں سرحد کی اسمبلی میں وہ سب سرحد سے متعلق ہیں انہیں پنجاب سے نہیں بھیجا گیا جتنے بھی ووٹر ہیں وہ سب سرحد کے ہیں۔ تو اس میں سرحد کے مفادات کو کہاں سے خطرہ پیش آتا ہے خطرہ تو آپ کو آپ کی لوٹ کھسوٹ کو آتا ہے۔ خطرہ تو آپ کی ہوس اقتدار کو آتا ہے فیڈرل ازم کو خطرہ نہیں ہے۔ خدانخواستہ ہم کوئی یہاں سے اسلام آباد سے بندے بھیج کر elect کروا رہے ہیں۔ وہ ان کے بندے ہیں وہ ان کے اراکین اسمبلی ہیں۔ جو اپنا حق رائے دہی استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بالکل غلط مفروضے ہیں۔ بہت سے اراکین نے یہاں پر مختلف دلائل دیئے میرے دوستوں نے کہا کچھ نے تو یہاں تک کہا۔ پچھلے سیشن میں بات ہو رہی تھی۔ دکھ بھی ہوا کہ یہاں پر جمہوریت چل ہی نہیں سکتی ایک رکن نے تو ایوب خان کے دور آمریت کی تعریف میں بڑے قصیدے بھی پڑھ دیئے۔ برداشت نہیں ہے۔ ایجوکیشن نہیں ہے جناب میں لیڈر آف دی ہاؤس کی نہیں کسی اور کی بات کر رہا ہوں۔ ایجوکیشن نہیں ہے۔ یہاں جمہوریت نہیں چل سکتی۔ اس نے ایوب خان کو سرٹیفیکیٹ دینے میں سند دے دی ہے۔ بھائی خدا کے واسطے اس ملک پر رحم کرو۔ کیا غریب ممالک میں جمہوریت نہیں ہے۔

پریزائیڈنگ آفیسر۔ آپ لیگل سائیڈ پر آئیں۔

سید اقبال حیدر۔ یہ اس طرح کے دلائل۔ یہ کہنا وہ غلط تھا۔ یہ بھی کہنا غلط تھا کہ یہ ہے----

denial of the rights of the people. This is the exercise. This is not denial of the rights to the people. It is the exercise of the right of the representatives of the people that we are trying to struggle for, that they should be allowed to exercise

their will and their right of vote in a free and fair manner without any favour or fear. That is all, that we want.

جناب چیئرمین! مزید یہ کہا گیا کہ جناب فرنٹیئر کے حالات کو ہم نے خراب کیا۔ توجیہہ یہ اقدام اٹھانے کی گورنر راج لگانے کی کوئی توجیہہ نہیں تھی۔ یہ بھی ایک الزام لگایا میں پوچھتا ہوں۔ جناب چیئرمین! کیا یہ ایک سانحہ نہیں کیا یہ ایک انتہائی قابل مذمت حقیقت نہیں کہ ایک سپیکر جو ہے وہ گونر کو یہ خط لکھتا ہے کہ میں تمہارے حکم کو ماننے سے انکار کرتا ہوں۔ ایک سپیکر جو ہے گورنر کے آئینی حق کا انکار کرتا ہے۔ آرٹیکل ۱۳۰ سب آرٹیکل (۵) اس میں واضح طو رپر لکھا ہے۔ جناب سپیکر اس نے یہ کہا کہ میں تمہیں گورنر تسلیم نہیں کرتا۔ یہ تو ابھی بیٹھے بیٹھے انہوں ٹر لگائی ہے۔ انہوں نے میرے دوست نے یہ نہیں کہا کہ جناب گورنر آپ گورنر رہنے کے اہل ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے ان کی اہلیت کو چیلنج نہیں کیا۔ اپنے خط میں انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا نہ صابر شاہ نے کہا۔ صابر شاہ نے جب گورنر کے احکامات ماننے سے انکار کیا تو اس نے یہ نہیں کہا کہ تم گورنر نہیں ہو۔ یہ تو ابھی انہوں نے راتوں رات کوئی نیا شوشہ چھوڑا ہے۔

چلو عدالت میں ہارے ہیں چلو یہ نیا شوشہ چھوڑتے ہیں۔ اس میں شاید کامیابی ہو جائے۔ یہ تو کھسیانی بلی کھمبا نوچے والی بات ہے کہ جب سب جگہ سے شکست ہوئی۔ تو اب یہ حد کر دیتے ہیں تو جناب چیئرمین! آرٹیکل ۱۳۴ سب آرٹیکل (۵) میں اتنا واضح طو پر لکھا۔

Article 130(5): If the Governor is satisfied that the Chief Minister does not command the confidence of the majority of the members of the Provincial Assembly in which case he shall summon the Provincial Assembly and require the Chief Minister to obtain a vote of confidence from the Assembly.

اس میں کیا غلط بات ہے اس میں کیاخرابی کی بات ہے؟ اس میں کون سی مصیبت آ گئی ہے بھئی آپ کہتے ہیں کہ آپکو اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ آپ اپنا ثابت کر دیں۔ اس میں کون سی برائی ہے اس میں کون سی جمہوریت دشمنی ہے اس میں کون سی ملک دشمنی ہے؟ جناب یہ بات نہیں تھی اصل وجہ یہ تھی کہ انہیں اپنی حیثیت معلوم تھی کہ کسی طریقے سے انہوں نے اپنی جعلی اکثریت بنائی ہوئی تھی۔ ایک بات۔ دوسری سیکرٹری آف دی اسمبلی نے خط لکھا گورنر کو۔ یہ سانحہ ہے پاکستان کی تاریخ کا کہ سیکرٹری آف دی اسمبلی جو ہے وہ گورنر کو خط لکھتا ہے۔

Sorry Sir I cannot summon the session of the Assembly on 26th because the Speaker has not allowed me to do so.

یہ کہاں کی لاقانونیت ہے یہ آئین کا احترام ہے۔

The Governor shall summon the Assembly. Who the hell is the Secretary to defy the Governor.

پھر گورنر نے چیف منسٹر کو بلایا صابر شاہ صاحب۔ ۱۶ تاریخ کو یہ اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے آپ اس میں امن و امان قائم رکھیں۔ گورنر نے کیوں بلایا گورنر نے اس لئے بلایا چیف منسٹر کو کیونکہ چیف سیکرٹری نے اور آئی جی پولیس نے صاف انکار کر دیا تھا کہ میں ممبران کے تحفظ کو یقینی نہیں بنا سکتا۔ لکھ کر دیا کہ جناب یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے کہ میں ممبران کے تحفظ کو یقینی بناؤں تو گورنر نے چیف منسٹر سے کہا آپ سیکشن ۱۴۴ نافذ کر دیں اس نے سیکشن ۱۴۴ نافذ کرنے سے انکار کر دیا نہ صرف یہ کہ سیکشن ۱۴۴ کو نافذ کرنے سے انکار کر دیا بلکہ تشدد کے اوپر اور violance کے اوپر چیف منسٹر نے عوام کو اکسایا ہے کہ یہ کون سا چیف منسٹر ہو گا جو عوام سے کہے گا کہ مسلح ہو جاؤ بندوق اٹھا لو اپنے لوگوں کو مارو۔ کسی کو اسمبلی میں نہ جانے دو۔ ٹانگیں توڑ دیں گے یہ کون سے الفاظ ہیں۔ یہ فرعونیت کے دعوے کس نے کئے اور آپ کہتے ہیں کہ وفاقی حکومت خاموش بیٹھی تماشہ دیکھتی رہی۔ جناب چیئرمین! اس کے باوجود کہ مکمل طور پر آئین کا مذاق اڑایا گیا لاقانونیت کا پرچار کیا گیا تشدد پر لوگوں کو اکسایا گیا۔ واضح انہوں نے احکامات جاری کئے اپنے youths کو اپنی طلباء تنظیموں کو کہ مسلح رہو۔ پشاور میں ۱۵ فروری کو دھماکے کئے گئے اس کے باوجود ہم نے تحمل کا ثبوت دیا ہے۔ ہم نے جمہوری ادارے پر کوئی زد نہیں آنے دی ہم نے گورنر راج کا یہ اقدام جمہوری اداروں اور جمہوری روایات کو بچانے کے لئے اٹھایا اس آئین کے تقدس کو بچانے کے لئے ایک اہم قدم تھا۔ جس کی پاسداری کا حلف ہم سب نے اٹھایا ہے اور اس لئے تھا کہ آئین کا مذاق اڑایا جا رہا تھا۔ جناب چیئرمین! یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے سانحہ ہے اس سانحہ کو سیاسی انداز میں نہ دیکھیں ہم اپنی اپنی عینکوں سے۔ کیونکہ وقت تو بدلتا رہتا ہے اگر آپ نے اسمبلی کے ایک سیکرٹری کو اتنی طاقت دے دی کہ وہ آئین کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی من مانی کرے کسی فرد کے ذاتی مفادات کے تحفظ کے لئے تو آپ یہ کیا کر رہے ہیں یہ کون سی راہ دکھا رہے ہیں یہ انارکی کی راہ دکھا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ unconstitutional era سویلین مارشل لاء کی بات ہو گی۔ اگر ہم آئین کا حلف اٹھانے والے اس آئین کی پاسداری اور اس کے تحفظ کو نہیں ممکن بنائیں گے اور اس کو نظر انداز کریں گے تو پھر عوام کیا کیا پیغام دے رہے ہیں۔ جناب اس وجہ سے گورنر راج کا حکم جاری کیا گیا کہ جناب سپیکر صاحب نے اپنی من مانی کرتے ہوئے ایک اور بڑا واقعہ جوآج ثابت ہو گیا ہے۔ ہائی کورٹ میں کہ سپیکر صاحب نے ۱۶ تاریخ کو یہ نہیں کہاکہ وہ دو اراکین اسمبلی نااہل ہیں۔ ذرا نوٹ کرنے والی بات ہے سپیکر صاحب نے اس لئے نہیں کہا کہ اگر ۱۶ فروری کو ان کو نااہل قرار دے دیں گے تو ہو سکتا ہے کہ کہیں عدالت سے اپنے لئے انصاف حاصل نہ کر لیں ۲۲ فروری تک۔ سپیکر کی بدنیتی و بے ایمانی اس سے بدترین اور کیا مثال ہے کہ اس نے ۱۶ فروری کو بھی اسمبلی کا اجلاس ہوا تھا جس دن یہ عدم اعتماد قرار داد file کی گئی تھی اس دن سپیکر نے نہیں کہا کہ تم نااہل ہو اس لئے وہ یہ موقع نہیں دینا چاہتا تھا کہ وہ عدالت سے انصاف حاصل کر لیں۔ انہیں انصاف سے محروم رکھنا چاہتا تھا جوکہ آئینی حق ہے۔ اراکین اسمبلی کے آئینی حق کو محروم کرنے کے لئے سپیکر اسمبلی یہ گھناؤنی حرکات کر رہاہے اور سابق وزیر اعظم نواز شریف اس کی مدح سرائی میں قصیدہ پڑھ رہا ہے۔

یہ سانحہ ہے جناب چیئرمین! آپ ان باتوں کو lightly نہ لیں یہ کس راہ پر ملک کو دھکے دے رہا ہے۔ یہ لاقانونیت اور انارکی کی طرف کون لے کر جا رہا ہے۔ یہ سہرا اور سارا کچھ کارروائی اور کارنامہ سابق وزیر اعظم پرکھلم کھلا ہے کہ وہ اس سپیکر کو ڈانٹنے کی بجائے اس کی تعریف میں قصیدہ پڑھ رہا ہے واہ واہ شاباش بچے واہ واہ۔ تو تو میرے سیاسی والد ضیاء الحق سے بھی بازی لے گیا۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ختم کریں جناب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! مسئلہ یہ تھا جس کی بنیاد پر اتنی لاقانونیت ہو جب اس طرح سے آئین سے انحراف کیا جائے اس کی پامالی کی جائے اس کا مذاق اڑایا جائے یہ تو سب سے کم قدم تھا جوکہ اٹھایا گیا اگر چاہتے تو آرٹیکل ۲۳۴ کے تحت بھی ایمرجنسی نافذ کی جا سکتی تھی جناب چیئرمین! آرٹیکل ۲۳۲ کے تحت بھی ایمرجنسی نافذ کی جا سکتی تھی جس سے ہم نے اجتناب کیا آرٹیکل ۲۳۲ میں زیادہ سخت provisions ہیں۔ ایمرجنسی کے علاوہ یہ کھلی بغاوت تھی کھلم کھلا آئین سے انحراف تھا۔ جس کی بنیاد کے اوپر ہم نے آئین کو بچانے کے لئے

آئین کی پاسداری' علمدر آمد اور سر بلندی کو یقینی بنانے کے لئے ایک سب سے نرم ترین اقدام کیا ہے۔ اور وہ ہے آرٹیکل ۲۳۲ کے تحت اگر چاہتے تو تمام تر حقائق اور واقعات ہیں وہ اختیار دیتے گورنر کو اور صدر کو کہ وہ ۱۱۲ کے تحت بھی اقدام کیا جا سکتا تھا۔ جس کے تحت اسمبلی کو ختم کیا جا سکتا لیکن ہم نے اجتناب اس لئے کیا کہ جمہوری اداروں کا تحفظ کرنا ہمارا فرض ہے۔ آخر میں صرف اتنا کہوں گا کہ جناب مسلسل آئین کا تمسخر اڑانے کی بجائے جمہوری روایت کو پامال کرنے کی بجائے دوہرے معیار اپنانے کی بجائے ذرا خدارا اگر آپ کو واقعی جمہوریت سے لگاؤ ہے تو آیئے اسمبلی کے اجلاس کے انعقاد کو پرامن ماحول میں یقینی بنانے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کریں وہاں پر جمہوری روایات کی علمبرداری کا دعویٰ ہے تو آپ اپنی اکثریت ثابت کریں ہم یا کوئی بھی اکثریت حاصل کرے گا ہم اس کو تسلیم کریں گے اسکی عزت کریں گے اس کا احترام کریں گے لیکن کسی نے اس طرح کے غیر آئینی غیر قانونی اقدام دھمکی آمیز اور دہشت گردی پر مبنی کسی بیان یا چیلنج کو ہم برداشت نہیں کر سکتے اور روایت غلط ہے ہمیں اس آئین کو بچانا ہے اپنے ملک کو بچانا ہے وفاقی ازم کو بچانا ہے فیڈرل ازم کو بچانا ہے۔ اور سرحد کے عوام کے حق حکومت کو بھی بچانا ہے۔ اس کے لئے ہم نے یہ کام کیا۔ بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی۔ جناب چیئرمین! جناب لاء منسٹر نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کی ہے میں نے تو کافی پوائنٹس از راہ اخلاقیات کے نہیں پیش کئے یہ کہتے ہیں کہ democratic right جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ democratic right ہم نے کب deny کیا ہے کہ democratic right نہیں ہے۔ لیکن ان کی چیئرمین بیگم نصرت بھٹو نے بیان دیا ہے۔ روزنامہ "عوامی آواز" بتاریخ ۲۷ فروری بروز اتوار اس میں کہا ہے کہ پرویز شاہ نے سرحد کے لوگوں کو عورتیں پیش کیں۔ ان کی چیئرمین نے کہا ہے۔ پھر جناب چیئرمین! میں نہیں کہہ رہا ہوں ان کی چیئرمین کہہ رہی ہے میں نہیں کہہ رہا ہوں آپ ان کو condemn کریں۔ جناب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو سرحد کے ممبرز تھے سندھ میں چھپانے جا رہے ہیں حیدر آباد میں چھپانے جا رہے ہیں سکھر میں چھپانے جا رہے ہیں۔

(interruption)

Mr. Presiding Officer.

In excercise of the powers conferred by sub clause(1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the President hereby progogues the Senate on the conclusion of its sitting on 28th February, 1993

Sd/-

(Farooq Ahmed Khan Leghari)

President

[The House was prorogued since die]

PCPPI—4467(97) Senate—29-10-97—180.